ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

جلسہ چہارم ندوۃ العلما

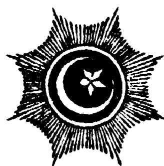
منعقدہ

۱۵-۱۶-۱۷ شوال ۱۳۱۴ھ مطابق ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۸۹۷ء

بروز جمعہ شنبہ یکشنبہ واقع کیمپ میرٹھ

حسب ایمائے مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما





محمد عبد الواحد کی انتظامی پریس کانپور میں چھپی

مقاصد و فوائد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے مقاصد مفصلۂ ذیل ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام۔ مگر ندوۃ العلما کو امور سیاست مدن (پالیٹکس) سے تعلق نہین ہے۔

مقاصد مفصلۂ بالا کے حاصل کرنے کے لیے مناسب تجویزین قرار دی گئی ہین جنکا اجرا مسلمانونکی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیاوی ضرورتون کے لیے پوری طرح کافی ووافی ہے۔ اسمین کوئی شک نہین کہ اگر فضل ایزدی اُنکے اجرامین پورے طور سے مویدہوا تو قوم کو اُس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب ذیل ہے (۱) ترقی مذہب اسلام (۲) لامذہبی اور الحاد کی بیخکنی (۳) علماے باکمال کا موجود ہونا (۴) علما کی عزت و توقیر (۵) صنعت و تجارت کی ترقی و اشاعت (۶) اُن خلاف شریعت رسومات اور اسراف سے بچنا جو تباہی اور بربادی کے باعث ہین (۷) احکام ضروری صوم و صلوۃ کی پابندی (۸) استفتاؤن کا جواب اور حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۹) علما سے اُن فضیح نزاعون کا دفع ہوجانا جنسے علاوہ اضاعت اموال مسلمین کے ہتک اسلام متصور ہی (۱۰) عام اہل اسلام کا نزاعات باہمی کے مفاسد سے بچکر معاش و معاد کے عمدہ تدابیر پر چلنا۔

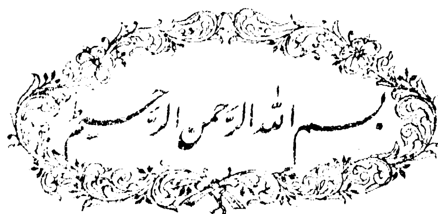
قواعد شرکت ندوۃ العلما

ہرمسلمان کم ازکم دو روپے سالانہ دینے پر اراکین ندوہ مین داخل ہوسکتا ہے اور جواس سے کم دے وہ بھی شریک ندوہ ہی۔ عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر منحصر ہے۔

رکنون پر فرض ہوگا کہ وہ مقاصد و فوائد ندوۃ العلما کو شائع کرین اور اُسکی ترقی و بہبودی کیواسطے فکر و کوشش کرین اور تجاویز منظور شدہ پر عملدرآمد در ضوابط و دستور العمل کی پابندی کرین اور ایسے افعال و حرکات سے مجتنب رہین جو مخالف اسلام اور خلاف عظمت ندوہ ہون۔

رویداد جلسۂ سالانہ تمام اراکین ندوہ کو بلاقیمت دیجائیگی اور رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ کے واسطے منتخب ہونگے بشرطیکہ پوری ہمدردی و دلچسپی ندوہ سے رکھتے ہون اور فرائض جلسۂ انتظامی کو ادا کرسکتے ہون۔ اور سالانہ جلسے مین دعوت دی جائیگی۔

اراکین کو وہ کل کتابین جو قبل از رکنیت سال گذشتہ کے متعلق شائع ہوئی ہون پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی بقیہ کتابین سواے رویداد کے نصف قیمت پر ملسکین گی۔



من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

چونکہ ندوۃ العلما نے اِن مفید اور اہم تجویزون کی کارروائی ابھی شروع نہین کی جنکا کیا جانا منظور ہو چکا ہے اِسلیے ارکان ندوۃ العلما نے سرمایہ کے فراہم کرنے کے لیے ہمہ تن کوشش نہین کی تاہم جن حضرات نے ازراہ دردمندی کے اِسکے ابتدائی مصارف کے لیے مستقل وظیفہ مقرر کردیا ہے یا یکمشت رقم عنایت کی ہے اُنکے نام نامی کو ہم نہایت شکر گزاری کے ساتھ درج کرتے ہین اور سب سے پہلے خصوصیت کے ساتھ سرکار عالی حیدرآباد دکن کا شکریہ ادا کرکے نہایت صدق دل سے دُعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے دوام وبقا کے ساتھ اِسکو صلاح و ترقی نصیب فرمائے جو لاکھون مسلمانون کی ملجا و مرجع ہے آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اور یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ درحقیقت اسوقت تک کوئی کام نہین شروع کیا گیا تھا مگر خدا کے فضل سے وہ وقت آگیا ہی کہ ندوۃ العلما کی وہ مفید اور ضروری تجویزین عمل مین آئین جن پر مسلمانون کی دینی و دنیوی ترقی موقوف ہی اسلیے اب والیان ملک ۔ وزرا اور اہل دول سے اُمید ہے کہ وہ اِس کار خیر مین حسبۃ للہ شریک ہو کر دونون جہانکی نیکنامی حاصل کرینگے ❖

فہرست معاونین خاص ندوۃ العلما

نمبر	نام	رقم
۱	سرکار عالی والی حیدر آباد دکن دامت حشمتہ	الــــ ماہر سالانہ
۲	راجہ تصدق رسول خانصاحب سی ۔ ایس ۔ آئی تعلقدار جہانگیر آباد	ماہر سالانہ
۳	امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین خانصاحب وزیر ریاست جوناگڑھ	ماہر سالانہ
۴	نواب حاجی محمود علیخانصاحب رئیس چھتاری	صمار
۵	مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازی پور	جایداد قیمتی للعمے

نہایت شکر گذاری کے قابل یہ امر ہے کہ نواب سید علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال نے علاوہ چندہ معمولی کے تقریباً سو روپے کی کتابین محکمۂ دار الافتا کے لیے دی ہین گو کہ انکی بلند حوصلگی کے سامنے یہ قلیل رقم کچھ نہین ہے مگر ضرورت کی نظر سے دیکھا جائے تو بلاشبہہ بہت کچھ شکر گذاری کے قابل ہی۔

حقیقت یہ ہی کہ دار الافتا جن ضرورتون کے لحاظ سے قائم کیا گیا ہے ان ضرورتون کا پورا ہونا اس بات پر موقوف ہی کہ آسمین ہر وقت فقہ ۔ حدیث ۔ تفسیر اور مختلف علوم و فنون کی کتابون کا کافی ذخیرہ موجود رہے تاکہ وقت ضرورت کے

کسی قسم کی دقت نہ واقع ہو۔ اسی لیے ارکان ندوۃ العلما نے ابتدا سے اسکی فکر و کوشش رکھی۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ سب باتین اہل دول کی توجہ کی محتاج ہین اگر رؤسا چاہین تو یہ کچھ بڑی بات نہین۔ اسکے لیے وہ ایسا سرمایہ مہیا کرسکتے ہین جس سے یہ محکمہ نہایت آب و تاب کے ساتھ چلسکتا ہے بلکہ اسوقت کچھ ایسے زیادہ روپے کی ضرورت نہین جسمین انکو زیادہ ہمت کرنی پڑے صرف ڈیڑھ سو روپے ماہوار مین ضرورت موجودہ کے لحاظ سے یہ محکمہ عمدہ طور پر چلسکتا ہے اور ہمارے رؤسا کی دریادلی کے سامنے یہ ایسی خفیف رقم ہے کہ اسکے لیے ایک رئیس بلا استعانت غیرے مستقل سرمائے کا انتظام کرسکتا ہے۔

ہندوستان کے رؤسا مین اب بھی ایسے دریادل رئیس موجود ہین جنکی ہمت کے سامنے لاکھون روپے کا صرف کر دینا کوئی بڑی بات نہین ابھی چند روز ہوئے بمبئی کے ایک تاجر نے دو لاکھ روپیہ یتیم خانے کے لیے دے دیے ہین اور بہار کی ایک نیک دل بیوی نے اپنی ایک لاکھ روپے آمدنی کی جائداد فی سبیل اللہ وقف کردی ہے۔ پھر ایسے فیاض طبع حضرات کے سامنے دو سو روپیہ ماہوار کیا چیز ہین خصوصاً ایسے نیک کام کے لیے جس سے بہتر باقیات صالحات کوئی کام نہین ہوسکتا۔

اگر ایسے ایسے چند حضرات ملکر چاہین تو ندوے کی تمام تجویزین کیا دارالعلوم کیا دارالافتا کیا اشاعۃ الاسلام سب نہایت وسیع پیمانے پر عمدگی کے ساتھ جاری ہوسکتے ہین اور انکا نام نیک دونون جہان مین آفتاب درخشان کیطرح چمکنے لگے اور دعاؤن کے لیے تمام مسلمان جو اسوقت موجود ہین اور وہ سب روحین جو مسلمانون کے پیکر مین آیندہ دنیا کی سیر کرنے والی ہین سچے دل سے موجود ہین اور جو کچھ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اس کا عوض عنایت فرمائے گا

اُس کا کچھ حساب نہین ہے

درین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر   کہ جُز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

بالفعل جن کتابون کی ضرورت ہی انکی ایک مختصر فہرست ہم شائع کرتے ہین اگر توجہ کرین تو مالکان مطابع اور تاجران کتب بھی اِس ضرورت کو پورا کر سکتے ہین ۔

فہرست کتب جنکی محکمۂ دار الافتا مین ضرورت ہے

تفسیر تفسیر کبیر ۔ تفسیر روح المعانی ۔ تفسیر مظہری ۔ تفسیر احمدی ۔ اتقان

حدیث ۔ صحیح بخاری صحیح مسلم ۔ جامع ترمذی ۔ سُنن ابی داؤد ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ ۔ موطا امام مالک ۔ موطا امام محمد ۔ شرح معانی الآثار امام طحاوی ۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۔ مرقات شرح مشکوہ ۔ اشعۃ اللمعات ۔ آثار امام محمد ۔ حجج امام محمد تخریج زیلعی ۔ زرقانی شرح موطا ۔

فقہ ۔ ہدایہ ۔ قاضی خان ۔ فتاوی بزازیہ ۔ بحر الرائق طحطاوی ۔ کتاب الخراج امام ابی یوسف ۔ جامع صغیر امام محمد ۔ جامع الرموز ۔ فتح القدیر ابن ہمام ۔ عینی شرح الہدایہ عینی شرح کنز ۔ تحفۃ المحتاج شرح منہاج ۔ حاشیۃ البنانی علی شرح مختصر خلیل للزرقانی ۔ شرح زاد المستنقع ۔ میزان الکبری للشعرانی ۔ کشف الغمہ فی اختلاف الائمہ

عقائد شرح مواقف ۔ شرح مقاصد ۔ یواقیت والجواہر ۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری

علوم مختلفہ ۔ احیاء العلوم ۔ زواجر فی تعداد الکبائر ۔ بستان فقیہ ابواللیث شرح شرعۃ الاسلام ۔

منجانب

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

فہرست مضامین روئداد جلسۂ چہارم



تمہید

الٰہی پر تو نور یقین دہ شمع جانم را   بشو از حرف باطل یک قلم لوح بیانم را

خدا کا شکر ہے کہ ندوۃ العلما کا چوتھا سالانہ جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا علما۔ فضلا مشائخ اور روسا دور دراز مسافت طی کر کے آئے اور اسکے جلسون مین دلچسپی کے ساتھ شریک ہوئے۔ اُنکی اس دلاویزی سے جو یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہی ہمکو اُمید ہے کہ جن ضرورتون سے ندوہ کے قائم کرنے کی تحریک ہوئی تھی وہ ایک دن انشا اللہ تعالی پوری ہونگی اور اپنی علمی وعملی کمی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر ہمکو وہی خوشی نصیب ہوگی جو ہمارے اسلاف کو اپنے عروج کے زمانے مین تھی۔

اگر ندوۃ العلما کی تاریخ پر نظر کیجائے تو ہماری یہ توقع کچھ بیجا نہین ہے اِسلیے کہ یہ خیال جو چند دلون سے مسلمانون کے دلون مین پیدا ہوا ہی کچھ ایسے ضعیف اور ناتوان ہاتھون کے تحریک سے پیدا ہوا ہی جو مدتون سے ایسے کامون کے عادی نہین رہے تھے! نہ اُنمین اسقدر قوت تھی کہ وہ ہزارون مسلمانون کو ایک جا جمع کر سکین نہ ایسا قوی جذب تھا کہ ہندوستان کے

سب مسلمانون کو اپنی طرف کھینچ سکین۔ نہ ایسے ہوشمند تھے جو اپنی خوش تدبیری سے
بلا تکلف اسکی ضرورت ثابت کر دین۔ نہ اس مجلس مین ایسی کوئی غیر معمولی دلفریبی تھی جس سے
خود بخود قلوب اسطرف مائل ہون! بلا شبہہ یہ کچھ نہین تھا مگر جو کچھ تھا وہی اسکے مویدمن اللہ
ہونے کی دلیل ہی۔ ہم مین قوت نہین مگر ہمارے خدا مین قوت ہی جو تمام منتشر قوتون کو
ایک دم مین ایک جا جمع کر سکتا ہے۔ ہم مین قوی جذب نہین مگر فضل ایزدی سے ندوے
مین خود ایک کشش مقناطیسی ہے جو سبکو اپنی طرف کھینچ سکتا ہے۔ ہم خوش تدبیر نہین ہون
تقدیر مساعد ہے ندوے مین کوئی غیر معمولی دلفریبی نہین نہو اسکی سچی ضرورت کیا کم ہے

یہ سچ ہے کہ اہل اسلام مین روز بروز جہالت پھیلتی جاتی ہے مگر ابھی وہ قوت سلب
نہین ہوئی جس سے وہ اپنے نیک و بد کو پہچان سکتے یا دوست دشمن کی آدازون مین
تمیز کر سکتے ہین۔ اُنمین علم و فضل نہین رہا مگر اب بھی اُسکے قدر شناس ہین اور علما سے
اُنکو گو ایک قسم کی بے ربطی پیدا ہو گئی ہے مگر اب بھی علما کی دعوت پر لبیک کہنے کو
تیار ہین۔ ہم مانتے ہین کہ ملکر کام کرنے کا مادہ اُنسے سلب ہو چکا ہے مگر اب بھی اپنے
سلف کے کارنامونکو عبرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اپنے کچھ نکرنے پر ندامت ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے مخبر صادق حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہی
کہ اللہ تعالی اس امت مین ہر صدی کے شروع پر ایسے لوگون کو پیدا کرے گا جو دین کو از
سر نو پھر تازہ کر دین گے ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا (رواہ ابوداؤد)

اسی کے موافق اب تک ہوتا آیا ہے جس صدی مین جو فتنہ برپا ہوا اُسکا دوسری
صدی کے شروع مین استیصال ہو گیا۔ اور یہ ملت بیضا ہمیشہ بدنما دھبون سے پاک و
صاف رہی اور تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی کسی کی رخنہ اندازی سے کچھ فتور پیدا
نہو سکا۔ حدیث و قرآن ویسے ہی بلا تحریف و تغیر ہمارے ہاتھون اور دلون مین موجود ہین

جیسے کہ پہلے تھے اور اُصول و ارکان اسلام ویسے ہی مستحکم ہین جیسے کہ اُسوقت تھے۔

مگر ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ کچھ نہ کچھ شور شون کا ہو تا بھی ضرور ہی پچھلے زمانے کو جانے دیجیے اِسوقت کی حالت دیکھیے۔ چند دنون سے ہم مسلمانونکی حالت کیسی کچھ تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ جہالت کی یہان تک نوبت پونہچی ہے کہ اِسی ہندوستان کی بہت سی بستیان ایسی بھی ہین جہان کوئی نماز و روزے کے معمولی مسائل کا جاننے والا بھی نہین وہان کے باشندے براے نام مسلمان ہین۔ اسلام سے واقف نہ ارکان اسلام سے آشنا اُنکے نزدیک بہت بڑا معیار اسلام کا یہ ہے کہ وہ گاے کا گوشت کھانا جائز سمجھتے ہین! مگر بہت سی بستیونکی حالت اِنسے بھی گئی گذری ہے وہان کے باشندونکے مقتضاے حال سے ہرگز کوئی شخص یہ نہین سمجھ سکتا کہ وہ مسلمان ہین! وہ گاے کا گوشت کھانا بھی ناجائز سمجھتے ہین۔ اُنکے نام بھی مسلمانون کے سے نہین۔ اُنمین چھوت کی احتیاط اور چوکا دینے کی رسم اور طرح طرح کے ہندوانہ رواج ویسے ہی برتے جاتے ہین جیسے کہ ہندوؤن مین! یہ لوگ صرف مردم شماری مین چھ کرور کی تعداد پوری کرتے ہین اور بس!

افسوس ہے کہ یہ حالت ایک دو جگہ کی نہین ہے صدہا بستیان اِسی قسم کے لوگون سے آباد ہین جہان تک ہمارے واعظون کی آواز بھی نہین پہونچتی اگر اِن بستیونکی حیرت انگیز حالت سے قطع نظر کرکے اُن شہرون اور قصبون پر ایک سرسری نگاہ ڈالیے جو چند دنون پیشتر علم۔عمل۔تہذیب اور شایستگی کے چشمہ سمجھے جاتے تھے جہان علما فضلا اور مشائخ کے انوار و فیوض سے مستفید ہونے کیلیے دور دور سے لوگ آتے تھے اور دین و دنیا کے ذخیرے جمع کرکے اپنے اپنے وطن لیجاتے تھے اور اُنکو فراخ دلی سے تقسیم کرتے تھے تو وہ بھی کچھ کم تعجب انگیز نہین ہین۔

کل جسنے اُن شہرون اور قصبون مین مدرسے اور خانقاہین آباد دیکھی ہین وہ اب وہان کے حالت جاکر دیکھتے ہین تو اُنکو رونا آتا ہے! مسجدین بے رونق! خانقاہین ویران

مدرسے منہدم ۔ علم و عمل کا بازار سرد پڑا ہوا ہے ۔ نیک نیتی اور اخلاص دلون سے بالکل سلب ہوگئے ہین ۔ دینداری اور وضعداری کا نام ہی نام ہے ۔ اصلاح ذات البین کی جگہ شور و فساد برپا ہے اور ہنگامہ آرائی ہورہی ہے جس سے ہم بعینہ اِس فقرے کے مصداق ہوگئے ہین ”مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب“

غرضکہ ایسی تاریکی و جہالت کے زمانے مین ضرور تھا کہ حسب وعدۂ الٰہی کوئی سبب اصلاح عام کا پیدا ہوتا ۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ وعدہ پورا ہونیوالا ہی ہے اسلیئے کہ علماے عصر کے دلونمین خداوند عالم نے یہ خیال پیدا کردیا ہے کہ وہ قوت اجتماعی سے اِس مصیبت کو دفع کرین ۔

اگرچہ قوت اجتماعی ہمیشہ سے محمود ہے اور ہماری شریعت اسلامیہ مین خاص طور پر شورے کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ ایک مدت سے مسلمانون پر جہان اور آفتین نازل ہوئی ہین وہان یہ بھی ہے کہ اُنمین خودرائی اور خود پسندی کا مادہ علی العموم پیدا ہوگیا ہے اِسی وجہ سے اُنکی حالت بدل گئی ۔ علم گیا ۔ اور ساری برکتین اُسکے ساتھ جاتی رہین یہان تک کہ خود تباہی کے کنارے پہونچ گئے اور جن دوسری قومون نے اُس اُصول کو اختیار کیا وہ اُسکی برکت سے حضیض ادبار سے نکلکر اوج اقبال پر پہونچ گئین ۔

مگر غور طلب یہ امر ہے کہ اِس اتفاق و قوت اجتماعی کے پیدا ہونے کی کیا صورت ہے قوم کے اجزا ایسے پراگندہ اور مُنتشر ہین جو ایک شیرازے مین جمع نہین ہوسکتے ! یہ نہایت دقیق اور مشکل مسئلہ تھا اگر خدا کی تائید نہوتی تو اسکا حل ہونا ناممکن سمجھا جاتا ۔ مگر ہم کہہ چکے ہین کہ یہ سامان منجانب اللہ ہے ۔ اُسکے نزدیک تمام دشوار چیزین آسان ہین اور یہی دلیل ہے ندوۃ العلما کے مؤید من اللہ اور لطیفۂ غیبی ہونے کی جسمین علما و مشائخ ایک جا مجتمع ہوکر مشورہ کرتے ہین اور اسی سے اُمید ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اُسکو روز افزون ترقی نصیب ہوگی ندوۃ العلما کے اسوقت تک جتنے جلسے ہوئے اُنکی روداد سے ہماری اُمید روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور مسلمانونکی جمعیت کے سامان نظر آنے لگے ہین اِسی مرتبے کے

اجلاس مین علما۔ مشائخ۔ رؤسا اور معززین اہل اسلام کا دور دور سے آکر کثرت سے جمع ہونا اور دل آویزی کے ساتھ اُسمین شریک ہونا کچھ کم مسرت خیز نہین ہی۔

ہم اس مقام پر ایک مجمل فہرست اُن مقامونکی درج کرتے ہین جہان کے حضرات اس موسم گرما مین سفر کی صعوبتین گوارا کر کے تشریف لائے اور اس متبرک جلسے مین شریک ہوئے گو ہمکو اسکا اعتراف ہو کہ اس ہنگامے مین مکمل فہرست تیار نہین ہوسکی تاہم جو کچھ ہی حاضر ہی۔

(**پنجاب**) دہلی۔ پانی پت۔ سونی پت۔ کرنال۔ تھانیسر۔ انبالہ۔ جالندھر۔ امرتسر لاہور۔ راولپنڈی۔ ہوشیار پور۔ جھجر ضلع رہتک۔ جہان خیلان حسن ابدال۔ پشاور شملہ۔ (**ممالک مغربی وشمالی واودھ**) دتاولی۔ علیگڈھ۔ فتحپور۔ رای بریلی۔ نانوتہ شیر کوٹ۔ بریلی۔ دیوبند۔ امروہہ۔ سہارنپور۔ مرادآباد۔ بدایون۔ بھیکن پور۔ رُدولی فیروزآباد۔ کرانہ۔ غازی پور۔ جلیسر۔ مارہرہ۔ لکھنؤ۔ مظفرنگر۔ اٹاوہ۔ اعظم گڈھ۔ سیکری اکبرآباد۔ فیض آباد۔ خورجہ۔ بلندشہر۔ دانپور۔ چھتاری۔ سینٹھہ۔ ہاپوڑ۔ گلاوٹھی۔ منگلور رڑکی۔ سروہنہ۔ پیلی بھیت۔ الموڑہ۔ کانپور۔ میرٹھ۔ نگینہ۔ بجنور۔ انبہٹہ۔ نانوتہ۔ جسونت نگر (**بہاروبنگال**) عظیم آباد پٹنہ۔ بانکی پور۔ بہار۔ پھلواری۔ مونگیر۔ سہسرام۔ نستا رسولپور ضلع دربھنگہ۔ (**برہما**) اکیاب (**ممالک متوسط**) جبلپور (**راجپوتانہ**) اجمیر (**ریاستہاے ہند**) حیدرآباد دکن۔ بھوپال۔ رامپور۔ گوالیار۔ پٹیالہ۔

ان مقامات مین سے ضلاع میرٹھ۔ سہارنپور۔ بلندشہر۔ علیگڈھ۔ دہلی۔ کرنال۔ انبالہ اور جالندھر کے حضرات جس کثرت سے شریک تھے اُسکا اندازہ کسیقدر فہرست ارکان سے ہوسکتا ہی۔

بہر حال یہ تعداد نہایت طمانیت بخش ہی اور ہمکو اُمید ہی کہ یوماً فیوماً انشاءاللہ تعالیٰ اہل اسلام کو اُسکے ساتھ ہمدردی پیدا ہوتی جائے گی اور اُنکی شرکت واعانت سے بہت جلد ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض مین کامیابی وسرسبزی نصیب ہوگی وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اب جلسے کی کارروائی بیان کیجاتی ہے۔

میرٹھ مین جلسے کا ہونا اور اُسکا اعلان

ندوۃ العلما کا حُسن قبول جو ملک مین پھیلتا جاتا ہے اور مسلمانون کو اِسکے ساتھ دلاویزی ہوتی جاتی ہے اُسکا ایک یہ بھی ثبوت ہو کہ ہر سال ملک کے مختلف حصّون سے اِسکی دعوت کی صدائین آتی ہین - چنانچہ اِس سال بھی رؤساے پٹنہ اور اہل میرٹھ نے اِسکو دعوت دی اور باوجودیکہ چندروز پیشتر میرٹھ مین کانفرنس ہو چکی تھی اور قحط و گرانی کی سختیون سے یہ توقع نہین ہوسکتی تھی کہ وہ فراخ دلی سے اِس عظیم الشان کام کو باحسن الوجوہ انجام دیسکین گے - مگر درحقیقت یہ اُنکی عالی حوصلگی تھی کہ اُنھون نے دعوت دی اور نہایت عمدگی اور سیرچشمی سے اُسکو انجام دیا -

جلسۂ انتظامیہ نے جب رؤساے میرٹھ کی دعوت قبول کرلی تو ۲۱ - شعبان ۱۳۱۴ھ کو متوکلاً علی اللہ جلسے کا اعلان کردیا - اور حسب دستور اعلان - خطوط اور اشتہارونکی اشاعت اُسیطور پر کی گئی جیسا کہ سالہاے گذشتہ مین ہوتی رہی ہے - تاہم مین اِسکا معترف ہون کہ چند وجوہ سے ویسی اشاعت نہو سکی جیسی کہ ہونی چاہیے تھی -

یہ قصّہ بہت دلچسپ ہے کہ میرٹھ والون کو اِسکا خیال کسطرح پیدا ہوا اور اُنھون نے اِس قحط و گرانی کے موسم مین نہایت جوش و مسرت سے اِس عظیم الشان جلسے کے مصارف کیونکر گوارا کیے وہ کسکی تحریک تھی جسنے اُنکے دلونکو جنبش دیدی ؟ اور کسکی تاثیر تھی جس سے بار مصارف - ہرج اوقات اور زحمت مہمانداری کو اُنھون نے خوشی سے گوارا کیا ؟ "مین چاہتا ہون کہ اِسکو اُنھین کے الفاظ مین بیان کردون - کیونکہ ہر شخص اپنے مافی الضمیر کو خود ہی اچھے طور پر بیان کرسکتا ہے -

ڈپٹی عبدالرحیم صاحب رئیس میرٹھ نے جو کیفیت انتظام جلسہ کی قلمبند کر کے بھیجی ہے اُسمین اُنھون نے اپنے خیالات تدریجی بھی ظاہر کیے ہین جسکو ہم بجنسہ نقل کرتے ہین -

کیفیت انتظام جلسہ مرتبہ ڈپٹی عبدالرحیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اوّل مجکو اس بات کے اظہار کی ضرورت پیش آئی کہ میرٹھ مین جلسہ ندوۃ العلما کا کیسے ہوا۔ گو میرٹھ مین نمازی بہت۔ مسجدین حیثیت شہر سے بہت زیادہ۔ مگر میرٹھ والون مین سے غالبًا فیصدی ایک بھی ایسا نہو گا جو ندوۃ العلما کے معنی جانتا ہو بلکہ بلا مبالغہ مین کہ سکتا ہون کہ فیصدی ایک نے ندوۃ العلما کا نام بھی نہ سُنا ہو گا پس جس شہر کے مسلمانون کا ایسا حال ہو تو میرٹھ مین جلسۂ ندوۃ العلما کا انعقاد کیسا تعجب انگیز امر ہے اور دور کیون جانا چاہیے مین نے جب لکھنو کے جلسے کی کچھ اڑتی ہوئی خبر سُنی تو پورے طور پر کان دیکر سُننا بھی پسند نہین کیا کہ جیسے اور خود غرضیون اور خود نمائی کے مجالس ہین ویسی ہی یہ بھی ایک مجلس ہوگی۔ جلسے سے غالبًا دو مہینے پیشتر کسی نے میرے کان مین یہ بات ڈالی کہ اگر میرٹھ مین ندوۃ العلما کا جلسہ ہو تو مناسب ہے۔ میرا خیال تو کبھی اسطرف کو جاتا ہی نہ تھا مجکو کچھ پوری توجہ اسطرف نہین ہوئی۔ دو چار روز بعد مین نے اپنے مخدوم جناب مولوی نجم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشن یافتہ کے یہان پھر اسکا ذکر سُنا اور اُنکی طبیعت کا میلان بھی اسطرف پایا۔ اب مجکو حیرت ہوئی۔ کہ الٰہی معاملہ کیا ہے کہ یہ تو تمام کاروبار سے کنارہ کش رہتے ہین اُنکی اسطرف دلچسپی خالی از علت نہین ہے پھر تنہائی مین نحیف نے اس بارہ مین اُنسے گفتگو کی کہ حضرت اوّل تو میرٹھ والونکو کچھ ایسے کامون سے دلچسپی نہین۔ دوسرے قحط کی یہ حالت ہے۔ تیسرے ابھی حال مین مسلمانون کا ایک بڑا جلسہ کانفرنس کا (گو وہ دنیاوی ہی جلسہ تھا) میرٹھ مین ہو چکا ہے اور دولتمند

لوگ اِسمین چندہ دے چکے ہین - پھر اِسکے واسطے کون چندہ دیگا - اور اِسکے سامان کو رقم کثیر درکار ہے - اُنھون نے فرمایا کہ میرے ایک دوست نے مجھسے کہا ہے کہ چھ سَو روپیہ مین یہ جلسہ ہو سکتا ہے پس کچھ تو چھ سو روپے بادی النظر مین کم دکھلائی دیے اور کچھ جناب مخدوم کی توجہ باطنی کا اثر میرے قلب پر پڑا مگر پھر بھی اپنے ضعف اور اختلاج قلب کی طرف جو نظر کی تو ہمت پست دکھلائی دی - لیکن توجہ جناب مخدوم کے اوسی استقامت پر رہی -

ایک روز بعد ذہن مین یہ بات گزری کہ سال گذشتہ مین یہ جلسہ بانس بریلی مین ہوا تھا اور میرے مکرم مولوی سیّد اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر اِسکے مہتمم تھے اُنسے بریلی کے مصارف کا حال تو دریافت کرین اِسلیے مین نے ایک خط مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ آپ کچے کاغذات اجلاس بریلی کے میرے پاس بھیجدیجیے اور اطلاع دیجیے کہ کم از کم کسقدر روپے مین یہ کام ہو سکتا ہے - اُسکے جواب مین اُنھون نے تحریر فرمایا کہ کچے کاغذات تو ندوہ مین روانہ ہو گئے لیکن جب تک تم ایکہزار پانسو روپیہ جمع نہ کرلو نام نہ لینا اِس خط سے ہماری ہمت فی الجملہ اور بھی پست ہوگئی - مگر اتفاقًا اُسوقت ہمارے عنایت فرما حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر کو خبر اِس ارادے کی ہوئی تو اُنھون نے ہر کام مین مدد دینی اور ہمت بندھانی شروع کی اور جس امر مین اُنسے دریافت کیا اُنھون نے فورًا جواب شافی ہی نہین دیا بلکہ تسکین بخش جواب تحریر فرمایا - اِسکے علاوہ یہان دو حضرات نے حد کا زور لگا کر ہمت بندھائی کہ جب تو نے اتنا بڑا کام جامع مسجد کا چندے سے کر لیا تو کیا ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع نہو گا - ؟

اِن سب باتون نے میرے دل مین یہ بات قائم کر دی کہ بیشک یہ مجمع علما کا بہت خیر و برکت کا ہی اگر اور کچھ نہو تو اِس حیلے سے اِن حضرات کی فقط زیارت ہی ہو جائے تو کیا کم دولت ہی - اب دو تین روز مین چل پھر کر بعض بعض اہل شہر اور بعض سوداگران

پنجابی صدر بازار سے اسکا ذکر کیا تو کچھ کچھ ان لوگون کو آمادہ پایا - ابتو اور بھی اس مجمع کی
حقانیت کا نقش دل پر جمگیا - اور توکل بخدا اُسوقت جو جمعہ اوّل پڑا جسکی تاریخ مجکو یاد نہین
ہی بمشورۂ سوداگر صاحبان کے مین ہمراہی ڈپٹی نجم الدین صاحب اور مستری حاجی عظیم اللہ
صاحب و منشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس بعد نماز جمعہ صدر بازار مین جامع مسجد سوداگران
مین پونہچا - اتفاقاً دیکھتا کیا ہون کہ مولوی عبد الغفور صاحب ڈپٹی کلکٹر رخصتی بھی وہان
موجود ہین - ایک دوسرے سے دریافت کرنے لگا کہ کیونکر آنا ہوا - مین نے بنام خدا اظہار
مطلب کیا تو اُسی وقت چندے کی فہرست پرچہ سو روپے کے دستخط ہوگئے - ابتو اعتقاد
اور ہمت کو زیادہ قوت ہوگئی -

اگلے روز مین شیخ کریم الدین صاحب و فضل الٰہی صاحب و حافظ عبد الستار صاحب
و حافظ فصیح الدین صاحب سوداگران صاحب مجسٹریٹ کمپ کی خدمت مین واسطے اطلاع
اس امر کے کہ امسال جلسۂ ندوۃ العلما صدر مین ہوگا گئے - اور صاحب موصوف نے
بکشادہ پیشانی منظور فرمایا - اسکے دوسرے روز شیخ کریم الدین صاحب سوداگر و حافظ
حامد حسین خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ اور یہ
نحیف تحریری اطلاع لیکر مسٹر ٹی آر وائر صاحب دسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر براملی
صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دونون صاحبون نے
بہت خوشی سے منظور فرمایا - اس موقع پر مین صاحبان مجسٹریٹ کمپ و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
و دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اور خاصکر مسٹر
براملی صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا اسوجہ سے شکر گزار ہون کہ اُنھون نے
ایک ایسے لائق و مستعد عہدہ دار قاضی محمد طیب صاحب انسپکٹر کو جلسے کے انتظام کے
لیے مقرر فرمایا جنکی خوش انتظامی اور محنت ہزارون آفرین کے قابل ہی انسپکٹر صاحب
کی حالت اور محنت بوقت جلسہ مین کیا تمام اہالیان جلسہ حیرت کی نظر سے دیکھ رہے تھے

کہ بجلی کی طرح کبھی پورب کی طرف پونہچے اور کبھی پچھم کی طرف اور کبھی شمال کی طرف اور کبھی جنوب کی طرف۔ اور قدرتی رعب انکا اس قسم کا تھا کہ جہان جسنے جگہ پائی خاموش بیٹھ گیا۔ ممکن نہین تھا کہ کوئی لب کشائی کرے۔ سچ یہ ہے کہ یہ بھی اس جلسے کی برکت ہے کہ جو ایسا منتظم میسر آیا۔

یہ اللہ تعالی کا ہمپر فضل و کرم ہے جسکا شکریہ ادا کرنا ہمارے امکان سی خارج ہے کہ اُسنے ہمکو ایسی گورمنٹ کے تابع اور محکوم کیا ہے جسکے سایۂ عاطفت مین ہم نہایت آزادی کے ساتھ فرائض مذہبی ادا کرتے ہین اور ہر طرح کی قومی ترقیونکا راستہ ہمارے واسطے کھُلا ہوا ہے۔ اگر اس زمانے مین بھی ہم اپنی اصلاح و ترقی کی تدبیر نہ کرسکین تو ہماری بدنصیبی ہے۔

غرض چار روز بعد خداوند تعالی کے بھروسے پر ناظم صاحب ندوۃ العلما کی خدمت مین درخواست روانہ کردی کہ اس سال ندوۃ العلما کا اجلاس میرٹھ مین ہوگا۔ اور اسکی مہمانی کی عزت میرٹھ والون کو بخشی جائے۔ جو بات ہونے والی ہوتی ہے اوسکے سامان بھی ویسے ہی ہو جاتے ہین۔ غرض بارہ روز مین منظوری آگئی۔ اس مدت مین بارہ تیرہ سو روپے کے دستخط ہوگئے اور چھ سو روپے نقد چندہ بھی وصول ہو گیا۔ اگرچہ ماہ مبارک رمضان مین چلنا پھرنا کم ہوتا ہے تاہم چندے کی بھی کوشش ہوتی رہی اور سوداگر صاحبان طیاری سامان خوردنی و مکان اجلاس وغیرہ مین اپنی دلچسپی ظاہر کرتے رہے یہان تک کہ نوین شوال ۱۳۱۸ھ کو صدر بازار مین مکان جلسۂ ندوۃ العلما مین ایک مجلس انتظامی منعقد ہوئی اور استقبال سے لیکر آخر جلسہ تک کے قواعد باتفاق راے مرتب کیے گئے اور ہر ایک کام کا ایک مہتمم اور چند ممبر قرار دیے گئے۔ اور بالآخر یہ قرار پایا کہ اس روئداد کو چھاپ کر ہر ایک ممبر و مہتمم کے پاس بھیجدیا جائے۔ چنانچہ بہت ہی گردانی سے چھپوا کر وہ روئداد ہر ایک ممبر و مہتمم کے پاس بھیجدی گئی اور ایک جلد اس روئداد کی

دفتر ندوۃ العلما مین دیدی گئی جسکو ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ نے پسند فرمایا رواداد
مذکور دفتر ندوہ مین موجود ہے۔

اسکا اظہار کہ کسنے کیا چندہ مہمانی کے واسطے دیا مین نے اُس فہرست مین کیا ہی
جو اس کیفیت کے ہمراہ دفتر مین روانہ کرتا ہون۔ امید ہے کہ سالتمام کی رپورٹ مین مناسب
نقشہ جات کے ساتھ چندہ دہندون کے نام ظاہر کیے جائینگے۔ اور گوشوارۂ جمع
وخرچ مدوار علیحدہ شامل رپورٹ ہذا روانہ کیا جاتا ہے اُس سے آمدنی وخرچ ہر ایک
مد کا ظاہر ہوگا۔ اُمید ہے کہ یہ بھی سالتمام کی رپورٹ ندوے مین طبع کیا جائیگا۔ مین میرٹھ
والون کی ہمت و دریا دلی کا دل سے شکر گذار ہون کہ صرف چند حضرات سے ایکہزار
پانسو چندۂ مہمانی جمع ہوگیا اور علاوہ اسکے پانسو چندہ اشاعت اسلام کے واسطے
میرے پاس پہونچگیا۔ تو اسکی رپورٹ علیحدہ کیجائیگی۔ اکثر صاحبون کی یہ راے تھی
کہ چندۂ عام کھولا جائے۔ مگر میری راے بوجوہات چند اسکے خلاف تھی جنکا اظہار اس
موقع پر کچھ نفع نہین دیتا۔ مگر الحمد للہ کہ خداوند تعالے نے مجھے اس بارے مین اپنے
ارادے پر کامیاب کیا۔ اب مین طیاری مکان جلسہ دا ستقبال سے لیکر تا اختتام جلسہ رہر
سینے کے انتظام کی رپورٹ پیش کرتا ہون۔

جماعت تیاری مکان جلسہ

اس جماعت مین حسب مندرجۂ ذیل ممبر منتخب ہوئے۔ شیخ فضل الٰہی صاحب۔
حافظ عبدالستار صاحب۔ شیخ کریم الدین صاحب۔ شیخ علیم الدین صاحب۔ حافظ
فصیح الدین صاحب۔ حاجی محبوب الٰہی صاحب۔ شیخ بخش الٰہی صاحب۔ شیخ عمر علی صاحب
منشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس اور شیخ محبوب بخش صاحب مہتمم مقرر ہوئے۔ اس
مکان کا نقشہ منشی نور الحسن صاحب نے جو اپنے فن مین یکتاے روزگار ہین تیار کیا تھا۔

طول اِس مکان کا ۸۰ افٹ اور عرض ۸۰ افٹ تھا۔ چھت پر اِس مکان کی شامیانے تانے گئے تھے اور شامیانون کے نیچے سفید کپڑا اور جھالر رنگین لگائی گئی تھی۔ اور جیسا خوشنما اور وسیع پر شان یہ مکان بنایا گیا تھا حضار جلسہ نے ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھکو زیادہ خوبی بیان کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ منشی نورالحسن صاحب نے ٹھاٹ اِس مکان کا اِس خوبی سے تیار کرایا تھا کہ دوسرے جلسے کے عین وقت مین اِس شدت اور زور کی بارش ہوئی کہ یقیناً جلسہ درہم برہم ہو جاتا۔ مگر پانی ڈھلکر صرف دو چار جگہ مثل پرنالے کے گرنے لگا اور جلسہ بدستور قائم رہا۔ علما کے واسطے جانب شمال اِس مکان مین تخت سے کے پایون کے نیچے صندوق رکھ کر تخت ایسے اونچے بچھائے گئے تھے کہ کرسیون سے یہ تخت ۹ نو انچہ اونچے ہو گئے تھے اور اِن تختون پر عمدہ فرش دری کا اور دری کے اوپر چاندنی اور چاندنی کے اوپر ایک عمدہ قالین اور ایک گاؤتکیہ صدر انجمن صاحب کے واسطے بچھایا گیا تھا اور تخت کے سامنے دائین بائین کرسیان نہایت خوبصورتی سے لگائی گئی تھین اور کرسیون کے بعد بنچ لگائی گئی تھی۔ اور اِن کرسیون اور بنچ کے نیچے بھی دری کا فرش تھا اور ایک گھنٹہ بہت بڑا پشت علما پر ایک درخت مین ایسا نصب کیا گیا تھا کہ تمام حضار جلسہ اُسکی آواز اور رفتار سے نفع اُٹھا رہے تھے۔ اِس جماعت کے جملہ صاحبان نے اپنے اپنے موقع پر اپنے اوقات کو صرف کیا مگر شیخ محبوب بخش صاحب کی محنت اور عقل خداداد کا شکر یہ جملہ ارکین جماعت پر واجب ہی کیونکہ محنت شبانہ روزی کی وجہ سے انکی طبیعت علیل بھی ہو گئی تھی مگر وہ اِس حالت علالت مین بھی وہان سے نہ ہلے۔ شیخ کریم الدین صاحب بھی اپنی علوِ ہمتی کی وجہ سے بہت شکریے کے لائق ہین۔ کہ اُنھون نے علاوہ چندہ زر نقد کے ایسے عظیم الشان جلسے کے مکان کا ٹھاٹ اپنی جیب خاص سے تیار کرا دیا اور روشنی وغیرہ کا سامان سب اپنے کوٹھی سے عنایت کیا۔ کرسی اور بنچ کے نیچے

جو فرش دری کا کیا تھا یہ فرش للّٰہ کرایہ پر لیا گیا تھا۔ فرش سے علاوہ زینت کے یہ بھی فائدہ خیال کیا گیا تھا کہ بعد کرسیون اور بنچ کے پُر ہو جانے کے جو حضرات تشریف لائین اُنکو فرش پر بیٹھنے مین تکلف نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

کرسیون اور بنچ کا نقشہ ذیل مین درج ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ بلا کرایہ کسنے کتنی عطا کین اور کرایہ پر کتنی لی گیئن۔

نقشہ نمبر ۱

نام دہندگان کرسی و بنچ	کرسی	تعداد	بنچ	تعداد	بلا کرایہ یا بکرایہ
شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	″	۵۰۰	۰	۰	بلا کرایہ
حاجی محبوب الٰہی صاحب سوداگر	″	۱۰۰	بنچ	۵۰	″
شیخ محبوب بخش صاحب سوداگر	″	۱۰۰	″	۳۶	″
شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر	″	۱۰۰	″	۵۰	″
منشی عزیز الدین صاحب سوداگر	۰	۰	″	۲۵	″
سنتا وغیرہ	″	۲۰۰	″	۵۰	بکرایہ

جماعت استقبالی

اِس جماعت مین مفصلۂ ذیل حضرات ممبر منتخب ہوئے تھے۔

شیخ کریم الدین صاحب۔ حاجی محمد فضل صاحب۔ شیخ ابوالحسن صاحب۔ بابو عبدالکریم صاحب ملازم ریل۔ منشی مختار احمد صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب۔ حکیم فخرالدین صاحب۔ شیخ خواجہ محسن صاحب۔ مولوی علیم الدین صاحب۔ مرزا اشفاق احمد صاحب۔ منشی مظہرالحسن صاحب۔ محمد لطیف صاحب۔ مولوی یعقوب علی صاحب بی اے۔ شیخ عبدالکریم صاحب

قاضی محمد اسمٰعیل صاحب۔ منشی امیر احمد صاحب۔ حافظ عنایت علی صاحب۔ شیخ عزیز احمد صاحب اور ناظر ظفر احمد صاحب اسکے مہتمم قرار پائے تھے۔

اس جماعت مین اوّل بڑے شکریے کے لائق شیخ کریم الدین صاحب سوداگر ہین جنھون نے اپنی فیاضی سے ایک ڈیرہ اور ایک شامیانہ اور میز و کرسیان اور پلنگ نواڑ اور سامان چاے و ڈبل روٹی و بسکٹ و لوٹا و صراحی و گلاس و جانماز و تمباکو و پان وغیرہ سامان آسایش مع اپنے ملازمین کے اسٹیشن ریلوے پر مہیا کر دیا تھا اور اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ تکلیف گوارا کر کے نگرانی کیلیے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہو وہ خود اسٹیشن پر تشریف لیجاتے تھے۔ مہتمم صاحب و حاجی محمد افضل صاحب و مرزا اشفاق احمد صاحب و مختار احمد صاحب و مفتی نذیر علی صاحب ممبران کی محنت و دلچسپی لائق شکریہ ہے۔ اسبات کا انتظام پیشتر ہی کر دیا گیا تھا کہ ممبرونکے سینے پر سبز مخمل کا ایک چاند جسپر سلمے ستارے کا کام نہایت خوشنما تیار کرایا گیا تھا الپین سے ٹانک دیا تھا اور اس چاند کے اندر کلابتون سے "خادم ندوۃ العلما" بنایا گیا تھا اور شب کے وقت چار لالٹینین ممبرون کو دی گئی تھین جنکے ایک ایک آئینے پر سرخ رنگ اور چوب قلم سے "خادم ندوۃ العلما" تحریر تھا۔ تاکہ دن اور رات کو مہمانان صاحبان پہچان لین کہ یہ ہمارے استقبالی ہین۔ ملازمین کے سر پر عمامے کے اوپر ایک سبز پیچ سیاہ ریشمی جسپر "خادم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا لگا دیا گیا تھا۔ قلی اور گاڑیان اسٹیشن پر سواری کو ہر وقت موجود رہتی تھین۔ جسوقت دن یا رات کو ٹرین آئی فوراً ممبران اور مہتمم پلیٹ فورم پر پہونچے اور اپنے معزز مہمانونکو باعزاز تمام مع اُنکے اسباب و خدام کے ڈیرۂ نصب شدہ پر لائے اور فوراً چاے وغیرہ پیش کی بعد آسائش ضروری اُنکو گاڑی پر سوار کرا کے صدر بازار کو حافظ فصیح الدین صاحب کے پاس روانہ کیا۔ ممبران مدارات موجود رہتے تھے اُنھون نے انکو ٹھیون اور بنگلہ جاتین

لیجا کر فروکش کرا دیا۔ علاوہ اِسکے جس روز ناظم صاحب و صدر انجمن صاحب
تشریف لائے تھے استقبال کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ ناظم صاحب کی تشریف آوری
کے روز پندرہ گاڑی جوڑ یونکی فٹن و وگنٹ و پالکی گاڑی ڈمٹم مستعار منگائی گئی تھین
کثرت سے روساے شہر و صدر علاوہ ممبران استقبالی کے پلیٹ فورم پر موجود تھے
پلیٹ فارم پر اُس روز وہ کثرت تھی کہ لوگون کو مصافحہ کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ صدر انجمن
صاحب کے استقبال کے روز بہت ہی زیادہ اہتمام استقبال کیا گیا تھا۔ اور گمان غالب
تھا کہ پلیٹ فارم پر کثرت استقبالیون سے جگہ کھڑے ہونے کی میسر نہ آئے گی مگر تقدیر
الٰہی سے اُس روز ہمارے خیر خواہ مسلمانان ڈاکٹر شیخ رحیم اللہ صاحب کے خلف اکبر کا
بعمر چھبیس سالہ آٹھ بجے صبح کے انتقال ہو گیا اسواسطے اکثر عمائد شہر و صدر شریک جنازہ
ہونے کی وجہ سے صدر انجمن صاحب کے دولت استقبال سے محروم رہے اور جو حسرت
اِن محرومین کو ہوئی وہ اندازۂ بیان سے باہر ہے۔ صدر انجمن صاحب کی تشریف آوری
کے روز اسٹیشن سے تا آخر فرودگاہ چھڑکاؤ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت مُدارات

اِس جماعت کے مہتمم شیخ محبوب بخش صاحب اور ممبران مندرجۂ ذیل تھے۔
شیخ فیض احمد صاحب۔ شیخ بشیر الدین صاحب اڈیٹر نجم الاخبار ضمیر الدین صاحب پیشکار
بندوبست۔ مرزا ابراہیم بیگ صاحب مختار۔ شیخ خواجہ بخش صاحب۔ شیخ عبد اللہ
صاحب ٹال دانی۔ شیخ عمر علی صاحب رئیس۔ حاجی مہر الٰہی صاحب۔ حاجی فضل الٰہی
صاحب۔ شیخ معین الدین صاحب۔ شیخ عبد الستار صاحب جوہری۔ حافظ محمد اکبر صاحب
شیخ کریم الدین صاحب ولد عبد العزیز صاحب۔ منشی محمد حسین صاحب سب اورسیر
حافظ نجیب اللہ صاحب۔ ماسٹر عبد الغنی صاحب۔ منشی منظر الحق صاحب۔ بعد کو اضافہ

کیے گئے۔ حافظ فصیح الدین صاحب۔

جملہ حضرات نے اپنا کام بہت تندہی سے انجام دیا اور وہ شکریے کے قابل ہین۔ خصوصاً مرزا ابراہیم بیگ صاحب مختار اور شیخ عمر علی صاحب اور شیخ عبد الستار صاحب اور حافظ فصیح الدین صاحب اور حاجی فضل الٰہی صاحب اور شیخ محبوب بخش صاحب اور منشی منظہر الحق صاحب اور حافظ محمد اکبر صاحب زیادہ شکریے کے مستحق ہین۔ ممبران مجلس مدارات کے سینے پر بھی ایک ایک سُلِلے ستارے کا چاند مثل ممبران استقبالی کے لگا دیا گیا تھا تاکہ مہمانون کو اپنے ضروریات اُنسے بیان کردینے مین تکلف نہوئے۔ مہتمم صاحب اور ممبر صاحبان نے فرودگاہ کی کوٹھیون مین پیشتر سے عمدہ اُنتظام فرش ولمپ وچارپائی وظروف وتمباکو وپان وحقّہ وچاے کا کردیا تھا۔ اور ہر روز چاے دپان دتمباکو وچھالیہ معرفت ممبران تقسیم ہوتا تھا۔ علاوہ ممبران مدارات کے ہر کوٹھی پر دو دو خدمتگار ایک سقہ و ایک مہتر تعینات کر دیے گئے تھے غرض بمقدور پورا انتظام آسائش مہمانان کیا گیا تھا۔ اور اسپر اکتفا نہ کرکے ایک روز یہ خاکسار و منشی عمر علی صاحب و حاجی محبوب الٰہی صاحب و حافظ عبد الستار صاحب مہمانون کی مزاج پُرسی کو خود بھی مہمانون کے مقام گاہ پر پونہچے۔ الحمد للہ کہ جملہ مہمانون کو مہمانی اور مدارات کی نسبت خوش پایا۔

جماعتِ حفظِ صحت

ڈاکٹر رحیم اللہ صاحب۔ ڈاکٹر سلیمان خانصاحب۔ حکیم نبی بخش صاحب حکیم مقرب حسین صاحب حکیم فخر الدین صاحب۔ حکیم حفیظ اللہ صاحب۔ اِن صاحبون نے اگر کوئی مہمان خدانخواستہ علیل ہو تو علاج اور دوا کا ذمہ لیا تھالیکن الحمد للہ کہ یہ ضرورت کسی مہمان کو پیش نہ آئی اسقدر مجمع کثیر مین ایسی ضرورت کا پیش نہ آنا یہ بھی ندوہ کے برکات کا باعث ہی۔

جماعت پخت طعام

اِس جماعت کے مہتمم شیخ فضل آلٰہی صاحب اور مندرجۂ ذیل ممبر منتخب ہوئے تھے۔ حافظ محمد اکبر صاحب۔ منشی عزیز الدین صاحب۔ شیخ بخش آلٰہی صاحب۔ شیخ عظیم اللہ صاحب۔ حاجی مہر آلٰہی صاحب۔ حاجی انعام اللہ خان صاحب۔ شیخ عمر علی صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب۔ حاجی سراج الدین صاحب۔ حافظ عبدالعزیز صاحب۔ حاجی حافظ عزیز الدین صاحب۔ حاجی بخش آلٰہی صاحب۔ حاجی محبوب آلٰہی صاحب حاجی فضل آلٰہی صاحب ثانی۔

اِس جماعت کے مہتمم اور کل ممبران نے اپنے خدمات کو بہت محنت و تندہی سے ادا کیا۔ خاصکر حاجی محبوب الٰہی صاحب و حاجی مہر آلٰہی صاحب و حاجی فضل آلٰہی صاحب مستحق زیادہ شکریے کے ہین۔ مہتممین نے بہت خواہش کی کہ ہم اپنے معزز مہمانوں کی دعوت مین تکلف کرین مگر جناب ناظم صاحب نے اُنھین روکا اِسلیئے تکلف کو دخل نہین دیا گیا۔ البتہ جلسے کے ایک روز پیشتر سے ایک روز بعد تک یکسان کھانے کا انتظام رہا یعنی ایک وقت قورمہ و آبی روٹی و پلاؤ و دوسرے وقت ترکاری کا گوشت مثل قورمہ و آبی روٹی و زردہ اور تیسرے جلسے کو بجاے پلاؤ کے بریانی کردی گئی تھی اور یہ بھی انتظام تھا کہ ہر وقت پانسیر گوشت بلا مرچ کا تیار رہتا تھا کہ جو صاحب مرچ نکھاتے ہون اُنکو تکلیف نہ پہنچے علاوہ اِسکے جو صاحب پرہیزی کھانا یا چپاتی و مونگ کی دال کھاتے تھے اُنکے واسطے بھنی ہوئی مونگ کی دال و چپاتی تیار ہوتی تھی۔

جماعت خورانید طعام

اِس جماعت کے مہتمم شیخ کریم الدین صاحب اور مندرجۂ ذیل حضرات ممبر منتخب ہوئے تھے

شیخ عمر علی صاحب۔ حافظ محمد اکبر صاحب۔ شیخ عبد الرحیم صاحب۔ حافظ شفیع الدین صاحب۔ شیخ بخش الٰہی صاحب۔ شیخ عبد الغنی صاحب۔ حاجی محبوب الٰہی صاحب شیخ کرم الٰہی صاحب۔ شیخ نور الٰہی صاحب۔ شیخ محمد حاجی صاحب شیخ عبد الستار صاحب جوہری۔ حاجی ولایت حسین خانصاحب شیخ مہر الٰہی صاحب۔ حافظ رفیع الدین صاحب۔ شیخ نصیر الدین صاحب۔ حافظ احسان الٰہی صاحب۔ حافظ شفیق الٰہی صاحب۔ حافظ انعام الٰہی صاحب شیخ مستقیم الدین صاحب۔ حافظ رفیع الدین صاحب شیخ فضال الرحیم صاحب۔ حافظ حامد حسین خانصاحب۔ حکیم مقرب حسین خانصاحب شیخ فہیم الدین صاحب حافظ عبد الستار صاحب۔ مرزا عبد العزیز بیگ صاحب۔ حافظ فصیح الدین صاحب۔ حاجی حافظ عزیز الدین صاحب بعد کو اضافہ کیے گئے مہتمم اور جملہ ممبران صاحب نے پوری محنت اور دلچسپی سے اپنے کام کو انجام دیا اور ہر طرح پر مستحق شکریے کے ہین خاصکر حاجی محبوب الٰہی صاحب وحاجی فضل الٰہی صاحب و حافظ عبد الستار صاحب جوہری و حافظ حاجی عزیز الدین صاحب و شیخ عمر علی صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و حافظ فصیح الدین صاحب اور مرزا عبد العزیز بیگ صاحب زیادہ شکریے کے مستحق ہین۔ تمام مہمانون کو کھانا چینی کے برتنون مین کھلایا گیا اور یہ سب ظروف سوداگر صاحبان نے بلا کرایہ مرحمت فرمائے تھے۔ صرف تھوڑے سے ظروف بہ قیمت خریدے گئے۔ انتظاماً اُن مہانون کو جنکے مکان پر کھانا جایا کرتا تھا روغنی پیالون اور روغنی رکابیون مین بھیجا گیا۔

جماعت انتظام اجلاس

شیخ عبد اللہ صاحب لال کرتی والے۔ حافظ محمد اکبر صاحب۔ شیخ عمر علی صاحب۔ حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر بریلی۔ حافظ عبد الستار صاحب۔ مولوی یعقوب علی صاحب بی اے اِس جماعت کے ممبر قرار پائے تھے۔

یہ حضرات جملہ مہمانان و علماء و رؤسائے عظام کو دروازے سے لا لا کر اپنے اپنے موقع پر بٹھاتے جاتے تھے اور انکا انتظام قابل ستایش تھا شیخ عمر علی صاحب نے اپنے اوپر بہت ہی زیادہ محنت گوارا کی وہ سب سے زیادہ شکریے کے لائق ہین۔

جماعت نگرانی کل کام

اِس جماعت کے صدر انجمن شیخ کریم الدین صاحب اور ممبر مفصلۂ ذیل حضرات تھے

ڈپٹی عبد الرحیم صاحب۔ حافظ حامد حسین خانصاحب۔ حکیم مقرب حسین خان صاحب

شیخ محمد عمر علی صاحب۔ حاجی محبوب الٰہی صاحب۔ شیخ محبوب بخش صاحب۔ حافظ محمد اکبر صاحب

سب اصحاب نے بہت کوشش سے کام کیا سب سے زیادہ صدر انجمن صاحب و حاجی محبوب الٰہی صاحب و شیخ محمد عمر علی صاحب شکریے کے مستحق ہین شیخ محمد عمر علی صاحب فی الواقع بہت اعلے درجے کے منتظم ہین انھون نے ہر صیغے مین کما حقہ مدد دی اور صدر انجمن صاحب بہت فراخ حوصلہ ہین جنکا نام نامی اکثر مدات اِس رپورٹ مین درج ہے۔ ریل پر تمام سامان آسایش مہمانان اپنی ذات خاص سے کیا۔ صدر انجمن صاحب کے واسطے اپنا مکان کیسا آراستہ کیا۔ تیاری مکان جلسہ مین کیسا بیدریغ روپیہ صرف کیا اور اسپر مستزاد یہ ہے کہ مجھسے اُنھون نے فرمایا کہ جو چیز نہ ملے میری کوٹھی سے بلاقیمت لیجاؤ۔ مین اُنکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ حاجی محبوب الٰہی صاحب و فضل الٰہی صاحب و حافظ عبد الستار صاحب و حافظ محمد اکبر صاحب و شیخ محمد عمر علی صاحب ہر صیغے مین کامل سعی و کوشش فرماتے رہے علاوہ ظروف پختنی و خوردنی کوٹھیان و بنگلہ جات و دیگر سامان جن صاحبون نے عنایت فرمائے اسکا نقشہ ذیل مین درج ہے۔ یہ سب صاحب بہت بڑے شکریے کے مستحق ہین۔

نقشہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام عطا کنندہ	نام اشیاء	تعداد
۱	شیخ عمر علی صاحب	تخت	۲۹
۲	حافظ محمد اکبر صاحب	"	۴
۳	بشیر الدین صاحب	"	۴
۴	مظفر علی صاحب پنشنر	"	۴
۵	حافظ احمد حسن خانصاحب	"	۴
۶	تقی حسین خانصاحب	"	۴
۷	عبد اللہ خانصاحب مختار	"	۴
۸	قاضی صاحب	"	۴
۹	عظیم اللہ صاحب مستری	دری	۳
۱۰	شیخ وحید الدین صاحب	"	۳
۱۱	حکیم مقرب حسین خانصاحب	"	۲
۱۲	احمد حسن صاحب مختار	"	۱
۱۳	حافظ اعجاز حسین صاحب	"	۳
۱۴	نواب سید اصغر علی شاہ صاحب	کوٹھی سکونت	۱
۱۵	نواب احمد شاہ صاحب	"	۱
۱۶	نواب بہادر علی شاہ صاحب	کوٹھی سکونت مع کوٹھی اسمٰعیل شاہ صاحب	۱
۱۷	نواب سید غلام خانصاحب	کوٹھی سکونت	۱
۱۸	منشی عزیز الدین صاحب سوداگر	"	۱

نمبر شمار	نام عطا کننده	نام اشیاء	تعداد
۱۹	شیخ عبدالغنی صاحب	کوٹھی سکونت مع فرش و دیگر چند مکان	
۲۰	ابوالحسن صاحب ولد محمد موسی مرحوم	کوٹھی	۱
۲۱	حافظ رفیع الدین صاحب	مکان خورانید طعام	۱
۲۲	حافظ عزیزالدین صاحب	مکان جلسہ علما مع فرش	۱
۲۳	شیخ محبوب بخش صاحب	مکان	۱
۲۴	شیخ کریم الدین صاحب	مکان فرودگاہ صدر انجمن صاحب مع سامان آرایش	۱
۲۵	حاجی کریم بخش صاحب گھی ساز	مکان پخت طعام	۱
۲۶	غلام نصیرالدین عرف نواب بدھن	برائے فرودگاہ مہمانان۔	نصف کوٹھی

اسکے علاوہ اکثر سوداگر صاحبان کے مکانون مین مہمانان فروکش ہوئے۔
مجکو حکیم مقرب حسین صاحب مالک اخبار عالم کا بھی شکریہ تہ دل سے ادا کرنا
واجب ہی۔ جنھون نے خود بلا درخواست ندوہ کے اجلاس کی کیفیت اپنے اخبار مین
بتفصیل شائع کی اور اُنکی خاص توجہ ایسے نیک کام مین مصروف رہتی ہے۔ ندوۃ العلما
کی حقانیت اور برکات اکثر بزرگان دین خصوصا میرے پیر مرشد برحق جناب
حاجی محمد امداد اللہ صاحب مہاجر نے اپنے چند کرامت ناموں مین تحریر فرما چکے ہین
پھر میری کیا ہستی کہ مین اُنکی برکات اور حقانیت کی سیکڑون ہزار کہسکون۔ لیکن ندوے کی یہ کیا
کرامت کچھ کم ہے کہ ایسے شہر مین جہان ندوے کے نام سے واقف نہون ایسی کامیابی
سے جلسہ ہو۔ دوم اس جلسے کا ایسا اثر یہان کے باشندون پر پڑا ہے کہ فوراً مجلس
معین ندوۃ العلما کے قائم کرنے پر آمادہ ہوگئے اور آمادگی بھی زبانی نہین بلکہ
عملی کارروائی بھی دکھادی یعنی صمار چندہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے بنا بر تقریر
وعظ کے صرف ایک شخص نے عطا کیا۔

معذرت اس قسم کی رپورٹ لکھنا عالم کا کام ہے مین نے ٹوٹے پھوٹے لفظون مین اِسکے مطلب کو ادا کر دیا ہے۔ عبارت آرائی مجکو آتی نہین۔ اراکین ندوہ عبارت کی درستی اور موزونی خود فرمالین اور مین دعا کرتا ہون کہ ندوے کو خداوند تعالی اپنے ارادے مین کامیاب کرے اور جن جن صاحبون نے یہان ندوے کے اجلاس مین قلم سے قدم سے درم سے زبان سے مدد دی ہے اُنکے مال اُنکی اولاد اُنکی جان اُنکے دینی درجات مین ترقی کرے۔ آمین یارب العالمین۔ عبدالرحیم عفی اللہ عنہ

گوشوارۂ آمد و صرف اجلاس چہارم ندوۃ العلما مقام صدر بازار میرٹھ ۱۳۱۴ھ

آمدنی	صرف	تعداد
آمدنی معرفت ڈپٹی عبدالرحیم صاحب	تیاری مکان جلسہ	[illegible] ۵/۹
[illegible]	کرایۂ آمد و رفت مہمانان	[illegible] ۱۴/۶
آمدنی معرفت سوداگر صاحبان میرٹھ	مدارات مہمانان	[illegible] ۴/۳
[illegible]	خوراک مہمانان	[illegible]
میزان کل	روشنی	[illegible] ۶/۹
[illegible]	صرف زادراہ	[illegible]
	صرف ڈاک	[illegible] ۱۳/۳
	محصول تار	[illegible]
	چھپائی کاغذات	[illegible] ۱۳/۶
	متفرقات	[illegible] ۱۴/
	میزان خرچ	باقی
	[illegible]	[illegible]

ہم شیخ عبد الرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس میرٹھ کے نہایت شکر گزار ہین جنھون نے انتظامی رپورٹ نہایت صحت و وضاحت کے ساتھ قلمبند کر کے بھیجی۔ ڈپٹی صاحب موصوف میرٹھ کے رؤسا مین اپنی نیک نیتی اور دینداری کی وجہ سے خاص امتیاز رکھتے ہین ہمنے اِس طبقے کے لوگون مین ایسے وضعدار اور با خدا بہت کم دیکھے ہین۔

ہمکو علاوہ ان حضرات کے جنکا ذکر ڈپٹی صاحب نے اپنی رپورٹ مین کیا ہے بعض دوسرے حضرات کا بھی نام معلوم ہے جنھون نے ایام جلسہ مین بہت دلچسپی و سرگرمی سے شرکت کی ہے انمین شیخ وحید الدین صاحب خلف الرشید خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب سی آئی ای۔ رئیس میرٹھ خاصکر ذکر کرنے کے قابل ہین جو نہایت توجہ اور سرگرمی سے شریک رہے اور ہر قسم کی امداد کے لیے موجود تھے۔ دوسرے شیخ وجیہ الدین صاحب برادر حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر ہین جنکے متعلق ڈاک کا انتظام تھا اور انھون نے بہت خوبی اور خوش اسلوبی سے اِسکا انتظام رکھا جس سے بلا دقت مہمانون کو خطوط پہونچتے رہے اور دفتر کی ڈاک بھی وقت پر ملتی رہی۔

یہان پر سب سے زیادہ ضروری اور قابل الذکر یہ امر ہے کہ اِس مرتبہ مین بھی سال گذشتہ کی طرح عالی جناب **نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی حیدر آباد دکن** دام اقبالہ نے حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہم مفتی عدالت عالیۂ حیدر آباد دکن کو مبلغ پانسو روپیہ مصارف سفر کے عنایت فرما کر اپنی طرف سے وکالتاً ندوۃ العلما کی شرکت اور صدارت کے لیے بھیجا جسکے لیے تمام ارکان ندوۃ العلما جناب ممدوح کے شکر گزار ہین اور صدق دل سے **دولت آصفیہ** اور اُسکے تمام اعیان و ارکان خصوصاً **حضور نظام دکن** دامت دولتہ اور **نواب صاحب ممدوح** کے لیے دعاے خیر کرتے ہین ؎

جز آنکہ بصدقِ دل دعائی بکند | از دستِ گدائے بینوا ناید ہیچ

اجلاس اوّل

منعقدہ ۱۵ - شوال ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۹ - مارچ ۱۸۹۷ء
روز جمعہ وقت ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک

۶ بجے سے مسلمانون کا ہجوم بڑہ چلا تھا ۷ بجتے بجتے اِسقدر کثرت ہوگئی کہ جو حضرات بعد مین تشریف لائے اُنکو جگہ ملنے مین دقت ہوئی ٹھیک ۷ بجے علما کی تحریک سے جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہم مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن نے صدارت کو رونق بخشی۔

سب سے پہلے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی ابو الخیر شیخ احمد صاحب مکی نے کلام مجید کی چند آیتین مناسب جلسہ نہایت خوش اسلوبی سے تبرکاً تلاوت کین اُسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

تقریر جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہ صدر نشین ندوۃ العلما

بسم اللہ خیر الاسماء - ای بھائی مسلمانو! غالباً آپکو معلوم ہوگا کہ آپکے اسلاف کیسے کیسے صاحب فضل و کمال تھے اور اُنکی قوم مین کیسے کیسے لوگ صاحب جاہ و جلال تھے! علم و ہنر مین یگانۂ روزگار تھے۔ شان و شوکت کی یہ کیفیت تھی کہ مخالفین کی نظرون مین صاحب عظمت و وقار تھے! افسوس زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ اُس تمام فضل و کمال کا نقش صفحۂ ہستی سے مٹا یا۔ اب نہ وہ علم ہے نہ کمال بلکہ بجاے اُسکے سراسر جہل ہے اور جدال۔ زمانے کی حالت دیکھکر یہ خیال ہوتا تھا کہ غالباً بعد چندے یہ گل کھلے گا کہ کوئی شخص فرائض وضو بتانے والا بھی نہ ملے گا۔ مگر الحمد للہ کہ ایسے نازک وقت مین توفیق آلٰہی نے

ہمارے علماے دین کو خواب غفلت سے جگایا اور اُنھون نے بعونہ تعالی اپنے تئین کا نبیائے
بنی اسرائیل کر دکھایا۔ ندوۃ العلما کی بنا ڈالی۔ ہدایت خلق اللہ کی عمدہ راہ نکالی۔ مقاصد جنکے
سراسر ہدایت ہین جنکو علماے کرام نے جلسات سنین ماضیہ مین بکمال فصاحت بیان فرمایا ہے
اور بفضلہ تعالی اب پھر اُنکے بیان کا وقت آیا ہے۔ اہل جلسہ بتوجہ دلی سماعت فرمائین گے
اور یقین ہے ہر ہر بیان پر مرحبا جزاک اللہ زبان پر لائینگے۔

مین ہیچمدان کج مج زبان بزم علماے فصاحت بیان مین سزاوار صدر نشینی نتھا لیکن
ارباب فضل و کمال نے مجھ ہمہ تن نقصان کا پایہ بڑھایا کہ اس بزم ہمایون مین کرسی صدر انجمنی
پر مجکو بٹھایا فجزاہم اللہ احسن الجزا بحرمۃ حبیبہ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء

اسکے بعد مولوی عبد اللہ صاحب انصاری داماد مولانا محمد قاسم علیہ الرحمہ نے
اُن اُمور کا اعلان کیا جو خوش اسلوبی جلسہ کے لیے ضروری ہین اُسمین یہ بھی کہا کہ صدر انجمن
صاحب کو اختیار ہے کہ وہ جسکو غیر مناسب تقریر کرتے دیکھین روک دین۔

اسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کو سال گذشتہ کی کارروائی
سُنانا چاہیے تھی مگر چونکہ ناظم صاحب ممدوح اپنی علالت دائمی کی وجہ سے بآواز بلند بولنے
سے معذور رہین اسلیے مولوی سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے کارروائی
پیش کی اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھکر سُنائی۔

کارروائی سال سوم

جناب صدر انجمن صاحب و اعیان جلسہ! قبل اسکے کہ مین حسب دستور سال گذشتہ
کے مختصر کارروائی بیان کرون یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ ندوۃ العلما کو قائم ہوئے تین برس
ہو چکے اُسوقت سے اب تک اُسکی نظامت کا فخر آپنے مجکو بخشا ہے۔ میرے ضعف و علالت
کا حال آپ کو معلوم ہے ایسی حالت مین سرگرمی اور جانفشانی سے اُسکے مقاصد و اغراض کو

شائع کرنا اور اُسکی منظور شدہ تجویزون کو جد وجہد کے ساتھ عمل مین لانا معلوم ! اسی وجہ سے
مین نے بتقضائے نیک نیتی کئی بار یہ خواہش ظاہر کی کہ مجکو اس بارگران سے سبکدوش
کرکے یہ امانت کسی دوسرے عالی حوصلہ مستقل مزاج اور متدین شخص کے سپرد کی جائے
مگر حضرات ارکان انتظامی نے حسن ظن سے مجکو اس بارگران سے سبکدوش نہین کیا اور
مین نے بھی بتقضائے دیانت جہان تک ہوسکا ہے اُسکی اشاعت اور تعمیل مین پہلوتہی
نہین کی۔ جن بزرگون نے میری حالت دیکھی ہے وہ جانتے ہونگے کہ مین نے اپنی سخت تر
علالتون مین بھی اِسکی خدمت کو اپنی صحت یابی کا علاج سمجھا ہے اب مین تمام جلسے کے روبرو
اپنے عذر پیش کرکے چاہتا ہون کہ اس بارگران سے مجھے سبکدوشی دیجائے۔ ہمین روز
بروز بفضلہ تعالی کام کو ترقی ہوتی جاتی ہی مگر اسیطرح میری قوت وصحت کو تنزل اور ضعف
کو ترقی ہے۔ ہان جو کام مین کرسکتا ہون اُسے ضرور کرونگا کیونکہ مین ندوۃ العلما کے مقاصد
واغراض کو مسلمانونکے واسطے ایسا مفید اور اسوقت کے لیے ایسا ضروری سمجھتا ہون جیسا
زہر خوردہ کے لیے تریاق اور بیمار کے واسطے مسیحا۔ جب میرا یہ حال ہے تو اب میری
طرف سے کسی کام مین تعویق یا وہن وغفلت ملاحظہ کرین تو مجکو معذور سمجھین۔

اب مین سال گذشتہ کی مختصر کارروائی اور تجاویز منظور شدہ کی تعمیل یا عدم تعمیل کو بلا
تصنع ظاہر کرتا ہون

سالہائے پیوستہ کے جلسون مین تین اہم تجویزین منظور ہوئی تھین (۱) ترتیب نصاب
(۲) دار الافتا (۳) فراہمی سرمایہ۔ اِن تین تجویزون کی جو کارروائی اِس سال ہوئی ہی
وہ مفصلۂ ذیل ہے۔

۱ "ترتیب نصاب" یہ تجویز ندوے کے دیباچے کا آغاز ہے اور شاید ہمارے
احباب کو اس بات پر سخت تر تعجب ہی کہ باوجود کئی سال کی متواتر کوششون کے اب تک
نصاب تیار نہین ہوا اور خود مجکو بھی اِسکی کارروائی ظاہر کرنے مین بجز اظہار معذرت کے اور کوئی چارہ نہین

بیشک باوجود متواتر کوششون کے نصاب اب تک تیار نہین مگر یہ کام ایسا سہل بھی نہین ہے جیسا ہمارے دوستون نے خیال کرلیا ہے معمولی کتابون مین ردوبدل کردینا بلاشبہہ آسان ہے مگر اُن ضرورتون کے لحاظ سے نصاب تیار کرنا جنکو ہمارے علما نے اپنی متعدد تقریرون مین ظاہر کیا ہے دشوار اور سخت تر دشوار ہے تاہم آجتک جو کام اِس ضعیف و ناتوان کے کرنے کا تھا وہ اپنے وسع وخیال کے بموجب کیا۔

اوّل بذریعۂ اعلان اور خطوط اِس امر مین اہل علم سے راے طلب کی جب دیکھا گیا کہ بہت کم حضرات نے اِسطرف توجہ کی تو ایک نصاب منتخب کرکے طبع کرایا اور اُسپر راے لینے کو بھیجا مگر پھر بھی پوری کامیابی نہوئی۔ اسیلیے ماہ رجب ۱۳۱۳ھ مین خاص ترتیب نصاب کے لیے جلسہ کیا اُسمین جو رائین آئی تھین اُنھین پیش کیا تین روز تک علماے موجودین نے بہت محنت سے نصاب درجۂ ادنیٰ اور اوسط کا مرتب کیا۔ جب سال گذشتہ مین یہ تمام کارروائی اور نصاب کے نقشے مرتب کرکے علما کے جلسے مین پیش کیے گئے تھے تو اُسوقت یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہ سب نقشے اولاً حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہ صدرنشین ندوۃ العلما کی خدمت مین پیش کیے جائین حضرتِ ممدوح جسکے نسبت اپنی راے کا اتفاق ظاہر فرمائین وہ منظوری کی غرض سے پیش کیا جائے۔ مین نے اِس ہدایت کے موافق جناب ممدوح کی خدمت مین نصاب کے سب نقشے بھیجدیے اور باوجود کمی فرصت جناب ممدوح کے مین نے درخواست کی کہ وہ اپنے کسیقدر اوقات گرامی کو اسمین صرف فرمائین۔ حضرت مولانا ممدوح نے اُن سب کو معائنہ کرکے درس نظامیہ کو کسیقدر تغیر و تبدل کے ساتھ منظور فرمایا۔ اب مین نے اُن تمام نصابات کا جو ہندوغیرہ مین مروّج ہین اور جو نصابات اہلِ علم نے ندوۃ العلما کی تحریک سے مرتب کرکے بھیجے ہین اُن سب کو نقشے کی صورت مین لکھا ہے اور اُن تمام رایونکا خلاصہ بھی لکھا ہے جو اِس باب مین آئی ہین اور اُسپر ایک تمہید لکھی ہے جسمین تنزل علم اسلامی کے

اسباب اور ترمیم نصاب کے وجوہ بیان کیے ہین انشاء اللہ اِس جلسے مین وہ رسالہ کسی وقت پیش کیا جائے گا۔

۲ " دار الافتا " اِس سال اِسکے متعلق کمی سرمایہ کی وجہ سے کوئی کارروائی نہین ہوئی بلکہ گذشتہ سال کی تجویز کو ایک پیرایے سے بحال رکھا گیا یعنی لکھنو کے جلسۂ انتظامیہ مین یہ طے ہوا تھا کہ ایک مددگار ناظم مقرر کیا جائے کہ وہ دفتر کا بھی کام کرے اور فتوونکا جواب بھی دے اور تنخواہ اُسکی پچاس روپیہ ہو اُسوقت مولوی افہام اللہ صاحب فرنگی محلی اِس کام کے لیے معین ہوئے تھے مگر مولوی صاحب ممدوح تھوڑے ہی عرصے مین ایسے علیل ہوئے کہ بالاضطرار مولوی صاحب کو مکان واپس جانا پڑا سال گذشتہ مین کام کی اور بھی کثرت ہوئے اِسلیے یہ انتظام کیا گیا کہ تیس روپے ماہوار کے ایک مددگار اور بیس کے ایک صاحب فتوی نگار رکھے گئے تاکہ دونون کام علیحدہ علیحدہ انجام پائین فتوی نگار کی ضرورت کئی وجہ سے ہی۔ اوّل تو یہ کہ علما کا جلسہ ہے جب اُنسے مسلمان مسئلہ دریافت کرین اور یہانسے جواب نہ دیا جائے تو عوام اہل اسلام پر بہت ہی بُرا اثر پڑے گا اور عامۃً مشہور ہوگا کہ عجب مولویون کا جلسہ ہے کہ مسئلے کا جواب تک نہین دیتے۔ دوسرے یہ کہ ندوے مین خود ایسے اُمور پیش آتے ہین کہ اُنکی تحقیق کی حاجت ہوتی ہے دفتر مین ناظم اور مددگار ناظم ہین مگر اِن دونون کو اپنے مشاغل سے فرصت نہین ہوتی اور بہ سبب ضعف کے زیادہ محنت بھی نہین کرسکتے اسلیے ضرور ہے کہ ایک عالم اِس کام کے لیے رہے فقہ کے مشکلات سے جو واقف ہی وہ جان سکتا ہے کہ اِس خدمت کے لیے وہ عالم کافی ہوسکتا ہے جو نہایت متبحر اور تفقہ مین ضرب المثل ہو اور ایسے عالم اول تو نہایت کمیاب اور اگر کوئی ہون بھی تو اُنکی خدمت کے لیے معتد بہ رقم چاہیے اِسلیے جو صاحب رکھے گئے ہین وہ اگرچہ نہایت سلیم الطبع نوجوان ذہین کامل الاستعداد ہین مگر تبحر اور تفقہ کے لیے عرصہ درکار ہے اسلیے بہت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ایک

صاحب اور بھی اُنکے شریک ہون تاکہ مشکل مسائل مین باہم مشورہ کرکے جواب دین اور سائلین کا جواب بھی جلد پہونچتا رہے۔

مجکو پھر بھی اِس بات کا سخت افسوس ہے کہ جس غرض سے یہ تجویز منظور ہوئی تھی وہ اِس انتظام سے پوری نہین ہوسکتی اور جس وسیع پیمانے پر اس کام کو ندوہ کرناچاہتا ہی وہ اِس سے انجام نہین پا سکتا بلکہ اِس تقرر کا ذکر ہی اس جگہ بے موقع ہے جبکہ دارالافتا ابھی تک اپنے پیمانے پر نہین کھولا گیا مگر چونکہ سالتمام کی کاروائی کا اظہار ضرور ہے اسلیے اسکا ذکر کیا گیا

۳ "فراہمی سرمایہ" یہ وہ تجویز ہے جسپر ندوے کی تمام کارروائیون کا دارمدار ہے بلکہ اِس عالم اسباب مین دین و دنیا کے اکثر کام بڑے سے لیکے چھوٹے تک بغیر اِسکے نہین ہوسکتے چہ جائے کہ ندوے کی وہ تجویزین جنمین صرف کثیر کی ضرورت ہی اُسکے متعلق ارکان ندوہ نے کوئی خاص کارروائی نہین کی جس سے وہ عظیم الشان تجویزین عملی قالب مین لائی جاتین جنپر مسلمانونکی بہبودیون کا مدار ہے۔ دفتر کی خط و کتابت سے جوکچھ جمع ہوا وہ متفرق کامون مین صرف ہوا اور ہورہا ہے۔

سال گذشتہ کے جلسۂ سالانہ مین دو تجویزین منظور ہوئی تھین "تقرر واعظین لاشاعۃ الاسلام" اور "قیام دار العلوم"، مگر افسوس ہے کہ اِمسال اِن دونون تجویزونکے متعلق کوئی کارروائی نہین ہوسکی جسکی بڑی وجہ وہی ہے کہ ندوے کے پاس اسقدر سرمایہ نہین ہے کہ وہ اِن تجویزون کو عمل مین لائے دوسری ایک وجہ یہ بھی ہوئی ہے کہ اِس سال مختلف وجوہ سے اپنے وقتون پر جلسۂ انتظامیہ نہین ہوسکے اسوجہ سے سرمایہ جمع کرنے کی خاطرخواہ تحریک نہین ہوئی ورنہ ہمکو اُمید تھی کہ اہل اسلام اِن کامون کے لیے جواسی اُنھین کی بہبودی کے ہین اور جنکو خاص و عام نے مفید تر تسلیم کرلیا ہے ضرور توجہ کرتے تیسری وجہ قحط و طاعون بھی ہوئی کہ ایک عالم کی پریشانی دیکھکر چندے کی کوشش کرنے مین تامل رہا۔

قاعدے کی رو سے کم سے کم ہر سہ ماہی مین جلسۂ انتظامیہ کا ہونا ضرور ہے مگر اس سال ایسے وجوہ واسباب پیش آگئے جنسے جلسہ ملتوی ہوتا چلا گیا یہان تک کہ آخر سہ ماہی مین اور ۲ و ۳ جمادی الاخری کو ایک جلسہ منعقد ہوا جسمین بقیہ کارروائی جلسۂ سالانہ کی مثل اصلاح دستور العمل و انتخاب ارکان وغیرہ کے کی گئی اور مندرجۂ ذیل تجویزین منظور ہوئین -

۱ تجویز یہ منظور ہوئی کہ ندوہ کی منظور شدہ تجویزون مین سے جو کام شروع کیا جائے وہ وسیع پیمانے پر ہو جو اور انجمنون و مجلسون کے کامون سے ممتاز ہو -

۲ یہ بھی طے ہوا کہ دار العلوم کے قائم کرنے کے لیے ایک علیحدہ مجلس قائم کی جائے اور اُسکے لیے جداگانہ دستور العمل مرتب ہو -

اس تجویز کے موافق مولوی شبلی صاحب نعمانی کو تکلیف دی گئی کہ وہ اس مجلس کے قواعد مرتب کرین - چنانچہ مولوی صاحب ممدوح نے جو قواعد قلمبند کر کے بھیجے اُنکو چھپوا کر ارکان انتظامی کے پاس بھیجدیا گیا تاکہ وہ اپنی اپنی رایون سے مطلع کرین مگر افسوس ہی کہ باوجود مکرر تقاضون کے بہت کم حضرات نے اسطرف توجہ کی تاہم جسقدر رائین آچکی ہین وہ مع قواعد مذکورہ کے اس جلسے مین پیش کی جائینگی -

دوسرا جلسہ ۱۹ - رجب ۱۳۱۲ھ کو منعقد ہوا اسمین بھی بعض ضروری امور طے ہوئے از انجملہ پٹنے کے وفد کا سفر خرچ منظور ہوا -

تیسرا جلسہ ۲۹ - شعبان ۱۳۱۲ھ کو ہوا اُسمین مولوی تاج الدین صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب اور مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی اور مولوی ابو الخیر صاحب غازی پوری کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنے نواح مین رؤسا سے ندوہ کے بارے مین خط و کتابت کرین چنانچہ اسکی تعمیل پورے طور پر ہوئی -

اس سال بمبئی کے حضرات نے خواہش ظاہر کی تھی کہ ندوۃ العلما کی طرف سے بمبئی وفد بھیجا جائے اور ناسک سے بھی وفد کی درخواست آئی تھی مگر دفعتاً وبائے طاعون کے

پھیلجانے سے وفد نہین جا سکا۔

مگر روساے پٹنہ اور غازی پور کی خواہش سے پورب وفد روانہ کیا گیا جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ ۲۰- رجب کو کانپور سے وفد روانہ ہوا جسمین مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی- مولوی حافظ عبدالجمیل صاحب مدرس اوّل مدرسۂ فتحپوری دہلی- مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیہ فتحپور- مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری- مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری اور ناظم و مددگار ناظم شریک تھے۔

رؤساے غازی پور نے جس تزک و احتشام سے وفد کا استقبال کیا اور مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری نے جس خلوص و محبت کا برتاؤ کیا اُسکا بیان کرنا ایک قسم کی نمائش ہی مگر آپ اِس سے اندازہ کر سکتے ہین کہ غازی پور لب دریا آباد ہے اور اُسکا اِسٹیشن دریا کے دوسری جانب ہی اِسٹیشن پر رؤسا کی ایک جماعت بسر کردگی مولوی ابوالبرکات صاحب فرزند اکبر مولانا ممدوح کے استقبال کے لیے موجود تھے اور سواریونکا انتظام نہایت معقول کیا گیا تھا- دریا کے اس پار مولانا امانت اللہ صاحب خود مع ایک ہزار اہل اسلام کے اِستقبال کو آئے تھے جب ارکان وفد کشتیون سے اُترے تو اُنکو ایک شامیانے کے نیچے لیجا کر بٹھا یا گیا یہ شامیانہ نہایت وسیع اور شاندار تھا اور شیشہ آلات سے آراستہ کیا گیا تھا روشنی کی کثرت سے رات کو دن معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے نیچے پا انداز کے لیے دری کا فرش تھا اُسپر کرسیان بچھائی گئی تھین وہان پہونچکر مولانا شاہ امانت اللہ صاحب نے روساے غازی پور سے تعارف کرایا اُسکے بعد فرودگاہ کو لیگئے یہانسے فرودگاہ تک برابر دورویہ روشنی کی ٹٹیان نصب تھین اور اُنمین گلاسونکی روشنی کی گئی تھی یہانسے وہان تک مسلمانون کا ہجوم اور اُنکا جوش اسلامی سے خیر مقدم عجیب پر اثر تھا جس سے مسلمانونکا اخلاص اور اُنکی سچی محبت جو صرف باعتبار اتحاد قومی و مذہبی کے تھی اندازہ کی جا سکتی ہے مسلمانون کے شوق اور کثرت کی وجہ سے باوجود ضعف اور درد پا کے مولانا امانت اللہ صاحب

اور ناظم پیادہ پا فرودگاہ تک گئے

دوسرے دن صبحکو جلسہ ہوا مولوی عبدالاحد صاحب فرنگی محلی منیجر مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور نے چندر باعیان خیر مقدم مین پڑھین پھر مولوی نور محمد صاحب نے ندوے کے مقاصد پر نہایت عمدہ تقریر فرمائی پھر مولوی سلیمان صاحب قادری چشتی نے بیان فرمایا ان تقریرونکا اثر حاضرین جلسہ پر عامۃً نمایان معلوم ہوتا تھا مگر بعض حضرات تو بے اختیار رسھتے جسکا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ مولوی عثمان خانصاحب وکیل کی تحریک اور خان بہادر مولوی عبدالصمد صاحب کی تائید سے باتفاق عام اہل اسلام غازی پور ایک مجلس معین الندوہ کے نام سے قائم کی گئی اور اُسکے صدر انجمن مولانا شاہ امانت اللہ صاحب قرار دیے گئے۔

شب کو بھی جلسہ ہوا اور اُسمین مولانا شاہ امانت اللہ صاحب و مولوی شاہ سلیمان صاحب نے بیان کیا دوسرے دن مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے نہایت جوش دردمندی کے ساتھ خاص اپنے رہنے کی کوٹھی (چار ہزار روپے کی قیمت کی جسکا دس روپے ماہوار کرایہ آتا ہے) ندوے کے لیے وقف کر دی اور اُسی وقت ناظم اور دیگر ارکان کو لیجاکر قبضہ بھی کرا دیا۔

مولوی محمد شریف صاحب غازی پور مین ایک باخدا آدمی ہین اور اس زمرے مین بہت متدین سمجھے جاتے ہین اُنکا یہ جوش اسلامی بلاشبہہ اقتدا کے قابل ہے جزاہم اللہ تعالی خیر الجزا۔

اُسکے بعد یہ وفد غازی پور سے پٹنے روانہ ہوا اور اُسمین علاوہ مذکورۂ بالا حضرات کے مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری۔ مولوی ابو الخیر صاحب فرزند مولانا محمد حسین اور شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی بھی شریک تھے۔

پٹنے مین مولوی حکیم عبدالباری صاحب کے مکان مین قیام کیا گیا اگرچہ اس شہر کی

کثرت آبادی کی حیثیت سے وفد کا اچھے طور پر اعلان نہین ہوا تاہم وفد کے پہونچ جانے سے مسلمانون کے دلون مین ایک جنبش پیدا ہوگئی اور مولوی حکیم عبدالباری صاحب و مولوی سید فخرالدین صاحب و دیگر رؤساے پٹنہ کے مکانون مین متواتر جلسے ہوئے مگر دو جلسے اُنمین زیادہ شاندار تھے ایک مولانا شاہ رشیدالحق صاحب کی خانقاہ مین ہوا جسکے صدرنشین مولانا ممدوح تھے اسمین مولوی شاہ سلیمان صاحب نے ایک بسیط اور پُرمغز تقریر فرمائی اُسکے بعد مولانا شاہ امانت اللہ صاحب و مولوی شبلی صاحب نعمانی نے مختصر مختصر تقریرین کین پھر خود مولانا شاہ رشیدالحق صاحب نے اپنے خیالات ظاہر فرمائے جسمین نہایت متانت و سنجیدگی سے ندوہ کے اعلیٰ فوائد بیان کیے تھے۔

دوسرا جلسہ پٹنہ کالج مین ہوا جسمین تقریبًا چار ہزار مسلمان شریک تھے اسمین بھی مذکورۂ بالا حضرات نے بیان کیا مولوی شبلی صاحب نعمانی نے خاصکر دارالعلوم کی ضرورت پر تقریر کی تھی اور نہایت عمدہ اور برجستہ تقریر تھی جسکا اثر وہان کے تعلیم یافتہ گروہ پر کم و بیش اچھا پڑا۔

اُسکے بعد خود رؤساے پٹنہ نے نواب سرفراز حسین خان صاحب کی کوٹھی پر بصدارت مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا ایک جلسہ کیا اور حسب ہدایت جلسۂ مذکورہ کے نواب صاحب ممدوح نے ناظم ندوہ سے درخواست کی کہ امسال ندوۃ العلما کا سالانہ اجلاس پٹنے مین کیا جائے یہ درخواست مولوی سید شرف الدین صاحب لیکر آئے تھے۔

مین نے وہ درخواست ارکان انتظامی کی خدمت مین پیش کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ میرٹھ مین جلسے کا سامان ہوچکا ہے اِسلیے ارکان نے باتفاق یہ طے کیا کہ اِس سال میرٹھ مین جلسہ کیا جائے اور سال آیندہ کے لیے اگر کوئی مانع پیش نہ آجائے تو رؤساے پٹنہ کی درخواست منظور ہے۔ چنانچہ مین نے نواب صاحب ممدوح کو اُسیوقت اِسکی اطلاع دیدی پٹنے سے حسب تحریک رؤساے بہار کے یہ وفد بہار روانہ ہوا اُس مین مولوی

حکیم عبد الحمید صاحب رئیس پٹنہ۔ مولوی محمد عظیم صاحب مدرس مدرسۂ سعیدیہ عظیم آباد۔ مولوی حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی
مولوی شاہ سلیمان صاحب رئیس پھلواری۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتح پور
مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتح پور۔ مولوی لطافت حسین صاحب
تعلیم یافتہ مدرسۂ عالیۂ دیوبند۔ مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب اور ناظم ندوۃ العلما شریک تھے
خان بہادر مولوی سید نصیر الدین صاحب اور خان بہادر مولوی سید امیر الدین صاحب وسائے
بہار نے میزبانی [illegible] فرمائی تھی انھین کی کوٹھی پر یہ جماعت ٹھہری اور نہایت شان و شوکت کے ساتھ
جلسہ منعقد ہوا۔ اُسمین مولوی نور محمد صاحب و مولوی شاہ سلیمان صاحب و مولوی محمد عظیم صاحب ولایتی اور مولوی
ظہیر احسن صاحب شوق نیموی نے تقریرین فرمائین مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی قادری کی تقریر اُسوقت نہایت
برجستہ اور مطلب خیز تھی جسکا اثر بہار کے مسلمانون پر بہت اچھا ہوا۔ اِس وفد کے متعلق مولوی محمد حسن صاحب بہاری
و مولوی نظیر الحق صاحب وکیل ناظم معین الندوہ بہار اور منشی سید نثار علی صاحب سب رجسٹرار بہار کی خدمتین شکر گزاری کے
قابل ہین۔ اِس سال کی کارروائی مین یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی و مولوی غلام محمد صاحب
ہوشیارپوری اس سال ندوۃ العلما کی طرف سے وکالتًا انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسۂ سالانہ مین شریک ہونے کیلئے بھیجے گئے تھے
جنکا خیر مقدم رؤسائے پنجاب نے بہت کشادہ دلی کے ساتھ کیا اور اِنکے جانے سے ندوے کی اشاعت بھی ہوئی۔

جناب صدر انجمن صاحب! گو کہ مین اِسکا اعتراف کر چکا ہون کہ اِس سال بھی کوئی عملی کارروائی نہین ہوئی لیکن اگر
آپ اس بات کا لحاظ فرمائین کہ سال رِپورٹ مین ندوۃ العلما کو کن کن دقتونکا سامنا کرنا پڑا ہے تو بجای اِسکے کہ آپ وسیع
عملی کارروائی کے نہونے پر افسوس ظاہر کرین اُسکے استقلال اور ترقی پر مسرت ظاہر فرمائینگے۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ سال گذشتہ کے جلسۂ سالانہ سے ندوے کی مخالفت شروع
ہوئی اور روہیلکھنڈ کے بعض حضرات نے غلط فہمی سے اِس مخالفت کو ایسی ترقی دی کہ ہندوستان
کے دور دراز مقامون تک اِسکا اثر پہونچا یہ بلاخیز طوفان اِس شدت سے اُٹھا تھا کہ اُسکے
مقابلے مین ایسی نوعمر انجمن کا قایم رہنا سخت دشوار تھا مگر خدا کے فضل سے ندوہ صرف
قائم ہی نہین رہا بلکہ اُسنے اپنی معمولی رفتار مین نمایان ترقی کی اور ثابت کر دیا کہ یہ چند روزہ

طوفان ایسی کشتی کو کچھ ضرر نہین پونہچا سکتا جسکے کشتیبان قوم کے ناخدا اور مسلمانونکی امیدگاہ ہین
اس سال باوجود اس مخالفت کے ندوۃ العلما سے علی العموم زیادہ دلچسپی ظاہر کی گئی
ہی جسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس سال پنجاب اور پورب کے مشہور مشہور شہرون
مین ندوۃ العلما کے اغراض اور مقاصد کی تائید و اعانت کی غرض سے مجلسہاے ماتحت
قائم ہوگئی ہین جو چند دنون کے بعد انشاء اللہ تعالی مفید تر ثابت ہونگی۔

۱ "معین ندوۃ العلما دہلی" یہ انجمن مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی اور
مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی کی کوشش سے قائم ہوئی۔ اور اسکے صدر انجمن
مولوی حکیم غلام رضا خانصاحب رئیس دہلی اور مہتمم مولوی حکیم رضی الدین خانصاحب
قرار پائے ہین شہر کے رؤسا بھی اسمین شریک ہین اور ہمین امید ہے کہ اگر بانیان انجمن پوری
ہمت اور کوشش سے کام لینگے تو اُنکو بہت جلد کامیابی ہوگی۔

۲ "معین الندوہ کرنال"، حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی کی تحریک سے
قائم ہوئی اور روساے کرنال نہایت دلاویزی سے اُسمین شریک ہوئے اور مولوی عبداللہ
شاہ صاحب صدر انجمن مولوی ابراہیم صاحب نائب صدر انجمن اور سید یوسف علی صاحب
وکیل اُسکے مہتمم قرار پائے ہین۔

۳ "مستشار العلما لاہور" مولوی تاج الدین صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب نے انجمن
خادم علوم اسلامیہ کے جلسۂ سالانہ مین اسکی تحریک کی اور باتفاق آرا منظور ہوئی اور ہمارے
دوست مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور اُسکے ناظم قرار پائے ہین۔
زیادہ خوشی کی یہ بات ہی کہ اسمین پنجاب کے اکثر علما شریک ہن ہمکو امید ہے کہ مولوی
عبداللہ صاحب اسکے ترقی دینے مین تہ دل سے کوشش کرینگے۔

۴ "معین الندوہ ریواڑی"، ریواڑی ضلع گوڑگانوان مین حافظ عزیز الدین صاحب
وکیل ہی کی کوشش سے قائم ہوئی اور وہان کے معززین اسکے ارکان اور عہدہ دار مقرر ہوئے

ابھی اِس انجمن کی مفصل رپورٹ نہین آئی اِسوجہ سے عہدہ دارون کے نام معلوم نہین ہین

۵ "معین الندوہ غازی پور" مولوی عثمان خانصاحب وکیل کی تحریک اور مولوی عبدالصمد صاحب وکیل کی تائید سے قائم ہوئی۔ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری اُسکے میرمجلس اور مولوی عثمان خانصاحب وکیل مہتمم منتخب ہوئے اسمین ضلع غازی پور کے کل رؤسا شریک ہین اور مولانا ممدوح کی توجہ سے امید ہے کہ یہ انجمن اپنی روزافزون ترقی سے ندوے کیلیے بہت فائدہ رسان ثابت ہوگی۔

۶ "معین الندوہ پٹنہ" یہ انجمن رؤسائے شہر کے اتفاق سے قائم ہوئی اور اُسکے ناظم مولوی حکیم عبدالباری صاحب اور نائب ناظم مولوی حفیظ اللہ صاحب و منشی سید علی اسلم صاحب پھلواروی قرار پائے۔

۷ "معین الندوہ بانکی پور" خان بہادر مولوی سید فضل امام صاحب کی تحریک اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا کی تائید سے قائم ہوئی اور مولوی سید عبدالحمید صاحب وکیل اُسکے ناظم قرار پائے۔

اِس انجمن مین اکثر عمائد ورؤسائے بانکی پور شریک ہین اور ہمکو اُمید ہے کہ آیندہ یہ انجمن تمام ضلع پٹنہ کو اپنے حلقۂ اثر مین کرکے ندوے کے مقاصد واغراض کی اشاعت کے لیے نہایت سودمند ہوگی۔

اِسکے علاوہ ارکان کی تعداد بھی اِس سال بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت زیادہ ہے۔ سال گزشتہ مین صرف ۴۴۳ ممبر تھے اور اِس سال تقریبًا آٹھ سو ارکان ہین۔

خط وکتابت کا سلسلہ بھی اِس سال بہ نسبت سال گذشتہ کے زیادہ رہا ہی۔ سال گذشتہ مین خطوط موصولہ کی تعداد ۱۰۵۵ تھی اور اِس سال اُسکی تعداد ۱۰۱۴ ہی! ورخطوط مجاریہ کی تعداد سال گذشتہ مین ۳۰۷۶ تھی اور اِس سال اُسکی تعداد ۴۶۸۲ ہی اور جن مقامات سے خط وکتابت ہوئی اُنکی تعداد ۴۸۷ ہی۔

حضرات! اسلام اور اہلِ اسلام کے لیے یہ وقت بہت نازک ہی ندوۃ العلما سے

اِسکی بہبودی مین جہانتک ہو سکتا ہی نہایت سمجھ بوجھ کر کوشش کرتا ہی اگر خدا تعالےٰ کو اِسکی بہبودی منظور ہے تو اُسکے مقاصد پورے ہوکر رہین گے ورنہ جو ہمارا فرض ہے اُسے ہم ادا کرتے ہین۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔

اِس کارروائی کے بیان کرنے کے بعد دل چاہتا ہے کہ اُن حضرات کے نام نامی اور اونکے خدمات کو بیان کرون جنھون نے اِس مبارک انجمن کی جان سے یا مال سے یا قلم سے یا زبان سے یا ہر ایک سے مدد کی ہے مگر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ مین کیا اور میرا بیان کیا میری تقریر و تحریر سے اگر ہزار پانسو نے اُنھین نیکوئی سے جانا تو کیا وہ احکم الحاکمین رب العالمین جو ایک نیکی کا بدلہ دس گونہ سے سات سو گونہ تک بلکہ لامعلوم حد تک کرتا ہے اُس غیر متناہی مجمع کے روبرو اُنکے نام کا اعلان کرے گا جسمین اولین و آخرین تمام افراد عالم مجتمع ہونگے اور اُن القاب و خطاب سے یاد فرمائے گا جنکا مستحق اُنکے خلوص نے اُنھین کیا ہے بااینہمہ بعض حضرات کا نام لیے بغیر تو دل نہین مانتا میرے خیال مین اِس گروہ مین سب سے اوّل **مولوی محمد شریف صاحب وکیل** غازی پور ہین جنھون نے خاص اپنے رہنے کی کوٹھی اپنی بنائی ہوئی ندوۃ العلما کو اِس خلوص اور دردمندی سے دی جسکا بیان زبان قلم سے نہین ہو سکتا۔ جنھون نے دینے کے وقت مولوی صاحب کی حالت دیکھی ہے وہی کسیقدر معلوم کر سکتے ہین کہ ناظم اور مولانا محمد سلیمان صاحب کو لیجا کر کوٹھی مین بٹھا دیا اور علیٰحدہ کھڑے ہو کر بہت ادب سے آنکھون مین آنسو بھر کر کہا کہ مین کسی لائق نہین ہون یہ کوٹھی جو مین نے اپنے رہنے کے لیے بنوائی ہے ندوۃ العلما کے نذر ہے اور مین آپ کو قبضہ کرانے کو لایا ہون پھر اسکا وقفنامہ لکھوا کر میرٹھ کے جلسے مین اُنھون نے بھیجدیا۔ یہان یہ امر لائق انصاف ہی کہ آدمی کے پاس روپیہ ہو تو دے سکتا ہے اور عالی ہمت دیتے بھی ہین اور گانؤن اور زمین دینا بھی مشکل نہین مگر ایک معزز شخص اپنے رہنے کا مکان دیدے اِسطرح کہ خود کرایے کے

مکان مین جاکر رہے یہ ایسی عالی ہمتی ہے جسکی نظیر میرے علم مین نہین ہے - یہان یہ کہدینا بھی مجھے ضرور ہے کہ جس بے انتہا ثواب کے مستحق مولوی محمد شریف صاحب ہوئے ہمارے خیال مین اُسی کے مستحق ہمارے مولانا شاہ محمد امانت اللہ صاحب بھی ہونگے کیونکہ اسکے باعث وہی ہوئے ہین الدال علی الخیر کفاعلہ مشہور حدیث ہی مولانا ممدوح نے باوجود کبرسنی کے پٹنے تک وفد کی معیت کی اور پٹنہ مین بہت زور شور سے ندوہ کے مقاصد و اغراض کو متعدد جلسون مین بیان کیا -

جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما بابت سال سوم سنہ ۱۳۱۴ھ

کل آمدنی مع بقایای سال دوم [illegible] کل خرچ سال سوم [illegible] باقی [illegible]

تفصیل آمدنی مع بقایای سال دوم

بقایاے سال دوم سنہ ۱۳۱۳ھ	[illegible]
چندہ رکنیت سال سوم سنہ ۱۳۱۴ھ	[illegible]
عطایا بتفصیل ذیل بابت سال سوم	[illegible]
قیمت کتب	[illegible]

تفصیل عطایاے سال سوم بابتہ سنہ ۱۳۱۴ھ

نام عطا کنندہ	تعداد	نام عطا کنندہ	تعداد	نام عطا کنندہ	تعداد
عطیہ ریاست حیدرآباد بابت [illegible]	[illegible]	خان بہادر حافظ عبدالکریم صاحب رئیس میرٹھ	[illegible]	نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ	[illegible]
شیخ بہارالدین صاحب مدار المہام جوناگڑھ	[illegible]	حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس فیض آباد	[illegible]	انجمن اسلامیہ بریلی	[illegible]
راجہ تصدق رسول خان صاحب تعلقدار جہانگیرآباد	[illegible]	مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس تاؤلی	[illegible]	متفرق عطیات	[illegible]
چودھری محمد عظیم صاحب رئیس سندیلہ	[illegible]			چندہ دارالعلوم	[illegible]
مسماۃ نجیب النساء زمیندار موضع گوگانوہ	[illegible]			خزانۂ محمدیہ	[illegible]

تفصیل مصارف دفتر ندوۃ العلما بابت سال سوم ۱۳۱۴ھ

مدات صرف	تعداد
مصارف تنخواہ ملازمان حسب تفصیل ذیل	۱۱ر۶۹
مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم بابت ۸ ماہ	
مولوی عبداللطیف صاحب فتوی نویس بابت ۸ ماہ ۲ یوم	۱۰ر۶
واعظ اسلام بابت ۱۰ ماہ ۱۰ یوم (۶ ماہ ـ ۴ ماہ ۱۰ یوم)	
منشی احمد حسن صاحب سررشتہ دار ندوۃ العلما بابت ۱۱ ماہ	
منشی محمد علی صاحب محرر ندوہ ۱۰ ماہ ۱۵ یوم	
مولوی محمد توقیر صاحب محرر فتاوی ۱ ماہ ۲۳ یوم	
وکیل ندوۃ العلما بابت یک ماہ قبل جلسہ چہارم	
چپراسی بابت ۱۱ ماہ بمشاہرہ مختلف	۴ر۶۳
خاکروب و بہشتی بابت ۱۱ ماہ ۱۵ یوم	۶۹
مصارف ڈاک بہ تفصیل ذیل	
کارڈ	۴ر
لفافہ	۷ر۶۹
ٹکٹ برائے خطوط و پلندہ	۴ر۶۹
محصول خط بیرنگ و پارسل	۱۴ر
محصول بلٹی	۵ر
تا جو باوقات ضرورت دیئے گئے	۱۴ر

مدات صرف	تعداد
سائر خرچ بہ تفصیل ذیل	۸ر۶۹
کاغذ برائے صرف دفتر	۱۱ر
جلد بندی کتب خانہ دفتر	۱۲ر۶۲
الماری بکس چٹائی وغیرہ	۱۴ر
روشنائی و قلم وغیرہ	۱۱ر۶۳
اجرت تحریر متفرق	۷ر۶۹
کرایہ مکان دفتر	
اعانت نومسلم	۲ر
متفرقات	۱۰ر۶۶
مصارف طبع بہ تفصیل ذیل	۱۴ر۶۶
حساب اصح المطابع لکھنؤ بابت طبع کارروائی ۴ جزو تعداد طبع (۵۰۰)	۱۴ر۶۹
قیمت کاغذ برائے طبع کارروائی وغیرہ معرفت منشی رحمت اللہ صاحب رعد (حساب مطبع انتظامی کانپور)	۴ر
مصارف طبع مختصر کیفیت جلسہ سوم	۱۵ر
تجویز دار العلوم ندوہ	۲ر
خطوط و اشتہارات و مراسلات مطبوعہ امور متعلق ندوہ	۴ر۶۹

مدات صرف	تعداد
بقیہ مصارف رسالۂ تنظیم دہانید مولوی محی الدین صاحب حوالہ مولوی نور الدین صاحب	لعہ ۵/
ٹکٹ اجلاس سوم منعقدۂ بریلی مطبوعۂ مطبع نامی کانپور۔	عہ ۲/۹
خطوط علما و رؤسا و مراسلۂ مطبوعہ امور انتظامی ندوۃ العلما مطبوعہ مطبع اسلامی کانپور۔	۱۳/۳
پروگرام و اعلان وغیرہ مطبوعہ مطبع اردو بریلی	للعہ

سفرخرچ بہ تفصیل ذیل

مدات صرف	تعداد
سفرخرچ ناظم صاحب مع ملازمین و متعلقین تا بریلی برای شرکت اجلاس سوم۔	عہ ۱۰/۲
سفرخرچ ناظم صاحب و مددگار صاحب مع ملازم تا لکھنؤ باوقات مختلف	ہعہ ۸/
سفرخرچ ناظم صاحب مع مددگار صاحب بکار ندوۃ العلما تا رُددلی	عہ ۸/۹
سفرخرچ ناظم صاحب تا دہلی بکار ندوہ	عہ ۱۱/۶
سفرخرچ وفد غازیپور۔ پٹنہ۔ بانکی پور۔ بہار وپھلواری شریف جسمیں مولوی ظہور الاسلام صاحب و ناظم صاحب و مددگار ناظم و مولوی نور محمد صاحب۔ مولوی عبد الجمیل صاحب۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب و مولانا امانت اللہ صاحب مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ شریک تھے	عہ/
سفرخرچ مولوی مشتاق علی صاحب تا بجنور و امروہہ بکار ندوہ	للعہ ۵/۶

مدات صرف	تعداد
سفرخرچ مولوی مشتاق علی صاحب تا بجنور و امروہہ بکار ندوہ	عہ/
〃 〃 تا بریلی وغیرہ	عہ/
سفرخرچ مولوی نسیم الدین صاحب ٹپنوی بکار ندوۃ العلما	عہ
سفرخرچ مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری تا بریلی سہ بار بکار ندوہ	عہ/
سفرخرچ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب بکار ندوۃ العلما	عہ/
سفرخرچ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب برائے دورۂ پنجاب و شرکت جلسۂ انجمن حمایت اسلام لاہور بوکالت ندوہ	لعہ/
سفرخرچ مولوی غلام محمد صاحب فاضل بکار ندوۃ العلما	عہ/
〃 〃 دورۂ پنجاب	عہ ۸/
سفرخرچ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی بغرض شرکت اجلاس سوم	عہ/
سفرخرچ مولوی حکیم ظہور الاسلام صاحب رامپور و مرادآباد وغیرہ بکار ندوہ	عہ ۱۲/
مولوی فتح محمد صاحب از لکھنؤ تا کانپور بغرض شرکت جلسۂ انتظامیہ	عہ ۴/

مدات صرف	تعداد	مدات صرف	تعداد
سفر خرچ مولوی حکیم علی حیدر صاحب بغرض شرکت جلسۂ سوم منعقدۂ بریلی	عہ ۵/	کرائیہ یک کس از مونگیر تا پھلواری منجانب ناظم ندوہ بطلب مولانا شاہ سلیمان صاحب	۱۰/ ۱۳
سفر خرچ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری بکار ندوہ	۵ عہ	متفرق کرایہ گاڑی و یکہ باوقات مختلف -	۵ عہ

مدد گار ناظم صاحب کارروائی سُنا چکے تو مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور کارروائی سال دوم کے بابت مندرجۂ ذیل تقریر کی -

تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

حضرت صدر انجمن و اراکین ندوۃ العلما و دیگر اعیان قوم!

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یہ عزت مجکو حاصل ہوئی ہے کہ جو رو داد ابھی آپنے سُنی ہے اُسکے بابت اپنی راے کا اظہار کرون پس اُسی خدمت کو ادا کرنے کے لیے اسوقت مین آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہون - جناب ناظم صاحب نے ابتدائ جو حالات اُن تجاویز کے نسبت بیان فرمائے ہین جو کہ ندوۃ العلما نے اجلاسہاے ماضیہ مین منظور و تسلیم کی تھین - اُنکے نسبت یکے بعد دیگرے صاف صاف ازراہ حق پسندی یہ ظاہر کیا ہے کہ اُنکے متعلق سال گذشتہ مین کوئی عملی کارروائی نہین ہوئی - اِس بیان سے یہ نہ خیال کیجیے کہ جب ہر تجویز کے بابت کارروائی کی نفی کان مین آتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلما سال مین ایک دفعہ غوغا مچا کر میٹھی نیند سو جاتا ہے اور جب سال آئندہ مین پورے بارہ مہینے سو کر بیدار ہوتا ہے تو ایک معذرت کا محضر قوم کے روبرو پیش کرتا ہے کہ افسوس ہے اِس سال بھی کوئی عملی کارروائی نہو سکی - اور مین جو آپ کو اِس خیال سے روکتا ہون تو اوسکے اسباب واقعات ذیل ہین -

اگر اُن بزرگون کو جو سال گذشتہ کے اجلاس مین تشریف فرما تھے یہ توقع تھی کہ سال بھر بعد جب ہم سب پھر جمع ہونگے تو جناب ناظم صاحب ہمکو یہ جانفزا مژدہ سنائینگے کہ دارالعلوم اپنی عالیشان عمارت مین قائم ہوگیا اور اُسکے سرمایہ کے واسطے ہم دس لاکھ روپیہ فراہم کرچکے مزید برآن دارالافتا بھی جاری کردیا گیا جسمین علماے مفتی اپنے فرائض ادا کر رہے ہین اور ہان اشاعۃ الاسلام کے مقصد پورا کرنے کے لیے تمام ملک مین واعظ پھیلا دیے گئے تو مجکو افسوس ہو کہ اُنکی یہ توقع پوری نہین ہوئی- بلکہ مین کہہ سکتا ہون کہ ہم ایسی توقع کو پورا کبھی نہین سکتے اور اگر اُنکو یہ امید تھی کہ سال آیندہ کو ہم یہ سُنینگے کہ ہمنے اپنے مقاصد کے حاصل کرنے کے واسطے فلان فلان تدبیرین کین اور یہ کام کیے تو مین اُنکو باور دلاتا ہون کہ اُنکی توقع کسی نہ کسیقدر پوری ہوئی ہے-

حضرات! جتنے کام عظیم الشان ہین اُنکے واسطے لازم ہے کہ اُنکا استحکام اُنکی شان کے لائق ہو اگر ایک عظیم الشان مکان بنایا جائے جسکی شان کی رفعت اور صورت کی دلفریبی ناظرین کو متحیر کردے مگر اُسکی بنیاد بودی ہو اور متزلزل تو بجز اِسکے کہ ایک روز اُسکا بانی اُسکی بربادی پر تاسف کرے اور کیا ہونا ہے پس دارالعلوم ہو یا اشاعۃ الاسلام یہ کام ہو نہین سکتے جب تک کہ تمام قوم سچے دل سے متفق و متوجہ نہو پس اوّل لازم ہو کہ ہم تمامتر اپنی قوت اِس بارے مین صرف کرین کہ قوم کو اِن کامون پر آمادہ کردین-

اگر یہ امر مسلم ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ ندوہ قوم کو توجہ دلانے مین سعی کر رہا ہی اور اسکا ثبوت پانچ طرح ہوتا ہے اوّلاً جماعت علما (جسکا نام اصطلاحی وفد ہے) کے متعدد دورون سے سال پیوستہ مین ندوے کے وفد نے غازی پور- پٹنہ- بانکی پور اور بہار مین دورہ کیا اِن مقامات مین اونکے تشریف لیجانے اور موثر تقریرون سے جو جوش پیدا ہوا اور جو اثر پڑا اُسکی کیفیت ہم ابھی روداد مین اور اِس سے پیشتر اخبارون مین پڑھ چکے ہین روداد اِس امر کا مزید ثبوت دیتی ہے کہ وہ جوش محض براے گفتن نہ تھا کیونکہ اُنھے

سُنا کہ غازی پور کے ایک بزرگ مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اپنی ایک جایداد چار ہزار روپے کی وقف کر دی غازی پور سے وفد پٹنہ گیا پٹنہ مین بوجہ قرب بنگال خاص تعلیم جدید کا بہت اثر ہے تاہم وفد وہان بھی کامیاب ہوا اور دونون مذاق کے مسلمانون نے اُسکے بیان توجہ سے سُنے اور سُنکر تسلیم کیے۔ ایک جلسہ وہان خانقاہ مین ہوا دوسرا کالج مین اور حق یہ ہے کہ جو پاک گروہ اُس خالق اکبر کے کلمے کا اعلان کرے جو کون و مکان سے مبرّا ہے اُسکے واسطے مکان کی خصوصیت کیا ہے

سخن کز بہر حق گوئی چہ سریانی چہ عبرانی		مکان کز بہر حق جوئی چہ جابلسا چہ جابلقا

پٹنے مین مسلمانون کے قلوب اِسقدر ندوے کی طرف مائل ہوئے کہ اُنھون نے سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا کو ناظم صاحب کی خدمت مین اِس درخواست کے ساتھ بھیجا کہ امسال سالانہ اجلاس ندوۃ العلما کا اِسی شہر مین ہو مگر چونکہ میرٹھ مین اجلاس کی تیاریان پیشتر سے ہوچکی تھین اِسلیے وہ درخواست منظور نہو سکی۔ دو عالم منجانب ندوہ پنجاب کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے مین شریک ہونے کے واسطے بھیجے گئے۔ وفد کی درخواست بمبئی سے بھی آئی تھی مگر افسوس ہے کہ بمبئی کے خانہ برانداز مرض نے جسکی شہرت سارے عالم مین ہے اور تمام ہندوستان جسکی وجہ سے اہل بمبئی سے ہمدردی کر رہا ہے اُس درخواست کو منظور نہونے دیا۔

ثانیاً اُن انجمنون کے قائم ہونے سے جو اِعانت ندوہ کے واسطے مختلف شہرون مین قائم ہوئی ہین اور اُن مقامات کے نام حسب ذیل ہین دلی۔ کرنال۔ لاہور۔ ریواڑی۔ غازی پور۔ پٹنہ۔ بانکی پور۔ بہار۔ یہ مجالس اعیان قوم کے ہاتھون مین ہین اور امید ہے کہ عمدہ نتائج اُنسے حاصل ہونگے۔

ثالثاً اِس واقعے سے کہ ارکان ندوہ کی تعداد برابر ترقی کر رہی ہے سال گذشتہ کی روداد مین آپ نے یہ سُنا تھا کہ اُسوقت تک ارکان کی تعداد ۳۴۴ تھی اسوقت کی روداد سے

معلوم ہوا کہ سال گذشتہ مین ارکان آٹھ سو کے قریب ہو چکے ہین یعنی بہ نسبت سال ماسبق کے قریبا ارکان دونے ہو گئے ہین۔

رابعًا اُس خط و کتابت سے جو ندوے نے کی سال زیر بیان مین ۴۶۸۲ خطوط دفتر ندوہ سے جاری ہوئے سال ماسبق مین ۳۰۷۶ اُنکی تعداد تھی جسقدر خطوط اُس سال دفتر مین آئے وہ شمار مین ۱۴۱۳ ہین سال ماسبق مین ۱۰۵۵ تھے جن مقامات سے خط و کتابت ہوئی اُنکی تعداد ۸۰۷ ہے۔

خامسًا اُس افزایش سے جو آمدنی ندوے مین ہوئی ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ھ مین کل آمدنی ندوہ ۹۔۲۔۱۲۰۰ تھی ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ھ مین ۵۔۹۔۴۴۵۷ کل آمدنی کی مقدار رہی ہے اِن کارروائیونکی وقعت اُسوقت اور زیادہ ذہن مین ہوتی ہے جب ہم یہ خیال کرین کہ یہ تمام ترقی اُس مخالفت کی حالت مین ہوئی ہے جو اِس سال ندوے سے کیگئی

ایک مقصد ندوۃ العلما کا رفع نزاع باہمی ہے اُسکے متعلق عملی کارروائی ندوے نے یہ کی ہے کہ باوجودیکہ سخت مخالفتین اسسال ندوے سے ظاہر کی گیئن لیکن ارکان ندوہ نے بجز سکوت کے کچھ نہین کیا۔ یہ بات کچھ کم قابل ذکر نہین ہے کہ باوجودیکہ مخالفین نے اڑہائی درجن سے زیادہ رسالے تردید ندوہ مین شائع کیے ہین مگر ناظم صاحب نے اُس قریبًا سوا دو سو صفحے کی روداد مین جو بابت سال سوم شائع کی ہے ایک سطر مخالفت یا مخالفین کے نسبت تحریر نہین فرمائی پس شاید میرا یہ کہنا اتنے بیان کے بعد محض فضول نہوگا کہ ندوۃ العلما اپنے مقاصد کے عمل مین لانے کی سعی سے غافل نہین رہا۔

اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیم صاحب ردولوی کھڑے ہوئے اور بآواز بلند فرمایا کہ مجکو روساے ردولی نے اپنی طرف سے وکیل کرکے بذریعہ سپاسنامے کے بھیجا ہی مین اُنکی طرف سے تمام علما کا خصوصًا جناب صدر انجمن صاحب و مولانا سید محمد علی صاحب ناظم کا شکریہ ادا کرتا ہون پھر اُنھون نے نہایت اخلاص کے ساتھ ندوے کے قیام

وثبات کے لیے دعا مانگی۔

اسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور مقاصد ندوہ پر پُراثر تقریر مین عمدہ پیرایے سے بیان فرمائے افسوس کہ مولانا نے اُسے قلمبند کر کے نہین دیا اسلیے وہ لائق شنید بیان ہم کامل درج نہین کر سکتے مگر جو کچھ فقرات شائقین نے لکھ لیے تھے وہ نقل کیے جاتے ہین۔

مختصر تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی پھلواروی

حضرات! مین اسوقت جو آپکے سامنے کھڑا ہوا ہون کوئی طولانی وعظ کہنے کو نہین کھڑا ہوا بلکہ ندوۃ العلما کے مقاصد آپکے حضور مین پیش کرنے کو کھڑا ہوا ہون جسکو تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہون اگرچہ اُسکے مقاصد شائع ہو چکے ہین کتابین چھپ گئی ہین۔ مگر یہ جلسہ ہر سال نئے شہر مین ہوتا ہے نئے مہمان اُسمین شریک ہوتے ہین جنکو پہلے اُسطرف زیادہ توجہ کرنے کا اتفاق نہین ہوا اسلیے اُسکا بیان کرنا ضرور ہے۔

یہ بھی مقصود ہے کہ اِس بیان کو سُنکر کسی صاحب کے خیال مین کوئی بات ندوے کے متعلق پیدا ہو اور وہ ہمکو نیک مشورہ دین تو ہم اُسکو شکریے کے ساتھ قبول کرلین۔

ای حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی قوم مین مبعوث ہوئے جو جاہل اور سرکش تھی آپ نے چند دنون مین اُن جاہلون کو علم وحکمت سکھا دیا گویا حضرت نے ایک باغ لگایا جسمین طرح طرح کے پھول پھل تھے جنکی خوشبو مغرب مین اندلس کے پہاڑ تک پونہچی اور دوسری طرف دشتِ قبچاق تک اُس باغ کے مالی تھے حضرت ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین اُس باغ مین جو درخت نصب کیے تھے وہ صلاح فلاح تقوی۔ توبہ استغفار وغیرہ کے تھے۔ حضرت کے زمانے مین وہ باغ روز بروز تازہ ہوتا جاتا تھا۔ حضرت کے تشریف لیجانیکے بعد صحابہ اور انکے سچے پیرون نے اُس باغ کو سیچ سیچ کر سیراب کیا یہانتک کہ

اُسکے گلدستے تمام دنیا مین پہونچے اُن بزرگون کے اُٹھ جانے سے رفتہ رفتہ وہ باغ ویران ہوچلا - آج صلاح کا درخت خشک ہوگیا کل عفت و پرہیزگاری کا یہان تک کہ ایک بادسموم کا ایسا جھونکا آیا جس سے اُس باغ کی شادابی اور سیرابی مٹ گئی بلبلین اُڑگئین - نہ وہ اونکے چہچہے رہے نہ خوش الحانی سے

چونکہ گل رفت و گلستان درگذشت	نشنوی زین پس ز بلبل سرگذشت
چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب	بوے گل را از کہ جوئیم از گلاب

صاحبو! وہ باغ جسکی خدمت کرنے ولے صحابہ کرام تھے وہ علم کا باغ تھا اور اُسکی بلبلین علماے کرام تھے جو تباہ خستہ حال مارے مارے پھرتے ہین نہ وہ پھول رہے نہ پھل نہ شادابی نہ سیرابی جب آشیانہ ویران ہوگیا تو اب مارے مارے نہ پھرین تو کیا کرین -
ابتو آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ اتنے علما دور دراز مقامون سے آکر کیون جمع ہوئے ہین ایک پشاور سے آیا ہے تو دوسرا حیدرآباد سے یہ اُسی باغ کے شاداب کرنے کی فکر مین ہین - اگرچہ ہم لوگ ذلیل ہین تباہ ہین مگر اتنی بات یاد رکھیے ہم قطرہ ہین تو اُسی بحر ذخار محمدی کے ہمکو صدمہ ہے تو یہی صدمہ ہے کہ اُس بحر ذخار سے بہت دور پڑ گئے ہین ہماری آنکھون مین جمال محمدی گھپ گیا ہے اسلیے اب کسی کی صورت بھلی نہین معلوم ہوتی - کیا ہم نہین جانتے کہ یورپ مین علوم و فنون جدیدہ کا بازار گرم ہے مگر اُس تیرہ سو برس ولے علم و حکمت کے مشتاق ہین ہم بھی یورپ کی صناعیون کی چمک دمک دیکھتے ہین مگر چاہتے ہین کہ اُسی تیرہ سو برس والی ٹکسال مین اسکو ڈھالین سے

ما بلبلیم نالان گلزار ما محمد	ما نرگسیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو نازد بلبل بگل فریبد	ما عاشقیم بیدل دلدار ما محمد
از خویشتن ندانم جز اینقدر کہ گویم	ما قطرہ ایم و بحر ذخار ما محمد

تو صاحبو! ہم لوگون کی جمعیت اُسی باغ کی سرسبزی سے ہے ہم فلک کی گردشون سے دق ہین

خدا جانتا ہے جب زمانے کو دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ بدترین مفلسان و جاہل ترین اقوام ہم ہین مگر سچ ہے کہ ؎

ہر کس از دست غیر سے نالد سعدی از دست خویشتن فریاد

یہ اقرار ہم سب لوگون کو ہے اور ہمکو اِسکے ظاہر کرنے مین کچھ شرم نہین کہ وہ باغ ویران ہو گیا اور ہمارے ہاتھون سے ویران ہوا بما کسبت ایدیھم مگر اب بھی یہ اُمید ہے کہ اگر اُس باغ کی سرسبزی کی فکر کیجائے گی تو وہ شاداب ہو جائے گا۔ لہذا یہ سوچ سمجھ کر ندوۃ العلما کی نام سے یہ مجلس قائم کی گئی ہے۔

مگر صاحبو! یہ بات بھی خیال کرنے کی ہے کہ وہ باغ ویران ہوا تو اُسکے کیا اسباب ہوئے اِسکے بیان کرنے کے لیے بہت وسیع وقت درکار ہے۔ مگر مختصر طور پر سمجھ لیجیے کہ ابتدا مین مسلمانون نے جن اسباب سے ترقی کی تھی وہ ہمسے جاتے رہے بہت بڑا سبب ہمارے عروج و ترقی کا تھا صلاح و تقوی وہ ہمسے بالکل جاتا رہا گو کہ آپ اس زمانے کی حالت کو کسی اعتبار سے غنیمت کہہ لیجیے مگر سلف کے حالات پر نظر کرنے سے ہمارا تقوی کفر معلوم ہوتا ہے۔

ایک اور بیماری پیدا ہو گئی ہے جسکی ہم کچھ فکر نہین کرتے اور وہ بمبئی کے طاعون سے زیادہ مہلک ہو گیا ہے۔ الحاد و دہریت! معاذ اللہ الحاد و دہریت کا ایک دریا ہی جو اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ اِسلیے ہم لوگ جمع ہوئے ہین کہ اِن مصیبتون سے بچنے اور پھر اس باغ کے سرسبز و شاداب کرنیکی کوئی راہ نکالین۔ اِسلیے اِسکا پہلا مقصد ترقی تعلیم ہے یعنی وہی تعلیم نبوی کی ترقی جو جو انتہا اِسکے خیال مین آتے ہین وہ کیے جاتے ہین اور کرنے کا ارادہ ہے۔

دوسرا سبب اُس باغ کی ویرانی کا نفاق باہمی ہے جو ہر فرقے مین پیدا ہو گیا ہے نہ اُس سے مولوی مشائخ مستثنے ہین نہ عام اہل اِسلام بجاے کُونُوا عِبَادَاللّٰہِ اِخْوَانًا پر

عمل کرنے کے (نعوذ باللہ) اِس آیت کے مصداق ہو گئے ہین تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتّٰی اسلیے دوسرا مقصد رفع نزاع رکھا گیا ہے جسکی ضرورت اسوقت مین نہایت ہی ہے کہ مختلف دشمنِ اسلام اپنا اپنا حملہ کر رہے ہین۔

مولوی شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی یہ پُر اثر تقریر ختم کر کے بیٹھے تو مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی کھڑے ہوئے اور ندوۃ العلما کے مقاصد نہایت صفائی اور عمدگی سے بیان کیے اور گو یا مولوی شاہ سلیمان صاحب کی تقریر مین جو کمی رہگئی تھی وہ شایستہ عنوان سے مولوی صاحب نے پوری کی مگر افسوس ہے کہ وہ لکھکر دفتر مین نہین آئی اسلیے اُسکے درج کرنے سے معذوری ہے۔

یہ پُر اثر تقریر آدھ گھنٹے مین تمام ہوئی اُسوقت گیارہ بج چکے تھے۔ نماز جمعہ کے خیال سے جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسہ عام

جمعے کے لحاظ سے اُس دن دوسرا اجلاس نہین ہوا اسکا انتظام کیا گیا کہ عام اہل اسلام کے فائدے کے لیے جا بجا بعد نماز جمعے کے جلسۂ وعظ منعقد ہون۔ چنانچہ اس قرارداد کی موافق شہر کی جامع مسجد مین (جو بہت بڑی عالیشان مسجد سلاطین ماضیہ کی یادگار ہے اور بالفعل ڈپٹی عبد الرحیم صاحب وغیرہ رؤساے شہر نے تخمیناً تیس ہزار روپے چندہ کر کے اُسکی مرمت کی ہے) مولوی جسیم الدین صاحب واعظ انجمن اسلام مونگیر نے وعظ بیان کیا۔ صدر کی جامع مسجد مین اوّل مختصر طور پر مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی نے بیان کیا اوسکے بعد مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس اول مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد نے اپنی پرتاثیر مواعظ سے حاضرین کو مستفید کیا خیر نگر کی جامع مسجد مین مولوی حاجی شاہ محمد سلیم صاحب رُدولوی نے نہایت جوش و خلوص کے ساتھ وعظ کہا جس سے حاضرین محظوظ و مستفید ہوئے۔

جلسۂ خاص

یہ پہلے سے اعلان کر دیا تھا کہ اِس جلسے مین صرف علماے کرام تشریف لائین ۸ بجے
سے ۱۱ بجے تک وقت مقرر کیا گیا تھا چنانچہ وقت مقررہ پر حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر
کے بالاخانے مین یہ جلسہ منعقد ہوا سچ تو یہ ہے کہ یہ ایسا معزز و مہذب جلسہ تھا جسکی تصویر
خیالی اسوقت تک آنکھون کے سامنے ہے ہندوستان کے مستند اور مشہور علما اسمین شریک
تھے جو محض اعلاے کلمۃ الحق کے لیے دور دراز مسافت طی کر کے آئے تھے اُن بزرگون کا
ایک جگہ جمع ہونا اور فراخ حوصلگی سے دردمندی کے ساتھ مسائل پر گفتگو کرنا آیۂ رحمت
معلوم ہوتا تھا اور ولئک قوم لا یشقی جلیسھم کا نقشہ آنکھون کے سامنے موجود تھا
پہلی ناظم صاحب نے نصاب تعلیم کے مسأئلے کو پیش کیا اور یہ بیان کیا کہ سال گذشتہ کے
جلسے مین یہ طی ہوا تھا کہ حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضھم کی خدمت مین تمام
کاغذات اور نقشے اِستصواب کی غرض سے بھیجدیے جائین۔ چنانچہ اِسکی تعمیل کی گئی اور
حضرت مولانا نے اپنی رائے کے ساتھ ایک نصاب مرتب کر کے واپس فرمایا ہے۔
اِسپر دیر تک گفتگو رہی اور آخر کو یہ طی ہوا کہ اِسوقت تک جسقدر رائین اور نصاب
فراہم ہو چکے مین مع خلاصہ کیفیت کے چھپوا کر شائع کر دیے جائین۔
اُسکے بعد مددگار ناظم نے مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیرآبادی کا خط اور
تجویزین پیش کین اور ہر تجویز پر علیحدہ بحث ہو کر اُسکا فیصلہ ہوا جو ذیل مین مندرج ہی۔
(۱) تجویز اوّل یہ تھی کہ دار العلوم دہلی مین قائم کیا جائے۔ اگر وہان نہو سکے تو لاہور
مین" مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے شق اوّل کی تائید کی اور وجوہ ترجیح کو
نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اس سے اختلاف
کیا اور کہا کہ دہلی ہمیشہ سے فتنہ و فساد کا گھر ہے ایسی جگہ دار العلوم قائم کرنا نامناسب ہے

دوسرے یہ کہ دارالعلوم ایسے مقام پر قائم ہونا چاہیے جسکے اطراف مین روسا کثرت سی رہتے ہون اور فراخ حوصلگی کے ساتھ مدد دے سکین - لہذا میرے نزدیک دارالعلوم کے لیے لکھنو مناسب ہی مولوی عبدالحق صاحب نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اسکا جواب دیا اُسکے بعد رائین لیگئین اور حاضرین مین سے بجز مولوی سلیمان صاحب کے سب نے دہلی مین دارالعلوم قائم ہونے پر اتفاق کیا -

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ طرز نشست وطریقے مین صورۃً وسیرۃً ندوہ کو سلف کا پیرو ہونا چاہیے اِسکے نسبت بالاتفاق طے ہوا کہ ایسا ہی ہونا چاہیے اجلاس عام مین بھی یہ ضرور نہین ہے کہ علما کی نشست کے لیے بلاضرورت کرسیون کا اہتمام کیا جائے -

ناظم صاحب نے بیان کیا کہ اب تک اجلاس عام مین علی العموم سب کے لیے داعیان ندوہ کُرسیون کا اہتمام کرتے تھے اور اُسکی وجہ یہ تھی کہ جلسۂ عام سے ہمارا مقصود یہ ہی کہ ہمکو اُن حضرات کے فائدہ پہونچانے کا موقع بھی حاصل ہو جو مسجد مین جاکر ہمارا وعظ نہین سنتے اور وہ بالکل کرسیون پر بیٹھنے کے عادی ہوگئے ہین یہان تک کہ اُنکی روزمرہ نشست برخاست اسی پر ہوتی ہے اگر اُنکے لیے یہ اہتمام نہو تو کلفت کی وجہ سے وہ جلسے کی شرکت اور استفادے سے بالکل محروم رہین گے اور چونکہ اِس غرض سے اُنکے لیے کرسیونکی نشست تجویز ہوئی تو یہ بالکل نامناسب سمجھا گیا کہ وہ کرسیون پر بیٹھین اور علما اُنسے نیچے فرش پر اِسلیے یہ اہتمام جائز رکھا گیا - اگر یہ مقصود نہوتا تو صرف علما کے لیے اِن تکلفات کی بالکل حاجت نہ تھی جیسا کہ اُنکے جلسۂ خاص مین کرسیون کا اہتمام نہین کیا جاتا اور وہ مقدس مجلس بلاتکلف فرش زمین پر منعقد ہوتی ہے -

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ کثرت روشنی کثرت آرایش اور تکلفات زائدہ مین جو روپیہ صرف کیا جاتا ہی وہ موقوف کیا جائے - مددگار ناظم نے کہا کہ اِس تجویز مین روشنی سے مراد اگر چراغان ہی تو وہ قطعاً کسی جلسے مین اب تک نہین ہوئی نہ ندوہ اِسکو جائز رکھتا ہے -

اور اگر اُس سے مراد معمولی روشنی ہے جس سے تاریکی دفع ہوسکے اسے نہ کوئی منع کرسکتا ہی اور نہ یہ تکلفات مین داخل ہے۔ مولانا کسی جلسے مین شریک نہین ہوئے اسلیے ایسا تحریر فرمایا ہے ورنہ اب تک جو ندوہ کا شبکو جلسہ ہوتا رہا ہے اُسمین معمولی روشنی بھی کافی طور سے نہین ہوتی ہے۔ کثرتِ آرائش بھی میرے خیال مین اب تک نہین ہوئی اگر خاص امر پر اسکا اطلاق ہوتا ہو تو اُسکو ظاہر کرنا چاہیے تاکہ اُسپر بحث ہوجائے تکلفات زائدہ کے نسبت ۵۔ رجب ۱۳۱۳ھ ہجری کے جلسۂ انتظامیہ مین منظور ہوچکا ہے کہ نہونے چاہئین اور ندوے کیطرف سے کارروائی مین چھپوا کر شائع بھی کردیا گیا ہے اور نیز داعیان جلسہ کو اِسکی ہدایت بھی کردیجاتی ہے۔

ناظم صاحب نے کہا کہ جب پہلے ہی سے ندوے مین اسپر عملدرآمد ہورہا ہے تو اسپر بحث کرنا فضول ہے یہ تجویز درحقیقت ندوے کی منظور شدہ تجویز ہے لہذا ندوہ مولانا کی تجویز سے متفق ہی۔ تمام حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا۔

(۴) چوتھی تجویز یہ تھی کہ جو حضرات عقیدۂ اہل سنت وجماعت کے عقائدحقہ کے مخالف ہین اُنکی مشارکت موقوف کی جائے ''۔ اِسکے نسبت بعد مباحثہ اور غور وفکر کے طی ہوا کہ شرکت دو قسم کی ہے ایک بہ حیثیت رُکن دینی ہونے کے دوسرے بہ حیثیت استفادہ اور دیگر وجوہ کے اوّل حیثیت کے ساتھ قطعاً کوئی ایسا شخص جو اہل سنت وجماعت کا عقیدۂ مخالف ہو ندوے کا رُکن نہین ہی نہ آگے انشاءاللہ تعالی بنانے کا ارادہ ہے دوسری حیثیت کے ساتھ اگر کوئی شریک ہی یا آیندہ شریک ہو تو اُسمین کچھ ضرر کا اندیشہ نہین ہے بلکہ ایسی شرکت سودمند اور عموم نفع کا باعث ہی لہذا اسکا روکنا ندوے کے فائدے کو بالکل محدود کردینا ہے جو اُسکے مقصد کے بالکل خلاف ہی۔

(۵) پانچوین تجویز یہ تھی کہ جو علماے ہندوستان ندوے مین شریک نہین ہین اُنکے شریک کرنے کی کوشش کیجائے ''۔ اسکے نسبت فیصلہ ہوا کہ بیشک کوشش ہونی چاہیے

اوراب تک ندوہ اس قابل نہین ہے اِسکی جو تدابیر مولانا تجویز کرین اُسکو عمل مین لانے کی کوشش کی جائے۔

اسکے بعد مولوی اعظم حسین صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اُنھون نے نہایت خیرخواہی کی نظر سے مفصلۂ بالا تجویزین پیش کین۔

اُسکے بعد قاری محمد اسمٰعیل صاحب ساکن مٹیا محل دہلی نے یہ تجویز پیش کی کہ دارالعلوم کے قائم ہونے سے پہلے اس بات کی کوشش کیجائے کہ والیان ملک دارالعلوم کے سند یافتہ طالب علمونکو اپنی ریاست مین عہدے دینے کا وعدہ کرلین اس سے روسا کو لائق اور متدین عہدہ دار میسر آئینگے اور عام طور پر مسلمانون کو دارالعلوم سے کامل ہمدردی پیدا ہوجائے گی اور اُنکی اولاد اس سے مستفید ہوگی۔

اسکے نسبت طے ہوا کہ تجویز نہایت معقول مگر قبل از وقت ہے اُسکے بعد جلسہ برخاست ہوا

اجلاس دوم

روز شنبہ ۱۶- شوال ۱۳۱۴ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء

وقت ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد

۷ بجے جلسے کا افتتاح ہوا۔ پہلے قاری مولوی سید حسن صاحب فرزند مولوی قاری حافظ الدین صاحب نقشبندی نے نہایت تجوید و قراءت کے ساتھ کلام مجید پڑھا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اُسکے بعد مولوی سید محمود صاحب مدرس ورنیکولر اسکول میرٹھ نے

اپنی فارسی نظم سنائی۔

اُسکے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے یہ تحریک پیش کی کہ انگریزی خوان طلبہ کو وظائف دیکر عربی پڑھائی جائے تاکہ اُصول اسلام سے واقف ہوکر ندوے کی طرف سے ممالک غیر مین اشاعت اسلام کے لیے بھیجے جایئن" اِس تحریک کے پیش کرنے کے وقت مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی قاضی ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی

حضرات حاضرین! مجکو قبل تقریر کے یہ عرض کرنا ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ناظم وجناب مولانا لطف اللہ صاحب صدر انجمن ندوۃ العلما نے مجھے بجاے میرے دوست مولوی غلام محمد صاحب کے تقریر کی اجازت دی ہے اور میرا نام علی احمد لقب محمود اللہ شاہ کنیت ابو بکر ہے اور مین بدایون شریف کا رہنے والا ہون۔ مین یہ تجویز پیش کرتا ہون کہ انگریزی خوان طلبہ کو وظیفہ دیکر عربی پڑھائی جائے۔

انگریزی تعلیم کو مین ابتدا مین کفر جانتا تھا پھر بعد چندے حرام سمجھنے لگا پھر مکروہ سمجھا کیا بعدہ جب زمانے کی گرم وسرد ہوا کی طرح مجھے ضرورتون کا ادراک ہوا اور غور وتعمق کیا تو انگریزی کو مُباح سمجھنے لگا۔

مین اِس قابل نہین ہون کہ اپنے کو علما مین شمار کرون مگر چونکہ مجھے اِس وقت جلسۂ علما مین نشست کی عزت حاصل ہوئی ہے اِسواسطے کہتا ہون کہ ہلوگ جو علما ہین وہ انگریزی پڑھ نہین سکتے ہین خود کہتا ہون کہ انگریزی کی بہت ضرورت ہی مگر مجھے پڑھنے مین تکلف وعار ہے۔ عیسائیون کے مسلمانون پر اعتراضات طبع ہوکر یورپ وہندوستان مین شائع ہوتے ہین مگر ہم لوگ انگریزی کے نجاننے سے جواب نہین دے سکتے اور جواب کیا دین یہ بھی نہین جانتے کہ کسی نے اعتراض بھی کیا ہی اِسطرح کی لاعلمی اور خاموشی سے وہ

سمجھتے ہین کہ اعتراضات تسلیم ہوگئے۔ دوسرے ملکون مین جہان انگریزی زبان رائج ہے جاکر ہم اشاعت اسلام نہین کرسکتے جو مسلمان انگریزی خوان ہین وہ یا تو عربی بالکل نہین جانتے یا کم جانتے ہین اور دینی امور سے بہت ہی کم واقف ہوتے ہین اور انگریزی پڑھنے سے کچھ وضع وخیالات مین بھی بے موقع تبدیلی واقع ہوتی ہے اسلیے ضرور ہی کہ انگریزی خوان طلبا کو وظیفہ دیکر عربی پڑھائی جاے تاکہ وقت پر ہمکو انگریزی دان عالم ثقہ متقی تیار ملین اور جماعت انگریزی مین وہ تبلیغ اسلام کرسکین۔

علیگڑھ کالج کے ایک طالب علم سید بنیاد علی صاحب بی اے بداونی نے فیض صحبت مولانا عبداللہ صاحب انصاری سے جو تقوی پایا ہی وہ قابل تعریف ہی۔ ہملوگ تو جوان ہون یا بوڑہے کسیطرح انگریزی پڑھ نہین سکتے۔ ہمارے صدر انجمن صاحب جو ہندوستان مین معزز علما مین ہین اس سفید ڈاڑھی پر اس پیرانہ سالی مین کیونکر انگریزی پڑھ سکتے ہین اسیطرح اور علما بس ضرور ہوا کہ انگریزی خوان طلبہ کو عربی پڑھائین اُنکے اخلاق وخیالات و وضع کی بھی درستی ہو اور تیار ہوکر ہمین بھی کام دلسکین۔

مین نے بہت سامعہ خراشی کی آپ لوگ اِسکی تائید وضاحت سے ذری دیر بعد سنین گے جسکو مولانا عبداللہ صاحب انصاری بیان فرمائین گے اب مین دعا پر ختم کرتا ہون

مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب جب یہ تقریر کرکے بیٹھے تو مولوی عبداللہ صاحب انصاری داماد مولانا محمد قاسم صاحب علیہ الرحمہ نے کھڑے ہوکر مذکورۂ بالا تحریک کی تائید فرمائی اور وہ تحریک جیسا کہ پیش ہوئی تھی بالاتفاق منظور ہوئی چونکہ مولوی صاحب ممدوح نے وہ تقریر قلمبند کرکے نہین دی اور ہمین اوسکی کچھ یادداشت ملی اسلیے ہم اسے کسی طرح درج نہ کرسکے۔

اِسکے بعد مولوی شبلی صاحب نعمانی کھڑے ہوئے اور دار العلوم پر ایک بسیط اور اعلی درجے کی تقریر کی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے مین تمام ہوئی اُسکا ہر ہر فقرہ بلکہ ہر ہر

حرف نقش کالحجر کی طرح سامعین کے قلوب پر بیٹھتا جاتا تھا اور ہر شخص جوش اور فرط انبساط سے محو حیرت ہو گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اپنی عادت کے موافق فاضل مقرر نے یہ تقریر پہلے سے قلمبند نہین کی تھی اور بعد کو جو لکھکر بھیجی وہ تلف ہو گئی اب اگر وہ دوبارہ لکھکر عنایت کرین گے تو علیحدہ طبع کی جائے گی۔

اُنکے بعد مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی مدرس اول مدرسہ مولوی عبد الرب مرحوم دہلی نے نہایت عمدگی سے اِس موضوع پر تقریر فرمائی کہ اسلام کی ترقی کیونکر ہوئی اور اب کیونکر ہونی چاہیے " اِس تقریر مین مولانا نے اِس بات کو ثابت کیا کہ ابتدا مین مسلمانون نے جو کچھ ترقی کی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے کی ہو اور اب بھی اگر وہ ترقی کرسکتے ہین تو اِسی کے بدولت کرسکتے ہین۔ آخر مین مولانا نے ظاہر کیا کہ ندوۃ العلما کے قائم ہونے سے ہمکو بہت خوشی ہوئی ہے مگر چند امور ہین جو ہم اب تک نہین سمجھے از انجملہ ایک امر یہ ہے کہ اسمین راے دینی کی قیمت علما سے لیجاتی ہے اُنکے واسطے اِس پابندی کا ہونا مضر ہے علما کی حالت ایسی نہین ہے جو اِسکے متحمل ہوسکین۔ دوسرے یہ کہ جب یہ جلسہ علما کا ہے تو عام اہل اسلام سے راے لینا غیر ضروری ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے جب یہ تقریر کی تو بعض ارکان ندوہ نے اِسکے جواب دینے کو اُٹھنا چاہا صدر انجمن صاحب نے اُسوقت مناسب نہین سمجھا کہ وہ اسکا جواب دین اور کسی قسم کی بےجلسے مین برہمی پیدا ہو اسلیے اُن سب کو روک دیا اور چونکہ مولوی ناظر حسن صاحب کا وقت تمام ہو چکا تھا اسلیے اُنکو بھی فرمایا کہ اب آپ اپنی تقریر ختم کیجیے جب وہ بیٹھ گئے تو مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کھڑے ہوئے اور نہایت خلوص ومتانت کے ساتھ اُنھون نے مولوی صاحب ممدوح کے شبہے کو رفع فرمایا۔

اُسکے بعد صدر انجمن صاحب نے خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو اجازت دی کہ وہ امر واقعی کو بحوالۂ دستور العمل ظاہر کردین منشی اطہر علی صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کی

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب رئیس کاکوری

مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی نے مسلمانونکی ترقی کے بابت جو راے دی ہے وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہی اور اُسے تمام جلسے نے پسند کیا لیکن ندوۃ العلما کے بارے مین آپنے جو شبہہ ظاہر کیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ آپ نے پہلے سے دستور العمل اسکا نہین دیکھ لیا اسیلیے مین اُن دفعات کو سناتا ہون جس سے غالباً مولانا کی تشفی ہو جائے گی۔

مولانا کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ علما سے چندۂ ممبری کا لینا لازمی ہے بغیر اسکے وہ جلسے مین راے نہین دے سکتے اُنکے سوا جو دو روپیہ چندہ داخل کرے وہ راے دیسکتا ہی یہ خیال بادی النظر مین پیدا ہوتا ہو مگر دستور العمل کی دفعہ ۷ و ۸ و ۹ و ۱۹ و ۲۰ مین اسکی تشریح موجود ہے کہ علما سے چندۂ ممبری کا لینا لازمی نہین ہے جو حضرات نہین دیسکتے اونسے نہین لیا جاتا اور جو دیسکتے ہین اُنسے لیا جاتا ہے اور وہ بھی اِس لحاظ سے کہ یہ مجلس خاص علما کی مجلس ہے اگر وہ خود نہ دین صرف دوسرون سے لین تو یہ بہت نامناسب کارروائی ہو سب سے زیادہ حق اسکا علما پر ہے اگر وہ ذی مقدرت ہین تو پہلے خود صرف کرین اُسکے بعد دوسرون سے طلب کرین۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی تجویز پیش شدہ منظور نہ سمجھی جائے گی تا وقتیکہ اکثر علما و مشائخ موجودہ مع ارا کین انتظامیہ کے اُس سے متفق نہون مین دستور العمل مین سے بعض دفعات کو پڑھکر سُناتا ہون اُنسے میرے بیان کی تصدیق بخوبی ہو جائے گی۔

دفعہ ۷ علاوہ چندہ دہندگان کے وہ حضرات بھی شریک ندوۃ العلما سمجھے جائینگے جو بلحاظ صفات و قابلیت خاص کے بغیر اداے چندہ کسی فہرست متذکرۂ مابعد مین اُنکا نام درج ہو ایسے رُکن کا نام رُکن اعزازی ہوگا۔

دفعہ ۸ خود مختار والیان ریاست اور علماے عظام اور مشائخ جلیل القدر جو کسی گروہ

عظیم مسلمانونکی پیشوا ہون اور ندوۃ العلما کی سرپرستی منظور فرمائین وہ مربی کے لقب سے ملقب ہونگے

دفعہ ۹ مجلس انتظامیہ چار فہرستین تیار کرے گی (۱) اول فہرست مین نام اُن لوگون کے درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۷ دستور العمل ہذا مین ہے (۲) دوسری فہرست مین اُن لوگون کے نام درج ہونگے جنکا تذکرہ دفعہ ۸ دستور العمل ہذا مین ہے (۳) تیسری فہرست مین ادن علما و مشائخ کے نام درج ہونگے۔ جو مجلس انتظامیہ کی راے مین علما یا مشائخ مین شمار کیے جاسکتے ہون (۴) چوتھی فہرست مین بقیہ اراکین ندوۃ العلما کے نام درج ہونگے۔

دفعہ ۱۹ اشخاص مندرجہ فہرستہاے اول و دوم و سوم کو عموماً جلسۂ عام مین ہر مسائل پر راے دینے کا اختیار رہوگا اور اشخاص مندرجۂ فہرست چہارم کو عموماً راے دینے کے واسطے اجازت خاص میر مجلس سے حاصل کرنی ہوگی۔

دفعہ ۲۰ کوئی تجویز پیش شدہ منظور نہ سمجھی جائے گی تاوقتیکہ اکثر علما و مشائخ موجودہ مع اراکین انتظامیہ کے اُس سے متفق نہون۔

منشی اطہر علی صاحب جب اِس تقریر سے فارغ ہوئے تو مولوی ناظر حسن صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا گو کہ میری تقریر ختم نہین ہوئی تھی مگر مین نے صدر انجمن صاحب کے ارشاد کی تعمیل کی مجکو اپنی تقریر کے ناتمام رہنے کا افسوس نہین ہی اور جو دفعات دستور العمل کے منشی صاحب نے سنائے ہین اُنکو سنکر مین خوش ہوا۔

صدر انجمن صاحب اور حاضرین جلسہ نے مولانا کا شکریہ ادا کیا اُسکے بعد مولوی سعید الدین صاحب نائب مہتمم مدارس بھوپال کھڑے ہوئے اور اُنھون نی نواب سید علی حسن خانصاحب رئیس نور محل بھوپال کا مضمون پیش کیا اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اُسکو پڑھ کر سنایا مگر افسوس ہے کہ وقت کی تنگی سے وہ مضمون پورا نہو سکا یہ مضمون کسی دوسرے مقام پر چھاپا جائے گا۔

اُسکے بعد مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ فتحپور کھڑے ہوئے

اور اُنھوں نے نہایت خوش اسلوبی اور سنجیدگی سے ندوۃ العلما کے فوائد بیان کیے جو قلمبند نہو سکی

اُسکے بعد مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص دربار حضور نظام دکن نے اپنی فارسی نظم پڑھی جسکو سنکر حاضرین محو حیرت ہو گئے تھے اور اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا کا نقشہ جم گیا یہ نظم مع اُنکے فارسی مضمون کے جو اجلاس چہارم مین اُنھون نے پڑھا تھا علیحدہ چھاپی جائے گی۔

اِسکے بعد اجلاس برخاست ہوا

اجلاس سوم

۱۶-شوال ۱۳۱۴ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۸۹۷ء ۲ بجے سے ۴ بجے تک

افسوس ہو کہ اسوقت گرمی کی شدت کی وجہ سے اجتماع نہین ہوسکا حضرات علما جو شب و روز جلسۂ خاص و جلسۂ عام مین شریک ہوتے تھے اور اُسکے علاوہ متعدد موقعون پر وعظ بیان کر چکے تھے اسوقت سب تشریف نہین لا سکے اور نیز ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ اسوقت کے جلسے مین کوئی کارروائی ہونے والی نہ تھی بلکہ بعض حضرات کو نظم و نثر کے ذریعے سے اپنے خیالات ظاہر کرنے تھے اِسواسطے بزرگان قوم نے اپنے ضروری کامون کا حرج کرنا گوارا نہین فرمایا اسلیے فی الجملہ جلسہ کو وہ رونق نہین حاصل ہوئی جو صبح کے جلسے مین تھی۔

چونکہ اسوقت حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عم فیضہم صدر انجمن اور مولانا سید محمد شاہ صاحب نائب صدر انجمن بھی تشریف نہین لائے تھے اِسلیے مولوی حاجی یونس خانصاحب رئیس دتاولی کی تحریک اور حاضرین کی تائید سے مولوی عبد اللہ صاحب انصاری صدر انجمن قرار دیے گئے اور کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے منشی امداد حسین صاحب انگر وکیل اہل اسلام شملہ نے اپنا ترکیب بند

پڑھا جو نہایت دلسوزی سے لکھا تھا اُسکی فصاحت و بلاغت سے حاضرین دنگ ہوگئے۔

ترکیب بند منشی امداد حسین صاحب اخگر

رباعی

لکھی نہ غزل نہ کوئی خمسا لکھا
ناول کوئی لکھا نہ فسانا لکھا

ای قوم ترے اخگر جان سوختہ نے
تجھ زندۂ در گور کا نوحا لکھا

مسدّس

غفلت مین ڈوبنا کسی قوم خراب کا
خود چاہنا ہے گویا خدا کے عتاب کا

پڑھنا سبق نہ خوفِ خدا کی کتاب کا
حقدار آپ ہونا ہے قہر و عذاب کا

اپنی مدد سے آپ جو بیزار ہوتے ہین
گویا وہ ذلتون کے طلبگار ہوتے ہین

جو کاہلی کی شمع کے پروانے ہوتے ہین
کم ہمتی پری کے جو دیوانے ہوتے ہین

پستی کی جو شراب کے مستانے ہوتے ہین
دل جنکے بیحیائی کے پیمانے ہوتے ہین

انسانون مین وہ ہوتے ہین چوپایوں کیطرح
قدمون مین سب کے رہتے ہین وہ سائے کیطرح

اپنے ہی نیک و بد کی جنھین کچھ خبر نہو
اپنے ہی حال زار پہ جنکی نظر نہو

اپنے ہی دل کی چوٹ کا جن پر اثر نہو
جو قوم اپنے درد کی بھی چارہ گر نہو

مطلب کسی کا اُنسے بر آئے غلط ہی سب
سوتا ہوا کسی کو جگائے غلط ہی سب

کسکا یہ ذکر کرتے ہو لیکن جناب دل
ہوتے ہو کسکے واسطے اسد رجہ مضمحل

کسکی بُرائیون نے کیا ہی تمھین خجل
فعلون سے کسکے ہوتے ہو تم آپ منفعل

یہ شور ہے تو کسکے جگانے کے واسطے
نوحہ ہے یہ تو کسکے سُنانے کے واسطے

کس سے یہ کہہ رہے ہو یہ کسکو سُناتے ہو
کسکے لیے یہ اشکِ ندامت بہاتے ہو
پیاسے ہو خود ہی تم کسے پانی پلاتے ہو
بھولے ہوئے ہو خود کسے رستہ بتاتے ہو

آگاہ اپنے حال سے تم ذرہ بھر نہین
اخگر بسنت کی تمھین کچھ بھی خبر نہین

مصری کو دین پاک کی ای دل سے حسرتا
سمجھے ہین ناشناس ہلاکت کی سنکھیا
آپس مین چھپکے سے نہین کہتے ہین برملا
دلکی زبان پر دھرا بس اُسکو اور مرا

نادان دین حق سے لرزتے ہین اسطرح
بچے ذرا سے ڈرتے ہین ہوے سے جسطرح

ای علم خوبیان تری کس منہ سے ہون بیان
تیرے چراغ ہی سے منور ہی سب جہان
تیری ہی وجہ سے ہی یہ رونق یہان وہان
مین کیا بیان کرون ترے جلوے ہین خود عیان

چاہے جو تو تو دشت کو بن کو چمن کرے
غُربت کی شام یاس کی صبح وطن کرے

رُخ سے جو اپنے جہل کے گیسو اُٹھا دیے
ای علم تو نے اور ہی جلوے دکھا دیے
مرآت جان سے زنگ توہم مٹا دیے
وحشی تمام تو نے مہذب بنا دیے

وا جس گھڑی کتاب کے تیرے ورق ہوئے
روشن دل و دماغ کے چودہ طبق ہوئے

ہمکو ہی یاد جو ترے بن اپنا حال تھا
تیرے بغیر بس ہمین جینا محال تھا
دولت تھی کچھ نہ پاس دھن تھا نہ مال تھا
ہر دم مصیبتین تھین ہمیشہ ملال تھا

پھرتے تھے جنگلون مین درندونکی طرح سے
پنچھی بنے ہوئے تھے پرندونکی طرح سے

تھا اوڑھنے کو پاس نہ رہنے کو گھر نہ در
دنیا کا انتظام نہ عقبیٰ کی کچھ خبر

اپنے بدن کی کھال ہی کپڑی تھی جسم پر
صورت مین آدمی تھی تو سیرت مین جانور

بھوکے ہوئے تو کھالیے پھل دشت و کوہ مین
سردی لگی تو چھپ رہے غارون مین کوہ مین

قربان جوشش رحمت پروردگار کے
یعنی حوالے کر دیا تجھ دست دکار کے

جسنے خزان مین رنگ دکھائے بہار کے
تونے طریق کھولدیے کاروبار کے

دشوار تھے جو کام وہ آسان ہو چلے
تیرے سبب سے آدمی انسان ہو چلے

مین کیا کہون کمال جو تونے دکھائے ہین
بھوکونکو طرح طرح کے کھانے کھلائے ہین

بن بن کے خضر اندھونکو رستے بتائے ہین
ننگونکو رنگ رنگ کے کپڑے پہنائے ہین

تعمیر قلعے کردیے شاہون کے واسطے
بھرتی کرائین فوجین پناہونکے واسطے

کہنا زبان حال سے پیچ ہی یہ عقل کا
محفل اگر ہون مین تو وہ جلوہ ہی شمع کا

مین شاہ ہون وزیر مگر علم ہے مرا
تلوار مجکو فرض کرو تو اُسے جلا

معشوق مجکو سمجھو تو ناز و ادا ہے علم
عاشق مجھے کہو تو مرا مدعا ہے علم

لازم ہے میرا نور تو ملزوم علم ہے
پر اب تو یہ ستم ہے کہ مرحوم علم ہے

شہرت مین علم کی ہون مری دھوم علم ہی
ہم ظلم کر رہے ہین تو مظلوم علم ہے

ہم اور سبق غضب ہی جہالت کے پڑھتے ہین

سہرے کے پھول قبر پہ اسی دا کے چڑھتے ہین

کس علم کا یہ ذکر ہے پر کچھ خبر بھی ہے — قندیل ہی کوئی کہ قمر کچھ خبر بھی ہی
آنکھونکی ہے کہ دلکی نظر کچھ خبر بھی ہے — قطرہ ہی اُسکا تو کہ گُہر کچھ خبر بھی ہی
کس علم کا یہ رونا ہی کسکا سوگ ہی
معلوم بھی ہی کچھ تمہین کسکا یہ سوگ ہی

علم معاد ہے کہ وہ علم معاش ہی — ہی روک تھام یا یہ کسیکی تلاش ہی
کسکی جدائی مین یہ جگر پاش پاش ہی — کیون غمکدے مین سینے کے دل مثل لاش ہی
ماتم مین کسکے لفظ سیہ پوش ہوگئے
معنی یہ کسکے درد سے بیہوش ہوگئے

سطرون نے کسکے غم مین یہ گیسو کیے ہین وا — نقطون کو کون داغ جدائی یہ دے چلا
کس فکر مین ہی میم محمد کا سر جھکا — ہوتا ہی کون مذہب اسلام سے جُدا
کیا وجہ کیا سبب ہی جو ہم بدحواس ہین
چولھے مین جائین ہم علما خود اُداس ہین

سینے سے جسکے غم مین نکلتی یہ آہ ہے — جسکے بغیر قوم کی کشتی تباہ ہے
سرکار ایزدی مین جواب دادخواہ ہے — سُنلو وہ علم دین رسالت پناہ ہے
چھپتا ہی آفتاب علوم الٰہی کا
سر پیٹ لو کہ وقت اب آیا تباہی کا

سامان عیش جمع کرو چاہو جسقدر — سامان زندگی پہ مرے جاؤ عمر بھر
پھولو ہزار باغ سرور و نشاط پر — اِتراؤ لاکھ دولت و حشمت پہ تم مگر
یہ تھی خوشی کا چشمہ فقط علم دین ہی
بے آب کشت دل نہین بنجر زمین ہی

دنیا مین جسقدر نظر آتے کمال ہین
جتنے ہنر ہین ایسے کہ جو لازوال ہین
جتنے بھلائیون کے دلون مین خیال ہین
جتنے سبب ہین ایسے کہ نیکی پہ دال ہین
دریا اگر ہے وہ تو یہ موجین اُسی کی ہین
وہ بادشاہ ہی تو یہ فوجین اُسی کی ہین

دنیا چلی گئی تو ہمین اُسکا غم ہی کیا؟
مٹنے ہی والا ٹھیرا تو جاہ و حشم ہی کیا؟
خواب و خیال کا کرین رنج و الم ہی کیا؟
نفرت کرے جو ہمسے ہمارا صنم ہی کیا؟
اچھا ہے سلطنت کا زمانہ گذر گیا
غفلت کا جن چڑھا تھا جو سر اُتر گیا

جوتی سے گر چلی گئی دنیا کی کائنات
دو دن کا لطف کونسی ایسی بڑی ہی بات
مارو جہان فانی کے عیش و طرب پہ لات
ہی چاندنی کے بعد پھر آخر اندھیری رات
لیکن غضب ہی دین بھی اب جانکنی مین ہے
روحونکی زندگی کا سبب جانکنی مین ہے

گلزار سے بہار صدف سے گہر چلا
جنت سے حور خلدِ برین سے قمر چلا
قالب سے روح آنکھ سے نور نظر چلا
غنچہ چمن سے غنچے سے بو گل سے زر چلا
جاتا یہ علم دین نہین سینونکو چھوڑکر
ملاح جا رہا ہے سفینونکو چھوڑکر

پر اتنی بات ہے کہ ابھی جا نہین چکا
تڑپائے گا ابھی ہمین تڑپا نہین چکا
رخصت کا لفظ لب پہ ابھی لا نہین چکا
ڈھائے گا رنج و غم کا ستم ڈھا نہین چکا
ڈوبا نہین جہاز ابھی تک بھنور مین ہی
آنسو نکل چکے ہین لہو چشم تر مین ہی

چاہو جو اب بھی خیر تو موقع ابھی تو ہے
بگڑی ہوئی بھی بات ابھی تک بنی تو ہی

گردن بُرے ہین سو جھتی اچھی بُری تو ہی
ہم ہین گدا تو پاس خدا سا سخی تو ہی

مانگین تو پھوٹے منہ سے کچھ اُسکی جناب سے
روشن ہنونگے آئینے کیا آفتاب سے

سچ پوچھتے ہین آپ تو کہنا ہی اب پڑا
دینے کو اُسنے خود ہی ہین کیا نہین دیا
غیرون کے پاس کیا ہی جو ہمکو نہین ملا
سورج چھپا لیا کہ ہوا کو اڑا لیا

سب کچھ دیا ہی شکر ہی اُس بادشاہ نے
بھاتے نہین ہین تو نکمے ادا ہنے

کیون؟ کیا نسیم مرحمت اِسکی نہین چلی
انصاف تو کرو کہ ہے کس بات کی کمی
ایک ایک سی ہے اُسکی عنایت بڑہی چڑہی
کیا رہنمائی کے لیے بھیجے نہین نبی

ہین جانشین نبی کے اگراب نبی نہین
یہ دیکھ لو بہت سے تو موجود ہین یہین

ہاتھ اِنکے بیکسون کے مرض کے طبیب ہین
یہ پانوُن راہ دین نبی سے قریب ہین
یہ کان آشناے صداے غریب ہین
یہ آنکھین باغ لطف کی ہان عندلیب ہین

برسانے کو خزان مین یہ ابر بہار کے
ہین ابخرے یہ رحمت پروردگار کے

سچ ہی یہ ایسے ہین جنھین عادت ہی غور کی
کہتی ہین اپنی اور یہ سُنتے ہین اور کی
باتین یہ جانچ لیتے ہین ہر ایک طور کی
چالین یہ دیکھتے ہین زمانونکی دور کی

پہچانتے ہین حق کی یہ رنگت کو روپ کو
ملنے نہ دین گے یہ کبھی سائے مین دھوپ کو

کرنا نہ خرچ ہی یہ ہمارا قصور خود
لے شمع کو جلا کے ہو کسطرح نور خود
ہم ہی نہ می ہین تو ہو کیونکر سرور خود
لے عقل سے نہ کام جو ہی بیشعور خود

پانی پئین نہ پیاسے تو دریا کی کیا خطا
دیوانے خود ہی بھاگین تو صحرا کی کیا خطا

بیوجہ تم خفا ہو منا تا ہے وہ تمہین
تشنہ دہن ہو پانی پلاتا ہے وہ تمہین

بھٹکے ہوئے ہو رستہ بتاتا ہی وہ تمہین
تم بھاگتے ہو اُس سی بلاتا ہی وہ تمہین

روٹھا جو تمسے وہ تو منایا نہ جائیگا
دل تک دکھا دکھا کے لبھایا نجائیگا

جاگو بس اب خدا کے لیے سو چکے بہت
تخمِ نفاق دلمین بس اب بو چکے بہت

ہنس لینے دو ذرا کہ ہم اب رو چکے بہت
آپسمین رنج و بغض و حسد ہو چکے بہت

للہ اپنے حالِ زبون پر نظر کرو
میدان اتفاق کو مل جُل کے سر کرو

پیکر شراب بغض کوئی چور ہم مین ہی
کوئی سرورِ کینہ سے مسرور ہم مین ہی

کوئی حسد کے بادہ سے مخمور ہم مین ہی
کوسون بھلائیون سی کوئی دور ہم مین ہی

سننے سے ذکرِ خیر سبکدوش ہی کوئی
غیبت کیواسطے ہمہ تن گوش ہی کوئی

طوفانِ بے تمیزی نے طوفان کر دیا
نفسِ کمین کے حملون نے بیجان کر دیا

بدخواہشون نے جبکو پریشان کر دیا
امراضِ روح نے ہمین ہلکان کر دیا

ایمان کا لطف خانۂ دل سے نکلگیا
بیمار ہو کے ذائقہ منہ کا بدل گیا

سوجھی اب ورلو دل وہی کو اک نئی
کیا وجہ کیون ہماری عبادتکی روشنی

گو وہم ہی یہ وہم ہی سچا ہی واقعی
کھوتی نہین دلونسے گناہونکی تیرگی

نیکی کے کھوج مین ہمہ تن احتیاج ہون

مین بھی عجیب ہی متشکی مزاج ہون

میری سمجھ مین یہ سبب اسکا ضرور ہے
سجدون مین سر ہین اور سر دین غرور ہے

دل مین نہ خوف ہی نہ محبت کا نور ہے
ہر ایک ہم مین نشۂ نخوت مین چور ہے

اللہ میان کے سامنے بھی خودنمائی ہی
یہ بندگی تو کیا ہوئی گو یا خدائی ہے

مسجد مین نام کو جو کبھی سر جھکا دیا
کیا قہر ہی یہ دل مین سمجھتے نہین ذرا

خوش ہو گئے کہ حق عبادت ادا ہوا
لذت نیاز کی نہو جسمین نماز کیا

ناقص کلام ہوتا ہی جسمین خبر نہو
اندھی وہ آنکھ ہوتی ہی جسمین نظر نہو

افسوس اپنی ہمت بیجا کا ہی یہ حال
فرض خدائے پاک کو دیتے ہین اسپٹال

مسجد کو جانتے نہین دربار ذوالجلال
سر سے اُتارتا ہو کوئی جسطرح وبال

یون ہم ادا نماز کے ارکان کرتے ہین
گو یا خدا پہ ہم کوئی احسان کرتے ہین

انصاف جو کہ دیدۂ ایمان کا نور ہی
جسکی کمی سے سارے جہان مین فتور ہی

جسکا وجود گو یا امان کا ظہور ہے
جسکے بغیر امن زمانے سے دور ہے

اس سے بھی بدنصیبی نے ہمکو چھڑا دیا
بھٹکے ہوؤنکو اور بھی رستا بھلا دیا

ہم مین سے کوئی اُسکا طلبگار ہی نہین
اس دلربا کو کرتا کوئی پیار ہی نہین

گو یا مُضر ہے صرف وہ بیکار ہی نہین
دین نبی کا گو یا وہ دلدار ہی نہین

چڑھتا ہی یون بخار ہمین اسکی ذکر سے
تحریک جیسی ہوتی ہے نزلہ کی عطر سے

سنتے ہین ایک طرح کے کیڑون کا یہ حال　　رہنے مین ہوتے ہین وہ غلاظت کے بس نہال
آتا ہی لطف اُنکو غلاظت ہی مین کمال　　لیجاؤ عطر پاس تو ہو زندگی وبال

خوشبو مین اُنکو رکھو تو بیجان ہوتے ہین
بدبو پہ جان ودل سے وہ قربان ہوتے ہین

عینک لگا کے غور کی کرتے ہین جب نظر　　ہم اپنا حال بھی یہی پاتے ہین سر بسر
روحانی لذتون سے ہی نفرت ہمین مگر　　حیوانی راحتون پہ مرے جائین عمر بھر

پھولونکو ہمنے خارِ مغیلان سمجھ لیا
کانٹے نظر جو آئے تو کلیان سمجھ لیا

رحم اپنے دل سے خود غرضی نے مٹا دیے　　کر ڈالین ذبح گاے کو تسمے کیواسطے
اپنا بھلا ہو کوئی جیے یا کوئی مرے　　مطلب نہ جائے ہاتھ سے جسطرح ہو سکے

سب کے بھلے مین اپنا بھلا جانتے نہین
کہنے سے بھی غضب تو یہ ہے مانتے نہین

دل ہی نہین وہ رحم کا جسمین اثر نہین　　آئینہ آئینہ نہین جوہر اگر نہین
جسکو خدا کا خوف نہین وہ بشر نہین　　ہونیکو یون تو ہوتے ہین کیا جانور نہین

دلداری ہو نہ جنمین ہر ایک دل ملول کی
لعنت ہی اُن دلون پہ خدا اور رسول کی

وہ لوگ مفلسون کے مددگار جو نہین　　وہ لوگ غمزدون کے طرفدار جو نہین
وہ لوگ بدنصیبون کے غمخوار جو نہین　　وہ لوگ دردمند دلِ زار جو نہین +

دنیا مین وہ نمونے ہین گویا تباہی کے
یا یون کہو کہ پتلے ہین قہر الٰہی کے

القصہ جسقدر ہین یہ جھگڑے یہ درد و غم　　ہمکو تو یہ یقین نہین ہی کہ ہون یہ کم

البتہ ہاتھ دھو کے پڑین اپنی پیچھے ہم — جان توڑ کوششونکی بڑھاتی رہین قدم

جب جا کے کچھ اُمید سنبھلنے کی ہو تو ہو
اُسوقت آس پھولنی پھلنے کی ہو تو ہو

لیکن خدا کے واسطے ہمت نہ ہاریو — جسطرح ہوسکے طلب علم دین کرو
جو کچھ ہی علم ہی یہ مری بات مان لو — زندہ رہو ایسمین اسی مین مرو جیو

مرنے پہ بھی الٰہی کفن علم کا ملے
بدلے بہشت کے بھی چمن علم کا ملے

ای ساکنان عالم فانی اوٹھو اوٹھو — اپنے خود آپ دشمن جانی اُٹھو اُٹھو
غفلت کے سارے بانی مبانی اُٹھو اُٹھو — کیا تمنے اپنے جی مین ہی ٹھانی اُٹھو اُٹھو

عائد ہر ایک تمپہ اب الزام ہوگیا
اِسلام تمسے خلق مین بدنام ہوگیا

اور خاک میرے مُنہ مین یہی حال اگر رہا — اِسلام کا جو یونہین گہن مین قمر رہا
پہلو مین شام ہی کے جو نور سحر رہا — لُٹتا اسیطرح جو ہمیشہ یہ گھر رہا

یہ جان لو کہ کفر ہے پیچھے پڑا ہوا
ہی دہریت کا سر پہ زمانہ کھڑا ہوا

پیشین گوئی یہ مری پتھر کی ہی لکیر — برسین گے گمرہی کے ہمیشہ دلونپہ تیر
بنکر رہینگے آدمی شیطان کے مشیر — ترسا کرینگے نعمت دین کو جوان پیر

مُنہ موڑ لے جہانسے اسلام تو سہی
ہو کر رہے ہماری سحر شام تو سہی

گرجونکی گھنٹیان تو ہمیشہ بجا کرین — ناقوس بتکدونمین صدائین سدا کرین
دن رات مشرکونکی سبھائین رچا کرین — کالی پہ دھوم دھام سے بکری چڑھا کرین

کچھ مہاتماؤن کے آواگون پہ ہون
دکھیان زور شور سے جیون مرن پہ ہون

الحاد دن بدن بڑھے آفت ہی تو یہ ہی
یون شرک برملا ہو جہالت ہی تو یہ ہی

اسلام مٹتا جائے قیامت ہی تو یہ ہی
ہم دیکھین خود ہماری شقاوت ہے تو یہ ہی

غارت ہوا جہان تیری ہستی کا نام ہو
مٹنے کی کفر کے اسی صورت سے آس ہو

ہین ہین یہ کیا تجھے دل غمناک ہوگیا
دائل یہان تک اب ترا ادراک ہوگیا

جل بھن کے اس طرح سے جو تو خاک ہوگیا
گستاخ اتنا ایسا تو بیباک ہوگیا

حیا ہا برا جہان کا یہ تو نے برا کیا
منہ پیٹ دونون ہاتھ سے ظالم کیا کیا

اتنا تو سوچ کسنے یہ دنیا بسائی ہے
مرضی نے کسکی محفل عالم سجائی ہی

کسنے یہ شمع مہر کی خود ہی جلائی ہی
کسنے یہ خود ہی ساری خدائی بسائی ہے

نقش وجود سارے یہ ایجاد کسکے ہین
کاف اور نون دونون یہ ارشاد کسکے ہین

وہ وہ ہی جو تمام خدائی کا ہے خدا
وہ وہ ہی سب ظہور ہی جسکا یہ برملا

وہ وہ ہی جو تمام جہان کا ہے کبریا
وہ وہ ہی جسکے نور کا جلوہ ہی جابجا

وہ وہ ہی جسکی ہستی کا پرتو جہان ہے
وہ ہی وہ جسکا عکس دل دجانی جان ہے

وہ ہی کہ ہر کہین ہی مگر بے سراغ ہی
وہ ہی دیا یہ عقل کا جسنے چراغ ہی

وہ ہی لگایا جسنے عناصر کا باغ ہی
وہ ہی کہ جو حکیم طلسم دماغ ہی

روحین ہین جسکے فضل کرم کی امید مین

رکھا ہی جسنے ہمکو حواسونکی قید مین

عالم دکھلکے اُسنے جہانِ خراب کا
نقشہ دکھا دیا ہمین نقش برآب کا
نقش برآب کا کبھی موج سراب کا
موج سراب کا کبھی عالم ہی خواب کا

جسکا تماشہ گاہ یہ دار غرور ہے
ہم دیکھتے نہین یہ ہمارا قصور ہے

آخکر اُب اُس سی مانگین یہ ملکے سب دعا
ہمکو وہ کامیابی کرے اِسقدر عطا
ندوہ کی کوششونکا یہ چرچا ہو جا بجا
چارون طرف سے آنے لگے بس یہی صدا

ذرّون نے آفتاب کا جلوہ دکھا دیا
قطرون نے ملکے دیکھ لو دریا بہا دیا

بس جائے سب کے غنچۂ دلمین بزنگ بو
اُسکا خیال اُسکے ہو ملنے کی آرزو
آٹھون پہر رہے ہمین اُسکی ہی جستجو
دیکھین اُسی کے نور کے جلوی کو چارسو

جبتک جہان مین آخگر جان سوختہ ہے
شعلے کیطرح اُس سے لرزتا ہوا رہے

اِسکے بعد مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مدرس اوّل اسلامیہ اسکول جبلپور نے اپنا عربی قصیدہ سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

قصیدہ مولوی عبد الجبار صاحب مدرس اوّل مدرسہ جبلپور

هبت نسائم رحمة الرحمان
عبقت ریاض الفیض والاحسان
فاحت شمائم حکمته وهدایته
ینعت فواکه دوحة الایمان
سالت ینابیع الهدی وتفجرت
روت غلیل عصابة اللهثان
اسقت دروع العلم بعد یبوسة
فمحت بجدب الجهل والطغیان

شمس الرشاد تلألأت بحنادس ‏ ‏ ‏ فاماطت الظلماء باللمعان

بدر الصلاح قد انجلى بدياجر ‏ ‏ ‏ فاضاء بين سواد هندستان

نجم السداد سناه يبرق ساطعاً ‏ ‏ ‏ قد ظل جرم الليل كالعقيان

برق بدا للشائمين بغيهب ‏ ‏ ‏ وبل اتى يروى صدى الظمآن

ظل الغمام غمام فضل مهيمن ‏ ‏ ‏ قد جاء بالبركات والريحان

غيث الموائد والعوائد هامر ‏ ‏ ‏ يسقى بأرض الفقر والنقصان

غنت عنادل روضة ببشارة ‏ ‏ ‏ وترنمت برقائق الالحان

فتعجبت نفسى بذاك تعجباً ‏ ‏ ‏ امسى فؤادى منه كالحيران

اذ جاء لى نبأ عظيم مطرب ‏ ‏ ‏ احلى من التفاح والرمان

نادى منادٍ ندوة العلماء ‏ ‏ ‏ قامت لوجه الخالق الديان

نور على نور فهل من مبصر ‏ ‏ ‏ خضر على خضر فهل رائى

برعت بحسن الناعمات جميعها ‏ ‏ ‏ فاقت بطيب الصوت خير غوانى

درج من الدرر الفرائد لامع ‏ ‏ ‏ غرب بمسك اذفر ملآن

تاریخ

بحر له ماء ككوثر فى الصفا ‏ ‏ ‏ سمط اللآلى فيه والمرجان (البحر الجوار)

روض بازهار الجلال موشح ‏ ‏ ‏ فيه نخيل خضرة الاغصان

قصر له عمد الكرامة والعلا ‏ ‏ ‏ سقفت لفضل الغافر المنان

روحى فداكم معشر العلماء ‏ ‏ ‏ ورّاث خير الخلق عالى الشان

انتم اطباء وقومكم مرضى بداء الروح والابدان

القوم كالارض القفار وانتم ‏ ‏ ‏ كالماء والاشجار والافنان

القوم كالدار الخراب وانتم ‏ ‏ ‏ كالباب والمصباح والجدران

قد غصتم بلجج الدقائق جلها ‏ ‏ ‏ وركبتم بسفائن الايقان

مَابالُ هذا القوم يَمشي ناكبا — عن ربحه ويبيتُ في الخسران

ماحاله يزدادُ مرضا مزمنا — اَمْعاءُه امتلئت من الديدان

كثرت بليات النفاق وضره — قلّ الحياء وطاعة القرآن

ريح السودة والاخوة اُفنيت — شاع التخاصم قاطعُ الاتقان

يا حسرةً ذهب الخلوص باسره — حوت الكدورة بغتة بجنان

يا حسرة دخل الهوى بقلوبهم — خرج التقى من انفس الاعيان

اين الجلالُ جلالُ ائمة احمد — اين الوفاق وقوة الاذعان

اين التعاون في الشدائد خالصا — والبرُّ بالاحباب والاخوان

اين التوادى للتشاوُر والهدى — اين اجتماعُ الناس والخلّان

يا ايُّها الحكماء داووا قومكم — بدواء موعظة وحسن بيان

للوعظ اخلاص القلوب يلازم — ان لم يكن فاطاعة الشيطان

اسفا على الوعّاظ قد تبعوا الهوى — تركوا التقى ومخافة الرحمان

وشروا بحكم الله ثمنا كاسدًا — ضلوا اضلوا الناس بالعدوان

تكفير اهل الحق في افواههم — تضليل اهل العلم والايمان

اسف على اسف فما تدبيره — الّا امتثالُ آوامر الفرقان

الّا اقتداءٌ بالرسول محمد — نور الرسالة قامع البطلان

يوم القيامة شافع وملاطف — للمذنبين فيالة من شان

من رحمة للعالمين وجوده — من لطفه كالأمّ للولدان

من جاء بالاسلام نير حكمة — قد فاق برهانا على الاديان

يا حبّذا من كان مُستنا به — يجد التقرب عنده بجنان

اهلا وسهلا ندوة العلماء — قد كنت آية رحمة الرحمان

قد کنت راعیت انقیاد محمد	فبلغت فی زمن باعلی الشان
دقاك رب الناس اقصی درجة	العلی حسودًا فی قلیب هوان
لا بارك الرب الکریم بامرمن	حاذاك بالبغضاء والشنأن
امتد ظلك فی الضحیٰ احی کلها	حتی تشیب مفارق الغربان

اُسکے بعد حافظ عبد اللہ صاحب عاجز ساکن علیگڑھ نے اپنا ترکیب بند سُنایا

اُسکے بعد سید معشوق حسین صاحب ساکن ہاپوڑ ضلع میرٹھ نے اپنی نظم سُنائی یہ دونون نظمین علیحدہ چھاپی جائینگی۔

اُسکے بعد مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مدرس اوّل مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد دکن نے خزانۂ محمدیہ پر نہایت بسط وتفصیل کے ساتھ تقریر کی جس سے حاضرین مین ایک غیر معمولی جوش پیدا ہوگیا اور جیسا کہ مولوی صاحب کے وعظ وبیان سے عام طور پر دلچسپی حاصل کیجاتی ہے اُسوقت بھی حاضرین بہت محظوظ ومستفید ہوئے مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے زور بیان اور روانی مضمون کی وجہ سے وہ بیان قلمبند نہین ہوسکا۔

جلسۂ عام

۶ بجے شام سے ۱۰ بجے تک

آج کے جلسے مین حضرات علماے کرام مین سے مولوی قادر بخش صاحب شہسرامی۔ مولوی حکیم احسان علی صاحب مرادآبادی۔ مولوی جسیم الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر وعظ کے واسطے منتخب ہوئے تھے اِن بزرگون کے بیان سے عموماً اہلِ اسلام خوش ہوئے اور بالخصوص مولوی قادر بخش صاحب شہسرامی نے ایسی خوبی سے صلاح وتقویٰ کا بیان فرمایا جسکا ہر شخص معترف ہی ہر چند کہ اُن مضامین کا قلمبند کرنا دشوار تھا مگر مولانا نے اوسکے بعض حصے قلمبند کرکے بھیجے ہین جسکو ہم شکر گزاری کے ساتھ اِس موقع پر درج کرتے ہین۔

تقریر مولوی محمد قادر بخش صاحب شہسرامی

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝

ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھ سچون کے" اِس آیۂ کریمہ مین اُن لوگون کو جو صفت ایمان سے متصف ہون تقوی اور صدق کی صفت پیدا کرنے کا امر کیا جاتا ہی پس اوّل صفات ایمان و علامات کو اُسکے معلوم کرنا بغرض پیدا کرنے صفات کے واسطے مصداق مومن ہونے کے ضرور ہے دوم نشانیان تقوے کی سمجھ لینا درکار ہی تیسرے معنی صدق کا جاننا لازم ہے تاکہ اِس آیۂ کریمہ کے مضمون پر عمل کرنے کا موقع ملے امر اوّل کے متعلق بسبیل اختصار چند حدیثین بیان کی جاتی ہین۔ ترمذی اور نسائی مین حضرت ابوہریرہ سی مرفوعًا مروی ہے المؤمن من امنه الناس علی دمائهم واموالهم یعنی ایمان مین وہ شخص کامل ہی جس سے لوگ اپنے خون و مال کے نسبت مامون رہین یعنی کسی کے مال کے تلف و خون کرنے کا اس سے اندیشہ نہو۔ حدیث متفق علیہ مین حضرت انس سے مرفوعًا مروی ہے ثلث من کن فیه وجد بهن حلاوة الایمان الحدیث یعنی فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتین ہین کہ جسمین وہ پائی جایئن اُسنے لذت اور مٹھاس ایمان کی پائی۔ ایک یہ کہ اللہ اور رسول ماسوا سے اُسکے نزدیک زیادہ محبوب ہون اور ماسوی اللہ والرسول مین نفس انسان کا بھی داخل ہے جس سے ثابت ہی کہ کہ لذت ایمان پانے کے لیے اپنے نفس سے زیادہ خدا اور رسول کا محبوب جاننا ضرور ہی اور جسمین یہ صفت ہوگی ممکن نہین کہ کسی حال مین اُس سے امتثال مامورات مین سستی ہو یا ایسا شخص کبھی منہیات کا مرتکب ہو۔ دوسرے یہ کہ دوست نرکھے کسیکو مگر واسطے اللہ کے تیسرے جیسا کہ آگ مین پڑ کر جل جانا اُسکے نزدیک باعث نفرت ہو ویسا ہی بعد ایمان کے کفر کی طرف میلان کو وہ مکروہ و زشت سمجھے اور اُس سے متنفر رہے۔ ایک حدیث صحیح مسلم

ین حضرت عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزہ اور لذت ایمان کی اُس شخص نے پائی جو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا یعنی بہرحال جویاے رضامندی الٰہی رہا اور ہرحال مین اُسکو اپنا مربی سمجھتا رہا اور جو راضی ہوا اسلام سے اور اُسی کو اپنا دین بنایا اور اُسکی موافق عامل رہا اور جو راضی ہوا ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے رسول اور نبی ہونے کے اور یقین کیا اُنکو پیغمبر اپنا اور اتباع طریق پر اُنکے ثابت قدم رہا۔ انؔ دونون حدثیون مین جو قیود مخصوصہ کے ساتھ لذت ومٹھاس ایمان پانے کے نسبت ارشاد ہوا۔ اُسمین اشارہ ہی اِس امر کی جانب کہ جو دل خواہش نفسانی اور غفلت سے پاک ہین وہ معانی سے ایسی ہی لذت حاصل کرتے ہین جیسا کہ نفوس لذت اطعمہ سے تنعم حاصل کرتے ہین اور جیساکہ غلبۂ اخلاط اربعہ خون وبلغم وصفرا وسودا سے امراض جسمانی پیدا ہوتے ہین اور اِس حالت مین غلبۂ خلط سے کسی چیز کا مزہ اصلی معلوم نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ بحالت غلبۂ صفرا میٹھی چیز بھی تلخ معلوم ہوتی ہے اور غلبۂ بلغم سے پھیکا پن معلوم ہوتا ہے وعلی ہذا ویسا ہی وہ اخلاط کہ جنکا غلبہ وتجاوز کرنا اعتدال سے موجب امراض روحانی ہوا کرتا ہے وقت غلبۂ وثوران اُن اخلاط کے انسان امراض روحانی مین مبتلا ہو کر مزہ ولذت ایمان سے بے نصیب ہو جاتا ہے اِسکے متعلق چند اشعار عمدہ ایک بزرگ نے لکھے ہین وہ یہ ہین۔ ؎

چون پے تولید علتہاے تن	باعث اند اخلاط اربع در بدن
ہمچنان از بہر این روحِ روان	خلطہا ہستند علتہاے آن
طمع چون بلغم چو سودا شہوتست	صورتِ صفرا غضب خون الفتست

اِن اخلاط کے غلبے اور ثوران سے بہت سے امراض روحانی مثل جہل ونخوت وخود بینی وبخل وکذب ونفسانیت وکینہ وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین جنکے علاج کے لیے اللہ تعالےٰ نے اطباے روحانی علما وصلحا کو پیدا کیا ہے بدون حاضر ہونے کے اُنکی صحبت مین و استعمال کرنے اُنکے نسخے کے صحت ناممکن ہی ونعم ماقیل ؎

کیست کز امراض روحانی ورا	جز طبیب شیخ مشفق شد شفا

ای حضرات سامعین یہ ندوۃ العلما وہی شفاخانہ امراض روحانی کا ہے اور یہ علما و صلحا جو اِسکے اراکین ہین اُنھون نے واسطے علاج امراض روحانیہ جہل و کینہ و عداوت با خودہا اور نا اتفاقی وغیرہ کے اِس شفاخانے کو کھولا ہے پس جو مبتلاے امراض روحانی اِس شفاخانے سے علاج کا خواہان ہوگا اور اطبا اِس شفاخانے کے ساتھ خلوص و عقیدت رکھکر اُنکے تدابیر ازالۂ امراض پر جسکو وہ خلوص سے بتلانے کے ذمہ دار ہوئے ہین عامل ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اصحت پاکر ذائق حلاوت ایمان ہوگا۔

بعد بیان امراض روحانی کے اُن بزرگ نے جنکا شعر قبل اِسکے پڑھا گیا یہ فرمایا ہی ؎

چارۂ شان گرچہ بے قسمت فغانست	ہان مگر تدبیر ہم شرط گران ست
خیز و رو پیش طبیب مہتدا	کاعتقادش ہم بدل باشد ترا
تا بہ تریاق خوشش عشق خدا	زہر سوء نفس را سازد جدا

یہ مضمون ذیل بیان معنی حدیث کے بطور جملۂ معترضہ آگیا اب پھر اصل مدعا کی طرف متوجہ ہوکر بعض حدیثین اور بھی علامات ایمان کے متعلق عرض کرتا ہون۔ حدیث متفق علیہ مین حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایمان کے ستر اور چند شعبے ہین اُسمین سے افضل شعبہ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی اور ادنے اُسکا یہ ہے کہ راہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹادے۔ ظاہر مطلب جملۂ اخیرہ کا اس حدیث کے تو ظاہر ہے پر حضرات صوفیۂ کرام و اہل اللہ کے نزدیک اذیت دہ چیز سے اِشارہ دعوی ہستی و پندار وجود و خودی کی طرف ہی جو مبدء تمامی قبائح اور شرور کا اور راہ وصول الی اللہ مین اذیت دہ ہی اُسکا اُٹھانا اور دور کرنا اُسکے متصف بایمان ہونے مین ضرور ہے کیا خوب کسی نے فرمایا ہے ؎

بردار سنگ و خار زرہ چہ این رمز بود	یعنی وجود خود ہمہ بردار از میان

ایک حدیث مین حضرت انس سے مرفوعًا مروی ہی کہ کم کوئی خطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

پڑھا جسمین یہ نہ فرمایا ہو لاایمان لمن امانۃ لہ نہین ایمان ہے اُس شخص
مین جسمین امانت نہین ہے اور بخاری ومسلم مین حضرت ابوموسی سے مرفوعًا مروی ہے کہ
مومن کی شان یہ ہے کہ دوسرے مومن کے ساتھ وہ ایسا رہے جیسا کہ بنیاد کی اینٹ پتھر کی
کیفیت ہوتی ہے کہ ایک پتھر دوسرے کو سنبھالے رہتا ہے اور اپنے زور سے اُسکو گرنے
سے روکتا ہے ایسی ہی ہمدردی قومی شان اہل ایمان ہے۔ ایک حدیث مین وارد ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین کا مومن ہو سکتا ہی جب تک
کہ خواہشِ نفسانی اُسکی تابع احکام کی نہو جائے جسکو ہم خدا کے پاس سے لائے اِسی
حدیث کے مضمون کے ہمقالب مضمون کو اللہ جل شانہ نے آیہ کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیہ مین بیان فرمایا ہے۔ نسائی شریف مین حضرت انس سے
مروی ہے کہ رسول مقبول صلعم نے قسم کے ساتھ مؤکد فرما کر ارشاد کیا کہ کوئی تم مین کا مؤمن نہین
ہو سکتا ہے جب تک یہ صفت اپنے مین نہ پیدا کرے کہ جو بھلائی اپنے حق مین چاہتا ہے وہی
بھلائی اپنے بھائی مومن کے حق مین چاہے۔ محقق دوانی وغیرہ نے جو لکھا ہے کہ ایمان کے دو
جزو ہین ایک التعظیم لامر اللہ یعنی اللہ کے حکم کو بڑا سمجھنا کہ ہرگز فوت نہونے پائے اور مخالفت اُسکی
نہو دوسرے الشفقۃ علی خلق اللہ یعنی خلق خدا پر شفقت کرنا۔ یہ امر احادیث سے جسمین سے
بعض کو مین نے بیان کیا مفہوم و مستنبط ہے پس جو شخص چاہے کہ متصف بصفت ایمان ہو وہ
اِن دونون جزو ایمان کا اپنے کو عامل بنائے۔ الحمد للہ کہ مقاصد ندوہ سے عمدہ مقصد بلکہ تمامی
مقاصد کا نتیجہ یہی دونون جزو ایمان ہین علوم دین کی ترقی کے لیے کوشش کرنا عظیم الشان
دار العلوم قائم کرنا۔ واعظین کا اشاعت اسلام اور اصلاح مسلمین کے واسطے مقرر کرنا۔ دار
الافتا قائم کرنا۔ باہمی نزاعون کے دفع کرنے مین کوشش کرنا۔ عام مسلمانونکی صلاح و فلاح کے
لیے فکر و کوشش کرنا۔ یہی سب مقاصد و فوائد ندوہ ہین۔ اِن ہر ایک مین دونون جزو ایمان
موجود ہین۔ پس ثابت ہی کہ منشاے ندوہ اشاعت اُمور ایمان اور غرض ندوہ کی متصف بنانا

لوگون کا ساتھ دونون جزو ایمان کے ہی۔

امر دوم یعنی متعلق تقوے کے تھوڑی تقریر کرتا ہون اور وہ دو قسم کی تقریر ہے۔
اول تو بیان عظمت تقوے مین دوم اُسکے علامات مین امر اول کے لیے استقراے آیات قرآنیہ
کافی ہے دوسری سند لانے کی ضرورت نہین۔ ایک جگہ قرآن پاک مین ارشاد ہی واتقوا اللہ
ویعلمکم اللہ جس سے ثابت ہی کہ تقوے سے علم لدنی حاصل ہوتا ہے آیہ ان تتقوا اللہ یجعل لکم
فرقانا سے ثابت ہی کہ تقوے باعث تنویر باطن ہے جس سے حق و باطل کا امتیاز ہوجاتا ہے
محبوبیت متقیان کے ان اللہ یحب المتقین سے ثابت ہی خیریت عقبی اہل تقوی کی والعاقبۃ
للمتقین سے ظاہر ہے متقی کا اللہ کے نزدیک زیادہ بزرگ ہونا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
سے مبرہن ہے متقیون کا نجات پانا دوزخ مین گرنے و شدائد پل صراط سے محفوظ رہنا
وننجی الذین اتقوا سے لائح ہے اہل تقوے کے واسطے صورت نجات پیدا ہوجانا آفات
و بلا سے اور غیب سے رزق پانا ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب
سے ہویدا ہے۔ وارث جنت ہونا متقیون کا تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان
تقیا سے مفہوم ہے متقین کا عمدہ عمدہ سواریون پر سوار ہوکر تزک و احتشام کے ساتھ
بروز قیامت حضور رب العالمین مین جانا آیۂ کریمہ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا
سے عیان ہے۔ علی ہذا بکثرت منافع تقوی کے آیات قرآنیہ سے ثابت ہین بطور مشتے نمونہ
مضمون چند آیتون کا اسوقت بیان کیا گیا۔ اور تقریر قسم دوم یعنی علامات تقوی کی یہ ہی
کہ نشانیان تقوے کی احادیث مین مختلف عنوان سے مذکور ہین اُسکی تفصیل احادیث سے
اگر بیان کی جائے تو طوالت مستوجب ملالت حضرات سامعین کا اندیشہ ہے لہذا احادیث سے
ملتقط کرکے بعضے علما نے جو علامات تقوی کو مختصر عبارت مین منضبط فرما دیا ہے اوسی کے
بیان پر قصر کرتا ہون وہ یہ ہی حفظ الحدود وبذل المجہود والوفاء بالعہود والرضا بالموجود
اسکا ترجمہ بعضے فضلا نے اشعار فارسیہ مین اسطرح فرمایا ہی ؎

متقی را بود چہار نشان	حفظ احکام شرع اول آن
تانیاً انچہ دسترس باشد	بر تیمان و بیکسان باشد
عہد را باد فا کند پیوند	انچہ باشد بدان شود خرسند

پس جسمین یہ چارون صفتین ہون کہ حدود شرعیہ کا محافظ ہو جو کچھ محنت و مشقت سے حاصل کرے اُس سے خدا کی راہ مین اور مستحقین کو بھی دیا کرے۔ عہد کے وفا مین تہاون نہ کرے حالت موجودہ پر صابر و شاکر رہے وہ مصداق متقی کا ہوگا اور عامل مراتقوا اللہ کا قرار پائے گا۔ اب رہا بیان صدق کا اسکا معنی لغوی سچائی ہے اور سچائی عام ہے قول اور فعل اور حال سے اور جو ایک امر مین سچا ہے اُسکو صادق کہتے ہین اور جو جمیع اقوال و افعال و احوال مین سچا ہے وہ مصداق صدیق کا ہوتا ہے۔ رسالہ امام قشیری اور اُسکی شرح مین اسکی صراحت موجود ہے قول و فعل انسان کا اگر مخالف حالت و ہیئت اُسکے ہوتا ہے تو اُس سے بہت مفاسد پیدا ہوتے ہین منطق الطیر مین حضرت عطار نے اسکے متعلق دو صوفی مرقع پوش کی حکایت لکھی ہے جو قاضی کے یہان کسی امر مین لڑتے ہوئے فیصلے کے لیے گئے تھے۔ اُسپر قاضی نے تنہائی مین دونون صوفیون سے کہا ع

جامۂ تسلیم در بر کردہ اید	وین خصومت از چہ در سر کردہ اید
سنکہ قاضی ام نہ مرد معنوی	زین مرقع شرم میدارم قوی
ور شما ہستید مرد جنگ و کین	این لباس از بر برا ندازید ہین

اور الٰہی نامہ مین حضرت ابو سعید علیہ الرحمہ کے ایک مرید کا حال مندرج ہے کہ لباس صوفیانہ پہنے ہوئے چلے جاتے تھے اور راہ مین ایک کتا بیٹھا تھا اُسکے جسم سے دامن انکا لگ گیا۔ انھون نے کُتے کو عصا سے مارا کہ ہاتھ اُسکا زخمی ہو گیا۔ وہ کتا حضرت ابو سعید کے پاس فریادی گیا۔ حضرت ممدوح نے جب سرزنش مرید کی شروع کی تو مُرید نے عذر ناپاک ہو جانے لباس کا کُتے کے مارنے کی وجہ مین پیش کیا۔ اُسکو سُنکر کُتے نے جو جواب دیا متعلق اُسکے یہ اشعار الٰہی نامہ کے ہین

سگ آنگہ گفت ای پیر یگانہ	چو دیدم جامۂ او صوفیانہ
شدم ایمن کہ نبود زو گزندم	چہ دانستم کہ سوزد بند بندم
عقوبت گر کنے اورا کنون کن	ازو این جامۂ مردانہ برون کن

صوفیۂ کرام کے بیان صدق بہت سی معنون مین مستعمل ہی۔ استوای سر وعلانیہ۔ قول حق مواطن ہلکہ مین۔ منع حرام کا حلق سے۔ وفا ساتھ اللہ سبحانہ کے عمل مطلوب منہ مین۔ بچنا مداہنت سے اپنے نفس کے ساتھ ہو یا غیر کے ساتھ جسمین سستی دین مین نہو نے پائے۔ موت کے واسطے آمادہ اور ہلیار رہنا۔ مشتاق لقای آلہی رہکر اسکے متعلق حضرت مولانا روم نے قصۂ حضرت حمزہ رضہ کا مثنوی شریف مین لکھا ہے کہ آپ ضعیفی مین بلا زرہ کے صف کفار مین گھس پڑتے تھے اور کچھ باک نہین فرماتے تھے اسپر لوگون نے آیۂ کریمہ وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ سے استدلال کرکے آپ کو مورد الزام بنایا کہ آپ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالتے ہین اور مخالفت آیۂ کریمہ فرماتے ہین اُسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ قبل ایمان لانے کے ہم موت کو فنا سمجھتے تھے اسلیے زرہ پہنکر لڑتے تھے اور حفاظت جان مین مصروف رہتے تھے اور جب سے ایمان لائے ببرکت ایمان وشرف صحبت محمدی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اب موت کو حیات جاودانی وموجب لقای رحمانی سمجھکر اُسکے مشتاق رہتے ہین لہذا مضمون آیۂ کریمہ میری حق مین صادق نہین وہ اُسکے لیے ہی جو موت کو ہلاکت وفنا سمجھتا ہو بعضے اشعار مثنوی شریف کے متعلق اس قصے کی یہ ہین ؎

لیک از نور محمد ؐ من کنون	نیستم این جسم فانی را زبون
ہرکہ مردن پیش چشمش تہلکہ است	امر لا تلقوا بگیرد او بدست
وانکہ مردن پیش او شد فتح باب	سارعوا آید مر اورا در خطاب

اور بھی معنی صدق حضرات اہل اللہ نے لکھی ہین جسکو بخیال طوالت اسوقت بیان نہین کرتا جسقدر معنی صدق کے بیان ہوئے اگر انھین پر توفیق عمل کی ملجائے تو بہت غنیمت ہی اللہ تعالےٰ ہمکو اور جملہ اہل اسلام کو توفیق اتقا وحصول صفت صدق کی بخشے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہ والصلوۃ والسلام علی محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جلسۂ خاص

۸ بجے سے ۱۱ بجے شب تک

بہ نسبت پہلے دن کے آج مجمع زیادہ تھا۔ پنجاب و پورب کے علما ملا کر اُسوقت ایک سو سے زیادہ رونق بخش مجلس تھے پہلے یہ مسئلہ پیش کیا گیا کہ بنک مین حفاظت کی غرض سے بلا اخذ سود کے روپیہ جمع کرنا جائز ہے یا نہین ؟ بعد غور و مباحثۂ کامل کے طی ہوا کہ ایسے بنک مین جو سود قطعاً نہین دیتا حفاظت کی غرض سے روپیہ جمع کرنا بلا اخذ سود کے جائز ہی۔" بعض حضرات کی یہ راے ہوئی کہ یہ صورت امانت کی ہی مگر مفتی غلام رسول صاحب امرتسری نے فرمایا کہ اِسکی صورت قرض کی ہو گی اور یہ کتب فقہ مین تصریح موجود ہے کہ کفار کو قرض دینا حالت مصالحت مین جائز ہے اور یہ صورت معاونت کفار کی نہین ہی اسپر بالآخر اتفاق ہوا۔

اُسکے بعد دستور العمل اصل صیغۂ دار العلوم پیش ہوا اور بعد غور و فکر کے بترمیم و اضافہ منظور رہوا جو اسی روداد کے آخر مین درج کیا جائے گا۔

اُسکے بعد یہ طی ہوا کہ کل ارکان انتظامی جنھون نے انتخاب کے بارے مین اپنی تحریری رائین نہین بھیجین وہ ایک مہینے کے اندر قلمبند کر کے ناظم ندوہ کے پاس بھیجدین جب سب رائین جمع ہو جائین تو ناظم صاحب کثرت آرا کے لحاظ سے یہ مشتہر کرین کہ کون کون حضرات معتمد یا رکن منتخب ہوئے ہین۔

اجلاس چہارم

۱۷ شوال ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۷ء عیسوی

۷ بجے سے ۱۲ بجے تک

صدر انجمن

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی حیدر آباد دکن

سب سے پہلے مولوی قاری سید حسن صاحب نے کلام مجید تلاوت فرمایا اُسکے بعد مولوی شبلی صاحب نعمانی نے صدر انجمن صاحب سے اجازت لیکر ایک تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہی۔

خلاصۂ تقریر مولوی شبلی صاحب نعمانی

انگریزی تعلیم کی وجہ سے مذہبی تعلیم مین جو دقت اور خرابی پیش آگئی ہی اُسکی اصلاح کیلیے اب تک جو تدبیرین اختیار کی گئی ہین وہ سودمند نہین ہوئین ان مشکلات پر نظر کرکے امروہے کے ایک مسلمان رئیس نے اپنی محنت و وقت صرف کرکے اس بات کی کوشش کی کہ انگریزی مدرسون مین مذہبی تعلیم کا وقت دیا جائے اسکے واسطے وہ دو مہینے نینی تال مین جاکر رہے اور آخر کو ایک حد تک کامیاب ہوئے گورمنٹ نے ہفتے مین دوبار نصف نصف گھنٹہ مذہبی تعلیم کے واسطے دیا ہے اور اُسکا انتظام اور نصاب درس کا رد و بدل مسلمانونکی تجویز پر رکھا ہی۔

مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ نے اُسکے قواعد علیحدہ چھپوالیے ہین جو اسوقت میرے ہاتھ مین ہین اُنکی خواہش یہ ہی کہ ندوۃ العلما اُسکا انتظام اپنے ہاتھ مین لے اُسکو جس طریقے سے مناسب ہو جاری کرے اور نصاب درس تجویز کرے۔

لہذا مین اُسکو پیش کرکے یہ تحریک کرتا ہون کہ اس رعایت کے بابت گورمنٹ کا اور اس کوشش کے بارے مین مولوی مشتاق حسین صاحب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر ختم ہونے پر علما و حاضرین جلسہ نے اظہار مسرت کرکے گورمنٹ کے اس عطیے کو شکریے کے ساتھ قبول کیا۔

اُسکے بعد مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کھڑے ہوئے اور مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

حضرات! کل ہمارے مولانا شبلی نے جیسی دار العلوم کی ضرورت آپکے سامنے ثابت کی ہے اُسمین کچھ شبہہ نہین۔ اب اُسکے متعلق یہ بحث پیش ہی کہ دار العلوم قائم تو ضرور ہو مگر کہان ہو؟ میرے نزدیک دہلی سے بہتر اِسکے لیے کوئی مقام نہین ہو سکتا۔ چند باتین جو دہلی کو حاصل ہین وہ دوسرے شہرونکو حاصل نہین ہین جو دینداری اب بھی دہلی مین ہی وہ کہین نہین دنیا بھر کی وضع لباس تبدیل ہو گئے مگر دہلی والون کی اب بھی وہی پُرانی وضع ہے وہان کی آب و ہوا مین خاص علم کا اثر ہے یہی وجہ ہے کہ اُس سرزمین سے بڑے بڑے ذی رتبہ علما و مشائخ پیدا ہوئے۔ جو ہوا شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد الحق صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہم کے مزارون سے ہو کر گذرتی ہے وہ دوسرے شہرون کو نصیب نہین۔ بزرگانِ دین اولیاء اللہ کے مزارات متبرکہ جسقدر وہان ہین کسی اور شہر مین نہین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ دہلی ہمیشہ سے اسلامی دار السلطنت رہا ہے اسلیے اِسکا حق تمام شہرون پر ہے جسوقت دار العلوم یہ کہتا ہوا اُٹھیگا کہ مین تمہاری دار السلطنت دہلی کا رہنے والا اور اُسکی قدیم شان و شوکت اور علم و عمل کا تازہ کرنے والا ہون تم میری مدد کرو تو اُسکی یہ پُر درد صدا سنکر کون ایسا شخص ہی جس کو دار العلوم کا کچھ خیال نہ پیدا ہوگا۔ بخلاف اور شہرون کے کہ اُنکا کوئی حق دوسرے شہرون پر نہین۔ دار العلوم کل مدارس کا بادشاہ ہوگا تو اِسکا پایۂ تخت بھی دہلی کو ہونا چاہیے"

مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری نے اِسکی تائید کی اور تائید کرتے وقت مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولانا سیّد محمد شاہ صاحب محدث رامپوری

علی البلاد وما حازتہ من شرف	یا من یسائل عن دھلی ورفعتھا

ان البلاد دماء وہم سیدھا	وانہا درۃ والکل کالصدف
فافت بلاد الوری عزًا ومنقبۃ	غیر الحجاز وغیر القدس والنجف
وماء جون جری من تحتہا محکی	انہار خلد جرت فی اسفل الغرف

صاحبو! نکاح بھی کرتے ہین تو حرہ سے لہٰذا دار العلوم کے لیے دہلی انسب ہی کیسے بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علما یہان سے اُٹھے اور یہان مدفون ہوئے جنسے تمام ہندوستان فیضیاب ہوا-جناب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے انوار یہین سے جلوہ افروز ہوئے اُنکے خلیفہ جناب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ جناب سلطان الاولیا خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ جناب خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ اسکے علاوہ ہزارون اولیاء اللہ کے اجداد کرام اسی سرزمین مین مدفون ہین ہر علم کا مرجع و منبع بھی یہی سرزمین ہی- جناب شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ- شاہ عبد العزیز صاحب- شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے وہ انوار ہین جنکا فیض ہر جگہ پہونچا ہے یہ اُنھین کا فیض ہی کہ آج چند صورتین اہل علم کی آپ یہان مجتمع دیکھتے ہین-

صاحبو! جو صاحب نوکری پیشہ ہین اُنکو ضرورت زمانہ کی وجہ سے انگریزی پڑھنا ہوتی ہے اسی سبب سے ہمارے عزیز و اقارب بعض مدرسون مین جاکر پڑھتے ہین جب وہان سے پڑھکر آتے ہین تو ڈاڑھی منڈائے موچھین بڑھائے کوٹ پتلون پہنے ملحدانہ باتین کرتے ہوئے ہوتے ہین-اسوجہ سے اراکین ندوہ اور معتمدین علما اور عمائد جلسہ نے یہ تجویز کیا کہ ایک دار العلوم قائم ہو اُسمین سب طرح کے علم پڑھائے جائین منجملہ اُسکے بعض کو بعد علم دین کے انگریزی بھی سکھائی جائے یا جو انگریزی پڑھے ہوئے طلبا ہون اُنکو اپنے دار العلوم مین عربی پڑھائین تاکہ جو نقصان اُنمین ہوگیا ہے وہ بھی دفع ہو اور غیر قومون سے مناظرہ کرنے کی لیاقت بہم پہونچے

صاحبو! یہ رائے میری نزدیک بہت صائب معلوم ہوتی ہے مگر یہ مناسب ہی کہ حدیث تفسیر اور فقہ کی کتابین مثلاً راہ نجات درمختار تفسیر حسینی انگریزی مین کردین اور اُسکے ترجمے کو

زمرۂ علما سے تصحیح کرا کے اُنکو پڑھایئن تاکہ انگریزی کے ساتھ مسائل سے بھی آگاہی رہے صاحبو اُسنے کہا ہے کہ ہمنے اپنے اختیار کی باگ علماے دین یعنی فقہا محدثین۔ مفسرین کے ہاتھ مین دیدی ہے۔ علما کچھ شعرا نہین ہین جو تمکو اچھے اچھے شعر سنایئن وہ اطبا ہین اور طبیب کا کام ہے کہ جیسا مرض دیکھے ویسا علاج کرے سو ہم اپنے بھایئون مین جو بیماری دیکھینگے اُسکا علاج کرین گے جیسا اپنے بھائی کا بیٹے کا اپنا کیا کرتے ہین۔

جب مولانا محمد شاہ صاحب تقریر تمام کر چکے تو مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی

صاحبو اِسوقت مولانا عبد الحق صاحب نے دہلی کے جو فضائل بیان کیے ہین اونکا مین منکر نہین ہون درحقیقت دہلی فیض کا چشمہ ہی اور بزرگان و اولیاے کرام کے فیوض ظاہری و باطنی کا سب سے زیادہ مین معترف ہون مگر بات یہ ہی کہ دارالعلوم کے لیے جن چیزون کی ضرورت ہی وہ وہان نہین ہین۔ دہلی کی حالت اب وہ ہے جو اِس شعر سے ظاہر ہوتی ہی ؎

لقد اقام علی الدهلی ناعیها	فلیبکها بخراب الدهر باکیها

دارالعلوم ایسے مقام پر قائم ہونا چاہیے جہان کے لوگون کو علم وفضل سے دلچسپی ہو اور وہان کی آب وہوا اچھی ہو حفظ صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے اور دہلی کی آب وہوا اچھی نہین ہے اِسلیے لکھنؤ مین دارالعلوم قائم ہونا چاہیے لکھنؤ مین قائم ہونے سے ایک فائدۂ عظیم یہ ہوگا کہ اُسکے نواح مین روسا کثرت سے ہین وہ اسمین بہت مدد دین گے صرف ایک رئیس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک لاکھ روپیہ یکمشت دین گے۔ اگر آپ دہلی سے بھی ہم کو یہ توقع دلا سکتے ہون تو کیا مضائقہ ہے۔

اُسکے بعد پھر مولوی عبد الحق صاحب کھڑے ہوئے اور حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

جو کچھ مولانا سلیمان صاحب نے بیان کیا ہے اوسکا باعث یہ ہے کہ آپ کو اصل حال سے واقفیت نہین سرکاری رپورٹون سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے اعتبار سے دہلی کی آب و ہوا کہین اچھی ہے جسقدر امراض عامہ و بائیہ سے موتین لکھنؤ مین ہوتی ہین دہلی مین نہین اسکے علاوہ چند باتین دہلی کو وہ حاصل ہین جو لکھنؤ کو نہین جنکو مین بیان بھی کر چکا ہون۔

رہا وہ ایک لاکھ روپیہ والا معاملہ وہ بیشک میرے دل پر بھی کھٹکتا ہے مگر کیا عجب ہو کہ کسی گوشے سے کسی دہلی والے کی آواز میرے کان تک پونہچے اور یہ بھی وجہ ترجیح کی جاتی رہے اگر اسوقت اسکا ظہور نہو تو سنہی مین ایک لاکھ کی جگہ کئی لاکھ انشاء اللہ تعالی دلوادونگا۔ بالفعل ایک مژدہ سناتا ہون کہ دہلی مین نواب غازی الدین حیدر کے مدرسے کی عمارت تقریبًا آٹھ لاکھ روپے کی ہے وہ خالی پڑی ہوئی ہے اسکے متعلق ایک جائداد بھی تھی جس سے ایک مدرسہ قائم ہوا تھا اور اُسمین مولانا مملوک العلی صاحب نانوتوی مدرس تھے اُسی کے تعلیم یافتہ مولانا محمد قاسم صاحب ہین اور بڑے بڑے علما جنکے علم و فضل کی ایک دنیا قائل ہے۔ یہ عمارت سرکار نظام دامت دولتہ کے اجداد کرام کی بنوائی ہوئی ہے اور کوشش سے انشاء اللہ تعالی دستیاب ہوسکتی ہے اُسمین دار العلوم قایم کیجیے ایسی عالیشان عمارت بنی بنائی آپ کو مل جائے گی جب اُسمین دار العلوم قائم ہوگا تو امید ہو کہ حضور نظام دامت دولتہ اپنی سیرچشمی اور فیاضی سے اُسکو دوسرون کا دست نگر نرکھینگے اور اپنے اجداد کی یادگار قائم رکھنے کیلیے بہت کچھ مدد دینگے۔

اِس تقریر کے بعد مولوی سلیمان صاحب نے کہا کہ پہلے مین کہ چکا ہون کہ اگر دہلی کے حضرات دار العلوم سے دلچسپی رکھتے ہون تو کیا مضائقہ ہے اب چونکہ مولانا عبد الحق صاحب مجکو امید دلاتے ہین اسلیے مین اُس خیال سے رجوع کرتا ہون۔

حاضرین نے مولوی سلیمان صاحب کے رجوع کرنے پر بہت مسرت ظاہر کی اور بالاتفاق طے ہوا کہ دار العلوم دہلی مین قائم کیا جائے۔

اُسکے بعد مولوی شاہ سلیمان صاحب نے مختصر تقریر مین یہ تحریک پیش کی کہ تکمیل کی غرض سے چند مستعد اور ذکی طالب العلمون کو ندوے کی طرف سے وظائف دیکر مصر بھیجا جائے" اِسکی تائید مولوی شبلی صاحب نے کی اور تائید کرتے وقت پرمغز اور بسیط تقریر کی جو قلمبند نہونے کی وجہ سے درج نہین ہوسکتی۔

یہ تحریک بالاتفاق منظور ہوئی مولوی شبلی صاحب نے کہا کہ اِسکے واسطے علحدہ چندہ ہونا چاہیے حاضرین نے تائید کی اور اُسیوقت کسیقدر چندے کا وعدہ کیا گیا جسکی تعداد بتیس روپے ماہوار اور ایکسو چالیس روپیہ سالانہ اور ایکہزار دوسو چار روپے یکمشت ہی

حاجی ریاض الدین صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ جس کام کے لیے چندہ جمع ہوتا ہی اُس کام کے پورا کرنے کے بعد اگر روپیہ بچ رہے تو ارکان ندوہ کو اختیار ہونا چاہیے کہ وہ اِسکو دوسرے کام مین لگا سکین۔ چونکہ یہ تجویز ایسے وقت مین پیش ہوئی تھی کہ ایک صیغے کے واسطے چندہ جمع ہو رہا تھا اور اِس تجویز سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ تھا اسواسطے مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری رکن انتظامی و ناظم مجلس مال ندوۃ العلما نے اِس سے اختلاف کیا اور کہا کہ جو روپیہ جس کام کے واسطے جمع کیا جائے گا وہ بالضرور دینے والے کی نیت کے موافق صرف ہوگا ارکان ندوہ کو وہ روپیہ دوسرے مصرف مین صرف کرنے کا اختیار نہونا چاہیے۔ حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا اور وہ تجویز بالاتفاق نامنظور ہوئی۔ جن بزرگون نے اسمین چندہ دینا منظور کیا اُنکے اسماے نامی مع تعداد رقم کے آخر مین مندرج ہین۔ فہرست نمبر ۸ ملاحظہ ہو۔

اُسکے بعد ہمارے نامور شاعر مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر دربار حضور نظام دکن کھڑے ہوئے اور اپنی نظم و نثر فارسی کی سنائی جسکی فصاحت بلاغت

مضمون آفرینی اور ادا ونکے پڑھنے کا طرز خاص حاضرین کو عرصے تک یاد رہیگا یہ نظم و نثر علحدہ چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہوگی۔

پھر مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم مدرسۂ معینیۂ اجمیر نے حسب مندرجۂ ذیل ایک مختصر تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم مدرسۂ معینیۂ درگاہ شریف اجمیر

ن
ین متوسلین و منتظمین درگاہ شریف کی دینداری و ہمدردی اسلامی پر اعتماد کرکے وعدہ کرتا ہو کہ اجمیر شریف مین اعانت مقاصد ندوہ کے واسطے ایک مجلس معین الندوہ کے نام سے جاری کی جائے گی اور اُسمین فراہمی ذخیرہ کے لیے ہمیشہ کوشش جاری رہے گی خصوصًا موقع عرس شریف پر ہر سال ماہ رجب کی ۷-۸-۹ کو مجلس مذکور سالانہ تحصیل چندہ کے واسطے اہتمام کرے گی اور جلسہاے انتظامی منعقد کرے گی اور مجکو امید ہے کہ جب یہ انتظام اجمیر مین جاری ہو جائے گا تو ہندوستان کی جملہ درگاہون مین اسکا جاری ہونا سہل ہوگا باللہ التوفیق

مولوی صاحب ممدوح کا یہ عزم بلاشبہہ شکر گذاری کے قابل تھا ارکان نے خاص طور پر اپنی شکر گزاری کا اظہار کیا اور اِس تجویز کی کامیابی کے لیے دعا مانگی۔ اب ہمکو مولوی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ درگاہ شریف مین معین الندوہ قائم ہوگئی ہے جو حضرات متولیان درگاہ کے ظل حمایت مین ہی اُمید ہے کہ انشا اللہ تعالی اُنکی توجہ سے بہت فائدہ رسان ثابت ہوگی۔

پھر مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری مدرس اوّل مدرسۂ اسلامیہ جبلپور نے تحریک کی کہ اشاعۃ الاسلام کی جو تجویز سال گذشتہ کے اجلاس مین منظور ہو چکی ہے اُسکی عملی کارروائی بالفعل اس طریقے سے شروع ہونی چاہیے کہ چند واعظ مقرر کیے جائین جو اُن اضلاع مین دورہ کرین جہان کے باشندے براے نام مسلمان ہین اور ارکان اسلام سے

محض نا واقف ہین اِس تحریک کے پیش کرتے وقت اشاعۃ الاسلام کے فوائد پر ایک مبسوط تقریر کی جو قلمبند نہونے کی وجہ سے اِس مقام پر درج نہین ہو سکی۔

اِسکی تائید حاجی ریاض الدین احمد صاحب بریلوی اور مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڑھ اور مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل دہلی نے کی اوسکے بعد حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب عمّ فیضہ صدر انجمن نے اِسی کے متعلق تقریر فرمائی اور تحریک کی کہ اِسکے واسطے جُدا گانہ چندہ ہونا چاہیے اِس تحریک و تائید کے بعد یہ تحریک بہت جوش مسرت کے ساتھ منظور ہوئی اور کسیقدر چندہ بھی جمع ہوا مگر افسوس ہے کہ ایسے بڑے عظیم الشان کام کیلیے جو چندہ ہوا وہ اِسقدر کم ہے جس سے اتنا بڑا کام نہین شروع ہو سکتا۔ فہرست نمبر ۶ ملاحظہ ہو۔

اُسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے علماے سلف پر اپنا لکھا ہوا مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کے ارشاد سے اُسکے جستہ جستہ مضامین پڑھ کر سُنائے یہ مضمون نہایت قابلیت اور عرق ریزی سے لکھا گیا ہے جسکے سُننے سے اُنکی باریک بینی پر حاضرین کو نہایت حیرت ہوئی۔ یہ مضمون بھی علحدہ چھپکر شائع ہوگا۔

اُسکے بعد مولوی احمد بخش صاحب جالندھری و مولوی غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور نے مختصر مختصر تقریرین کین جو قلمبند نہونے کی وجہ سے درج نہین ہو سکتین۔

پھر مولوی محمد واصل صاحب نے جناب صدر انجمن

صاحب کی اجازت سے مسلمانون کی حالت موجودہ اور تدبیر ترقی پر ایک پر جوش تقریر کی جسمین یہ بات دکھائی تھی کہ اہل اسلام کو ترقی کی آرزو ہے تو وہ اپنی متفرق قوتونکو مجتمع کرین اور طوائف الملوکی کی حالت کو چھوڑ دین۔ اگر وہ ایسا نہ کرین گے تو صرف ظاہر داری سے ترقی بھی ناممکن ہی۔ یہ مضمون بھی ہمکو لکھا ہوا نہین ملا۔ مولوی صاحب ممدوح

نہایت ہمدرد اور مسلمانون کے بڑے ہی خواہ ہین۔

اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے سپاسنامے پیش کیے جو مختلف مقامات سے آئے تھے وہ سب ضمیمہ مین درج کیے جائینگے۔

سپاسنامون کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے وکلا کی فہرست پیش کی جو انجمنہاے اسلامیہ اور مدارس اسلامیہ کیطرف سے شریک جلسہ تھے۔ یہ فہرست آیندہ کسی مقام پر درج ہوگی۔

اُسکے بعد ندوے کی طرفسے روساے میرٹھ کا شکریہ ادا کیا جنھون نے ندوے کو دعوت دی اور نہایت کوشش اور جانفشانی سے میزبانی کے حقوق ادا کیے سب سے پہلے شیخ عبد الرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشن یافتہ رئیس میرٹھ اور مولوی نجم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر رئیس میرٹھ کا شکریہ ادا کیا جو اس سال ندوے کے میرٹھ مین منعقد ہونے کے اصل باعث اور داعی تھے۔ پھر حافظ فصیح الدین صاحب سکرٹیری وشیخ محبوب بخش صاحب وشیخ کریم الدین صاحب وشیخ عبد الستار صاحب وحاجی محبوب الٰہی صاحب وغیرہ سوداگر صاحبان صدر کا شکریہ ادا کیا جو اپنی اپنی محنتون اور جانفشانیون کے لحاظ سے بلاشبہہ قابل شکریہ ہین۔

اگرچہ یہ حضرات شکریے کے محتاج نہین ہین جو کام انھون نے کیا ہے وہ خدا کا کام سمجھکر کیا ہے اور اُسکا اجر اُنکو بقدر خلوص نیت کے خداوند عالم عنایت فرمائے گا مگر تقتضاے انسانیت یہ ہی کہ جس کام مین اُنھون نے ہمارے قابل قدر اعانت کی ہے یا ہمارے آرام وآسائش کے لیتے تکلیف گوارا کی ہے اُس سے ہم خوش ہون اور اونکے لیے دعاے خیر کرین۔

حافظ حاجی عبد الحق صاحب سوداگر کانپور نے بھی اپنی محنت اور جانفشانی سے ہمکو شکرگزار کیا ہے اِسلیے ہم اُنکے اور نیز تمام اُن حضرات کے جنھون نے ندوۃ العلما کی خدمتین

کی ہین اور ہمکو اُنکی خدمتون پر اطلاع نہین ہے۔ دل سے شکر گزار ہین۔

یہان پر یہ امر بھی قابل ذکر کرنے کے ہی کہ حافظ انور علی صاحب ایڈیشنل جج کرنال نے (جو ذی علم متدین اور بہت وضعدار شخص ہین) اوقات نماز کے دریافت کرنے کا ایک سہل اور آسان طریقہ کا آلہ ایجاد کیاہی جو ہر فصل اور ہر ملک مین بلا تغیر کام دیسکتا ہی اُس آلے کو اُنھون نے ندوۃ العلما مین پیش کیا تھا اور یہ قصد کیا گیا تھا کہ تیسرے دن کے اجلاس مین ۱۲ بجے اُسکا امتحان کیا جائے گا مگر افسوس ہے کہ جلسے کے مقام مین اوسکا امتحان نہین ہوسکتا تھا اسلیے یہ رائے قرار پائی کہ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد چند علما جنکو ریاضی سے خاص قسم کی دلچسپی ہو اسکا معائنہ فرمائین چنانچہ اِسکے موافق وہ آلہ بعد ختم ہونے جلسے کے جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن صدر انجمن اجلاس چہارم ندوۃ العلما کی خدمت مین پیش کیا گیا اُسوقت اور بھی علماے کرام موجود تھے بعد معائنے کے سب نے پسند کیا اور حافظ صاحب ممدوح کی کوشش اور محنت کی تحسین کی

حافظ صاحب نے اِسکی شناخت کے قواعد علیحدہ چھپوائے ہین جو یادگار جلسہ ندوۃ العلما کے نام سے شائع ہوئے ہین۔ اُس مین نہایت تفصیل کے ساتھ اوقات پر بقاعدۂ ریاضی بحث کی ہی۔

جلسۂ عام

شب کو حسب معمول مولوی قاضی ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب صابری چشتی جھجھری اور مولوی مرتضی حسین صاحب چاندپوری اور مولوی شاہ محمد سلیم صاحب رُدولوی نے اپنے پُر تاثیر وعظ وبیان سے حاضرین کو محظوظ ومستفید فرمایا۔



سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ دامت برکاتہم

صدر انجمن

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دامت فیوضہم

فہرست ارکان اعزازی ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی
۱	شمس العلما مولانا حافظ محمد نعیم صاحب نبیرہ حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی
۲	مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی
۳	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری
۴	مولانا محمد انوار اللہ صاحب استاد حضور نظام دکن
۵	مولانا احمد حسن صاحب سابق مدرس مدرسۂ فیض عام کانپور
۶	مولانا عبدالخالق صاحب دیوبندی
۷	مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیرآبادی
۸	مولوی محمد عظیم صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ عظیم آباد پٹنہ
۹	مولانا محمد فاروق صاحب عباسی رئیس چریاکوٹ
۱۰	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان ندوۃ العلما قسم اول شرکائے جلسہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
١١	مولوی حکیم ابوسعید صاحب	جائس	صہ/
١٢	مولوی اکرام الدین صاحب	پشاور	للے/
١٣	مولوی امان الرحمن صاحب	دہلی	عہ/
١٤	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب صدر انجمن اسلامیہ	بریلی	عہ/
١٥	مولوی امانت اللہ صاحب معلم دینیات	امروہہ	عہ/
١٦	مولوی امانت اللہ صاحب خلف حضرت مولنا محمد لطف اللہ صاحب مفتی	حیدرآباد	عہ/
١٧	مولوی حکیم احسان علی صاحب	مرادآباد	عہ/
١٨	مولوی احمد حسن صاحب شوکت	میرٹھ	عہ/
١٩	مولوی سید احمد علی صاحب	کانپور	عہ/
٢٠	مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب بانی مدرسہ احمدیہ	آرہ	عہ/
٢١	مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی	غازی پور	
٢٢	مولوی امیرالدین صاحب	جوناگڈھ	
٢٣	مولوی انوار حسین صاحب اسرائیلی	سنبھل	
٢٤	مولوی حکیم ابوحبیب صاحب	بہار	
٢٥	مولوی اکرام الدین صاحب بخاری	بمبئی	
٢٦	مولوی ابوالبرکات صاحب	غازی پور	
٢٧	مولوی ابوالخیر شیخ احمد صاحب مکی		
٢٨	مولوی صاحبزادہ الطاف علیخان صاحب	رامپور	
٢٩	مولوی ابوالخیر صاحب فصیحی	غازیپور	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۳۰	مولوی شاہ سید ابوالقاسم صاحب	ہنسوہ	
۳۱	مولوی الٰہ بخش خانصاحب	چوتھی	
۳۲	مولوی احتشام الدین صاحب	حصار	
۳۳	مولوی الٰہی بخش صاحب سابق مدرس دوم مدرسہ فیض عام		
۳۴	مولوی افہام اللہ صاحب فرنگی محلی مدرس ہائی اسکول	گلبرگہ	
۳۵	مولوی امام الدین صاحب	جالندھر	
۳۶	مولوی امانت اللہ صاحب	نکودر	
۳۷	مولوی احمد علی صاحب مدرس عربی مدرسہ انجمن اسلامیہ	امرتسر	
۳۸	مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ و امام جامع مسجد	”	
	ب		
۳۹	مولوی بدرالاسلام صاحب برادرزادہ مولانا رحمت اللہ صاحب مرحوم مغفور	مکہ معظمہ	صہ/
۴۰	حافظ بہادر علی شاہ صاحب چشتی نظامی فخری سلیمانی		صہ/
۴۱	مولوی بشیرالدین صاحب	بڑودہ	عہ/
۴۲	مولوی بقا حسین خانصاحب فلکی مہتمم مدرسہ اسلامیہ	فیروزآباد	عہ/
۴۳	مولوی بشیر احمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عام	سہارنپور	
۴۴	مولوی قاضی بشیرالدین صاحب مدرس	متھرا	
۴۵	مولوی بشارت کریم صاحب محدث	بہار	
۴۶	مولوی بشارت کریم صاحب	”	
۴۷	مولوی بدرالدین صاحب رفیقی نورپوری	کشمیر	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
	ت		
۴۸	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر لشکر کالج	گوالیار	۶/
۴۹	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب	بہار	
	ج		
۵۰	مولوی جسیم الدین صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام	مونگیر	
۵۱	مولوی جعفر علی خانصاحب مدرس ہفتم مدرسہ عالیہ	رامپور	
۵۲	مولوی جمیل الرحمن صاحب پروفیسر کالج	دہلی	
	ح		
۵۳	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس	حبیب گنج	۱۰/
۵۴	مولوی حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ	رامپور	۶/
۵۵	مولوی حمید اللہ صاحب	میرٹھ	۶/
۵۶	مولوی حبیب احمد صاحب مدرس مدرسہ مسجد فتحپوری	دہلی	۶/
۵۷	مولوی حضرت نور صاحب مدرس اول مدرسہ صولتیہ	مکہ معظمہ	
۵۸	مولوی حبیب الرحمن صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم	حیدر آباد دکن	
۵۹	مولوی حافظ حاجی حافظ الدین صاحب	دوجانہ	
۶۰	مولوی حمایت اللہ صاحب	شیرپور	
۶۱	مولوی حافظ حکیم حامد حسین صاحب داماد مولانا محمد فاروق صاحب	چڑیا کوٹ	
۶۲	مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظمگڈھی	پٹنہ	

نمبر	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
	خ		
۶۳	مولوی خلیل الرحمن صاحب فرزند مولانا احمد علی صاحب محدث	سہارنپور	۱/
۶۴	مولوی خیر الدین صاحب مدرس	ردولی	
	ر		
۶۵	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس عربی	الموڑہ	۱/
۶۶	مولوی ریحان رضا صاحب	بدایون	۱/
۶۷	مولوی حکیم رونق علی صاحب	ردولی	۱/
۶۸	مولوی حکیم رضی الدین خانصاحب	دہلی	۱/
۶۹	مولوی راغب اللہ صاحب مدرس	پانی پت	
۷۰	مولوی حکیم رشید النبی صاحب	بہار	
۷۱	مولوی سید رحم الٰہی صاحب	منگلور	
	س		
۷۲	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار عدالت دیوانی	بلدہ حیدرآباد دکن	۱/
۷۳	مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب سکرٹری انجمن خادم علوم اسلامیہ	لاہور	۱/
۷۴	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری	پھلواری	
۷۵	مولوی سعد اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	بھڑوچ	
۷۶	حافظ شاہ سراج الیقین صاحب سجادہ نشین خانقاہ	بانسہ	
۷۷	مولوی سعید الدین صاحب نائب مہتمم مدارس	بھوپال	
	ش		
۷۸	شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی	اعظم گڈھ	۱/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۷۹	مولوی شیخ محمد صاحب بن غلام رسول صاحب	سورت	
۸۰	مولوی شرافت اللہ صاحب	رامپور	
۸۱	مولوی شجاعت علی صاحب خلف مولانا ہدایت علی صاحب	بریلی	
۸۲	مولوی حکیم شرف الحق صاحب	بہار	
۸۳	مولوی حافظ شرف الدین صاحب	میرٹھ	
	ص		
۸۴	مولوی ابوالبقا سید صدرالدین صاحب خلف مولنا معین الدین صاحب مرحوم	کڑا	
۸۵	مولوی صفدر علی صاحب عرف ملا پشاوری	پیلی بھیت	
	ظ		
۸۶	مولوی حافظ شاہ سید ظہور الحسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ قادریہ فاضلیہ	بٹالہ	عا/
۸۷	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب	فتحپور	عہ/
۸۸	مولوی حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی	پٹنہ	
۸۹	مولوی قاضی ظفر الدین احمد صاحب پروفیسر اورینٹل کالج	لاہور	
	ع		
۹۰	مولوی حکیم عبد الرزاق خانصاحب	جوناگڑھ	صر/
۹۱	مولوی عبد الرحمن صاحب شایق	بمبئی	صر/
۹۲	مولوی عبد الحی صاحب مہتمم مدرسہ صدیقیہ	بھوپال	للے ۲/
۹۳	مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس عربی مدرسہ	مٹاری	عا/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۹۴	مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس	پٹنہ	عہ/
۹۵	مولوی محمد عبدالباقی صاحب	حیدرآباد سندھ	عہ/
۹۶	مولوی حکیم عبداللہ صاحب رئیس	پشاور	عہ/
۹۷	سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن مولاخیلہ العلوی الحضرمی		ہہ/
۹۸	مولوی محمد عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات کالج	علیگڈھ	عہ/
۹۹	مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس	پٹنہ	عہ/
۱۰۰	خان بہادر مولوی عبدالرحمن صاحب رئیس	حسن ابدال	عہ/
۱۰۱	مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ معینیہ	اجمیر	عہ/
۱۰۲	مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ	جبلپور	عہ/
۱۰۳	مولوی عبداللہ شاہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	کرنال	عہ/
۱۰۴	مولوی عبداللہ صاحب مدرس مہندر کالج	پٹیالہ	عہ/
۱۰۵	مولوی عبدالوہاب خانصاحب	رامپور	عہ/
۱۰۶	مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی	دہلی	عہ/
۱۰۷	مولوی عبدالجمیل صاحب مدرس اول مدرسہ فتحپوری	دہلی	عہ/
۱۰۸	میاں عبداللہ شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ قمرالدین علیہ الرحمہ		عہ/
۱۰۹	مولوی عتیق اللہ صاحب	تھانیسر	عہ/
۱۱۰	مولوی سید عنایت اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ .	چھورو	عہ/
۱۱۱	مولوی حکیم علاءالدین صاحب مہاجر	مکہ معظمہ	عہ
۱۱۲	مولوی سید عبدالعزیز صاحب	سینٹھ	عہ/
۱۱۴	مولوی حافظ عبداللطیف صاحب مہتمم وظائف	بھوپال	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱۱۴	مولوی سید عبد الحئ صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما	کانپور	عہ/
۱۱۵	مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی	دہلی	
۱۱۶	مولوی حافظ حکیم ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب مذاقی	بدایون	
۱۱۷	مولوی حکیم عبد القادر خانصاحب	شاہجہانپور	
۱۱۸	مولوی عبد الغفار خانصاحب	رامپور	
۱۱۹	مولوی عبد السلام صاحب رفیقی نور پوری امام مسجد	کوہ ڈلہوزی	
۱۲۰	مولوی ابو الحسنات عبد الغفور صاحب وکیل مدرسہ اصلاح المسلمین	پٹنہ	
۱۲۱	مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب مدرس مدرسہ نظامیہ	حیدرآباد دکن	
۱۲۲	مولوی مفتی عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج	لاہور	
۱۲۳	مولوی حکیم علی حیدر خانصاحب	پٹنہ	
۱۲۴	مولوی عبد الوہاب صاحب سابق مدرس مدرسہ حنفیہ	آرہ	
۱۲۵	مولوی محمد عمر صاحب خلف الرشید و جانشین مولانا شیخ محمد صاحب علیہ الرحمہ	تھانہ بھون	
۱۲۶	مولوی عبد الحق صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	پیلی بھیت	
۱۲۷	مولوی عبد العلی صاحب آسی مدراسی	لکھنؤ	
۱۲۸	مولوی سید عبد الحکیم صاحب	سینتھ	
۱۲۹	مولوی عبد العزیز صاحب	گلاوٹھی	
۱۳۰	مولوی عبد الرشید صاحب	"	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد خریدہ
۱۳۱	مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب مدرس مدرسۂ انوار العلوم	نوانگر	
۱۳۲	مولوی قاری عبدالسلام صاحب خلف مولانا	پانی پت	
۱۳۳	عبدالرحمٰن صاحب محدث		
۱۳۴	مولوی ابوالمجد عبدالصمد صاحب	داناپور	
۱۳۵	مولوی عبدالماجد صاحب	بھاگلپور	
۱۳۶	مولوی عبدالحکیم صاحب کرانوی مدرس	ہنسوہ	
۱۳۷	مولوی عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ	آرہ	
۱۳۸	مولوی شاہ عین الحق صاحب سجادہ نشین سابق	پھلواری	
۱۳۹	مولوی عبدالغفار صاحب	آسیون	
۱۴۰	مولوی عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ حنفیہ	آرہ	
۱۴۱	مولوی حکیم عظمت حسین صاحب	بہار	
۱۴۲	مولوی مفتی عبدالسلام صاحب	سنبھل	
۱۴۳	مولوی عبدالحق صاحب	پشاور	
۱۴۴	شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب	عظیم آباد	
۱۴۵	مولوی حافظ عبدالمجید صاحب فرنگی محلی پروفیسر عربی کیننگ کالج	لکھنؤ	
۱۴۶	مولوی عبدالرحمن صاحب اُستاد نواب نصر اللہ خان بہادر صاحبزادۂ ولیۃ العہد ریاست	بھوپال	
۱۴۷	صاحبزادہ مولوی عبدالخالق صاحب سجادہ نشین خاندان نقشبندیہ	جہان خیلان	
۱۴۸	مولوی عبداللطیف صاحب	سنبھل	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد خرید
	غ		
۱۴۹	مولوی غلام محمد صاحب مدرس	نکودر	۱/
۱۵۰	مولوی غلام محمد صاحب	لدھیانہ	۱/
۱۵۱	مولوی غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل حمایت اسلام	لاہور	۱/
۱۵۲	مولوی غلام محی الدین صاحب ہیڈ ماسٹر نور محل	جالندھر	۱/
۱۵۳	مولوی حکیم غلام رضا خانصاحب	دہلی	۱/
۱۵۴	زبدۃ الحکما مولوی حکیم غلام مصطفےٰ صاحب ایم او ایل پروفیسر مڈیکل کالج و لکچرار طب یونانی	لاہور	۱/
۱۵۵	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا صاحب	امرتسر	
۱۵۶	مولوی غلام محمد صاحب فاضل	ہوشیارپور	
۱۵۷	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسۂ نعمانیہ	لاہور	
	ف		
۱۵۸	مولوی حکیم فضل محمد صاحب	جالندھر	۱/
۱۵۹	مولوی فضل حق صاحب مدرس	کرنال	۱/
۱۶۰	مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی	تاجپور	۱/
۱۶۱	مولوی فتح محمد صاحب نائب مہتمم مدرسہ رفاہ المسلمین	لکھنؤ	
۱۶۲	شاہ فیض اللہ صاحب خلیفہ حضرت شاہ الٰہ بخش صاحب	تونسہ	
۱۶۳	مولوی فضل الرحمن صاحب	نانوتہ	
۱۶۴	مولوی فخر الدین صاحب مہاجر	مدینۂ منورہ	
۱۶۵	مولوی حافظ فضل حق صاحب مدرس سوم مدرسہ عالیہ	رامپور	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد جلد
۱۶۶	**ق**		
۱۶۷	مولوی قادر بخش صاحب شہسرامی واعظ ریاست	گھگڑہ	عا/
۱۶۸	مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم مدرسہ معینیہ	اجمیر	عا/
۱۶۹	مولوی محمد قطب الدین صاحب	دہلی	عا/
۱۷۰	مولوی قطب الدین صاحب واعظ ریاست	رامپور	
	ک		
۱۷۱	مولوی کفیل الدین اسمعیل صاحب چشتی	بدایون	عا/
۱۷۲	شاہ کرم احمد صاحب چشتی حسامی مرشد زادہ	مانکپور	
	گ		
۱۷۳	مولوی گل محمد صاحب مدرس ریاضی	امرتسر	عا/
	ل		
۱۷۴	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ	حیدر آباد دکن	عا/
۱۷۵	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب	بانکی پور	عا/
۱۷۶	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب	پٹنہ	عا/
	م		
۱۷۷	مولوی سید محمد علی صاحب رضوی ناظم ضلع جنوب ریاست	بھوپال	للعہ/
۱۷۸	مولانا محسن بن عمر العطاس العلوی الحضرمی		للے/
۱۷۹	مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس	فیض آباد	عا/
۱۸۰	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس	شاہجہانپور	عا/
۱۸۱	مولوی معین اظہر صاحب رئیس	بہن	عا/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱۸۲	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس	〃	عہ/
۱۸۳	مولوی محمد احسان صاحب مدرس	پیلی بھیت	عہ/
۱۸۴	مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس	کانپور	عہ/
۱۸۵	مولوی محمد صدیق صاحب سندھی مہاجر	مکہ معظمہ	عہ/
۱۸۶	مولوی میاں محمد صاحب کرانوی مدرس مہندر کالج	پٹیالہ	عہ/
۱۸۷	مولوی محمد رسول شاہ صاحب امام مسجد	سردھنہ	عہ/
۱۸۸	مولوی مفتی حکیم محمد اسحٰق صاحب پروفیسر مہندر کالج	پٹیالہ	عہ/
۱۸۹	مولوی سید محمود علی شاہ صاحب پروفیسر عربی رندھیر کالج	کپورتھلہ	عہ/
۱۹۰	مولوی شاہ سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	کانپور	عہ/
۱۹۱	مولوی محمد یامین صاحب مدرس مدرسہ فیض عام	سہارنپور	
۱۹۲	مولوی مشتاق احمد صاحب انبھٹوی مدرس عربی	لدھیانہ	
۱۹۳	مولوی محمد جعفر صاحب	انبالہ	
۱۹۴	مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی منتظم دفتر ریلوے	حیدرآباد	
۱۹۵	مولوی محمد حسین صاحب قاضی ریاست	جوناگڑھ	
۱۹۶	مولوی حکیم محمد اشرف صاحب واعظ انجمن اسلامیہ	گورکھپور	
۱۹۷	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی تھانوی میر منشی دربار	جوناگڑھ	
۱۹۸	مولوی محمد فاضل صاحب	راولپنڈی	
۱۹۹	مولوی محمد ادریس صاحب مصنف تذکرہ علمائے ہند	نگرام	
۲۰۰	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ	مونگیر	

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۲۰۱	مولوی محمد ابراہیم صاحب مینوسپل کمشنر و مہتمم مدرسہ	کرنال	
۲۰۲	مولوی شاہ محمد سلیم صاحب انصاری	ردولی	
۲۰۳	مولوی منور علیشاہ صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ	نستارسولپور	
۲۰۴	مولوی مرتضیٰ حسن صاحب	چاندپور	
۲۰۵	مولوی مجتبیٰ حسن صاحب	״	
۲۰۶	مولوی حافظ محمود احمد صاحب	جلیسر	
۲۰۷	مولوی حکیم سیّد محمد حنیف صاحب	دسنہ	
۲۰۸	مولوی حکیم محمد اسحٰق صاحب	سنبھل	
	ن		
۲۰۹	مولوی نذیر احمد صاحب	بھوپال	سلے/
۲۱۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ	فتحپور	عا/
۲۱۱	مولوی نور بخش صاحب ایم اے مدرس عربی	امرتسر	عا/
۲۱۲	مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عام	کانپور	
۲۱۳	مولوی شاہ نظام الدین صاحب صابری چشتی	جھجھر	
۲۱۴	مولوی نظیر حسن صاحب	جلیپور	
۲۱۵	مولوی حافظ حکیم نعمت اللہ صاحب	شاہپور	
۲۱۶	مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی	دہلی	
۲۱۷	مولوی ناظر حسن صاحب رئیس و وکیل	سہارنپور	عا/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
	و		
۲۱۸	مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری ناظم عدالت دیوانی و مجسٹریٹ	گلبرگہ	صہ/
۲۱۹	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب	رائے بریلی	عہ/
	ی		
۲۲۰	مولوی حاجی یونس خانصاحب رئیس	دتاولی	عہ/
۲۲۱	مولوی یونس علی صاحب مدرس ورئیس	بدایون	عہ/
۲۲۲	مولوی حکیم یعقوب علی صاحب	میرٹھ	

تنبیہ

افسوس ہے کہ اس سال ان علماے کرام کی فہرست جو جلسہ مین شریک ہوے تھے اور ایام جلسہ مین بڑی کوشش سے مرتب کی گئی تھی بعد جلسہ کے مع دیگر کاغذات کے تلف ہوگئی اسوجہ سے اس فہرست مین صرف ان بزرگون کے نام درج ہوسکے جنکا نام بادا ے چندہ رجسٹر مین درج تھا یا جن بزرگون کا شریک ہونا ہمکو یاد تھا اسلیے ہمکو سخت افسوس ہے کہ ہم پوری فہرست شرکاے جلسہ کی پیش نہین کرسکتے وہ حضرات معاف فرمائین جنکا نام درج ہونے سے رہگیا ہے اور ہم کو امید ہے کہ وہ معاف فرمائین گے مگر اس افسوس وقلق کا کوئی علاج نہین ہے جو بمجبوری ہمکو برداشت کرنا پڑا ہے۔

فہرست ارکان قسم دوم

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۲۳	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و رئیس	کاکوری	وعہ
۲۲۴	مولوی الطاف الرحمن صاحب نعمانی رئیس	ردولی	عہ
۲۲۵	اسمعیل مرکا عرف مارکین و باشی صاحب	اکیاب	عہ
۲۲۶	مولوی احسان الٰہی صاحب ڈپٹی کلکٹر و مہتمم بندوبست	ریاست الور	سلے/
۲۲۷	سید ابراہیم حسین صاحب خلف میر واجد حسین صاحب رئیس	پٹنہ	صہ/
۲۲۸	مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ	پنجاب	صہ/
۲۲۹	احمدی بیگم اہلخانہ مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر درخاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ	دکن حیدرآباد	صہ/
۲۳۰	قاضی اشفاق احمد صاحب رئیس شہر کہنہ	بریلی	للعہ/
۲۳۱	منشی احمد علی صاحب بیخود	رامپور	للعہ/
	بابو اعزاز الدین صاحب	دہلی	للعہ/
۲۳۲	اسد علی صاحب ولد محمد شفیع صاحب چودھری	برتلی اوٹ	للے/
۲۳۳	اصغر خانصاحب نمبردار		للے/
۲۳۴	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر دوا	الپی	للے/
۲۳۵	خان بہادر شیخ انعام اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر	مظفر گڑھ	عما/
۲۳۶	حافظ اوصاف علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر	کرنال	عما/
۲۳۷	حافظ انور علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	"	عما/
۲۳۸	شیخ امیر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ہوشیارپور	عما/

تعداد رقم	پتہ	نام نامی	نمبر شمار
عہ/	بہار	خان بہادر مولوی سید امیر الدین احمد صاحب رئیس	۲۴۰
عہ/	امروہہ	مولوی سید امتیاز علی صاحب پنشنر منصف و رئیس	۲۴۱
عہ/	بدایون	مولوی حاجی اقتدار الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن	۲۴۲
عہ/	کرنال	نواب محمد اسد علیخان صاحب رئیس	۲۴۳
عہ/	دہلی	نواب سید احمد شفیع صاحب رئیس	۲۴۴
عہ/	گلگت	منشی امیر علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنسی	۲۴۵
عہ/	امرہیٹہ	قاضی امراؤ میاں صاحب ولد قاضی بڑا میاں صاحب رئیس	۲۴۶
عہ/	ردولی	خواجہ اقبال رسول صاحب رئیس	۲۴۷
عہ/	ردولی	مولوی اصغر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول	۲۴۸
عہ/		اصغر علی خانصاحب خلف ڈپٹی رجب علی خانصاحب مرحوم	۲۴۹
عہ/	حیدرآباد	منشی سید احمد حسن صاحب تنقیح ساز دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹرار	۲۵۰
عہ/	فتحپور	میر احسن علی صاحب رئیس و وکیل	۲۵۱
عہ/	فتحپور	شیخ احسن الزمان صاحب مختار عدالت	۲۵۲
عہ/	خانپور	میاں امام الدین خانصاحب رئیس	۲۵۳
عہ/	لبسی نو	خان امیر خانصاحب رئیس	۲۵۴
عہ/	ہوشیارپور	مرزا امیر اللہ خانصاحب شلخوان ڈویژنل کورٹ	۲۵۵
عہ/		منشی امام الدین صاحب ایجنٹ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل	۲۵۶
عہ/		چودھری احمد بخش صاحب ایجنٹ بابو ہیرا رام وکیل	۲۵۷
عہ/	قصبہ میانی	میاں احمد خانصاحب رئیس و نمبردار	۲۵۸
عہ/	؍؍	میاں اویس خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	۲۵۹

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۶۰	مولوی انشاء اللہ خانصاحب زمیندار انعام آباد و ایڈیٹر وکیل	امرتسر	عہ/
۲۶۱	اکبر خانصاحب رئیس و سفید پوش	قصبہ جہت پور	عہ/
۲۶۲	سید امیر علی شاہ صاحب محرر جوڈیشل	قصبہ نکودر	عہ/
۲۶۳	منشی الہ داد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	جالندھر	عہ/
۲۶۴	منشی احمد بخش صاحب مالک اخبار قیصری	"	عہ/
۲۶۵	منشی سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری	"	عہ/
۲۶۶	شیخ احمد بخش صاحب وکیل	"	عہ/
۲۶۷	حکیم سید امیر شاہ صاحب رئیس	"	عہ/
۲۶۸	شیخ انصار حسین صاحب وکیل متولی خانقاہ شاہ نصیر الدین صاحب	بدایون	عہ/
۲۶۹	چودھری احمد حسن صاحب رئیس	نوادہ	عہ/
۲۷۰	محمد اختر یار خانصاحب رئیس	پیلی بھیت	عہ/
۲۷۱	شیخ محمد اصغر حسین صاحب رئیس	"	عہ/
۲۷۲	اصغر علی خانصاحب بی اے وکیل و رئیس	بریلی	عہ/
۲۷۳	میر آصف حسین صاحب رئیس	پٹنہ	عہ/
۲۷۴	سید ابو العاص صاحب خلف مولوی سید مظفر علی صاحب رئیس	"	عہ/
۲۷۵	منشی احمد بخش صاحب سب اوورسیر کمیٹی	شملہ	عہ/
۲۷۶	بابو اکمل حسین صاحب خزانچی دفتر اکزیکیٹو انجنیر	"	عہ/
۲۷۷	منشی امین احمد صاحب محرر بند و بست	میرٹھ	عہ/
۲۷۸	احمد علی خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر		عہ/
۲۷۹	منشی احمد حسن صاحب مینوسپل کمشنر	کرنال	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۸۰	مولوی انوار الحق صاحب	حیدرآباد دکن	عہ/
۲۸۱	میر افضل شیر صاحب رئیس	بہار	عہ/
۲۸۲	میر انور علی صاحب رئیس	بہار	عہ/
۲۸۳	مولوی امیر الحق صاحب	//	عہ/
۲۸۴	منشی ابو الحسن صاحب	//	عہ/
۲۸۵	شیخ احمد علی صاحب رئیس	//	عہ/
۲۸۶	حاجی الٰہی بخش صاحب عرف مولی صاحب زمیندار	کرنال	عہ/
۲۸۷	سید امتیاز علی صاحب وکیل و رئیس	امروہہ	عہ/
۲۸۸	چودھری احسان علی صاحب سوداگر	دہلی	عہ/
۲۸۹	شیخ الٰہ بخش و نور بخش صاحبان سوداگر	//	عہ/
۲۹۰	احمد حسین صاحب	//	عہ/
۲۹۱	سید امام علی شاہ صاحب رئیس	پریم گڈھ	عہ/
۲۹۲	چودھری الٰہی بخش صاحب ذیلدار	موضع سید و بہٹی	عہ/
۲۹۳	منشی احسان الحق صاحب نائب تحصیلدار	سلطانپور	عہ/
۲۹۴	مولوی احمد زمان خانصاحب رئیس	شاہجہانپور	عہ/
۲۹۵	شیخ احمد حسین صاحب زمیندار و رئیس	قصبہ ہنسوہ	عہ/
۲۹۶	شیخ اصغر علی خانصاحب نائب مہتمم فراشخانہ تاج محل	بھوپال	عہ/
۲۹۷	بابو احمد بخش صاحب گماشتہ کمسریٹ	انبالہ	عہ/
۲۹۸	شاہ ابو سعید صاحب	رائے بریلی	عہ/
۲۹۹	سردار محمد اکبر خانصاحب وزیر وزارت	گلگت	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۰۰	شیخ احمد مرزا خانصاحب مالک مطبع خادم الاسلام	دہلی	عه/
۳۰۱	حاجی امجد علی صاحب	″	عه/
۳۰۲	حاجی احمد خانصاحب سوداگر	″	عه/
۳۰۳	حاجی الٰہی بخش صاحب سوداگر	″	عه/
۳۰۴	شیخ احمد اصغر خانصاحب	″	عه/
۳۰۵	منشی احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا	شملہ	عه/
۳۰۶	حکیم احمد حسن صاحب مقیم	بڑودہ	عه/
۳۰۷	چودھری امین الدین صاحب رئیس	رودولی	عه/
۳۰۸	سید اعظم علی صاحب خلف راجہ سید عبدالعلی خان بہادر منصرم دفتر جعفریہ	بھوپال	عه/
۳۰۹	حاجی امام الدین صاحب	الہ آباد	عه/
۳۱۰	منشی سید احمد حسن صاحب مختار عدالت	کانپور	عه/
۳۱۱	میانجی اللہ دیا صاحب مدرس	موضع کھڈ	عه/
۳۱۲	میمن آدم جی ولد گیگہ صاحب تاجر	بھاؤنگر	عه/
۳۱۳	شیخ اسمٰعیل ولد ابراہیم صاحب تاجر	″	عه/
۳۱۴	آلانا احمد خانصاحب میمن تاجر	″	عه/
۳۱۵	حکیم امام مہاوت صاحب ولد عباس مہاوت صاحب	″	عه/
۳۱۶	میمن اسحٰق ولد حاجی گیگہ سوداگر	″	عه/
۳۱۷	امیر علی صاحب داماد انومیان سوداگر	چاٹگام	عه/
۳۱۸	میمن ابراہیم حبیب صاحب سوداگر	گیدر	عه/
۳۱۹	شیخ ابرار علی صاحب مقیم	اکیاب	عه/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۲۰	حافظ الٰہی بخش صاحب افسر مدرس مدرسہ اسلامیہ	ردولی	عا/
۳۲۱	آدم عثمان صاحب تاجر	الپی	عا/
۳۲۲	احمد حاجی محمد صاحب تاجر	؍؍	عا/
۳۲۳	اٹری محمد صاحب دلال	؍؍	عا/
۳۲۴	مولوی افضال الرحمٰن صاحب نعمانی رئیس	ردولی	عا/
۳۲۵	مولوی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	کاکوری	عا/
۳۲۶	قاری حافظ ابراہیم صاحب مدرس دوم مدرسہ	صولتیہ	عا/
	ب		
۳۲۷	امیر الامرا ناصر الاسلام صدر اعظم خان بہادر شیخ بہاء الدین خان صاحب سی آئی اے وزیر اعظم ریاست	جوناگڈھ	ما/
۳۲۸	منشی بدر الدین صاحب بن عبد اللہ صاحب قور رئیس	بمبئی	دعہ
۳۲۹	منشی برکت اللہ صاحب معتمد ریاست	بلرام پور	للعہ
۳۳۰	مولوی برکت علی صاحب منصف	اجنالہ	عا/
۳۳۱	بابو میر برکت علی صاحب سب اوور سیر	فتحپور	عا/
۳۳۲	منشی برکت علی خانصاحب نائب تحصیلدار	نکودر	عا/
۳۳۳	شیخ بشیر الدین صاحب سابق انجنیر ریاست	جودھپور	عا/
۳۳۴	منشی بشیر الدین صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	اٹاوہ	عا/
۳۳۵	منشی برکت علی صاحب کلرک سینٹری کمشنر	شملہ	عا/
۳۳۶	شیخ بشیر الدین صاحب کوتوال	علیگڈھ	عا/
۳۳۷	حاجی شیخ بوڈھا صاحب مینوسپل کمشنر	امرتسر	عا/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۳۸	مولوی بدیع الدین صاحب شلغوان	کرنال	عہ/
۳۳۹	منشی بہادر علی صاحب اپیل نویس	"	عہ/
۳۴۰	بھیکن صاحب جمعدار تاجر عطر	بھاؤ نگر	عہ/
۳۴۱	چودھری پیر بخش صاحب ساکن	ڈہدر	عہ/
۳۴۲	مولوی سید محمد باقر صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	مغلپورہ	عہ/
	ت		
۳۴۳	راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر تعلقدار	جہانگیر آباد	مال
۳۴۴	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب	لاہور	عہ/
۳۴۵	میاں تاج محمد صاحب رئیس	جالندھر	عہ/
۳۴۶	مرزا تفضل حسین صاحب ڈرائنگ ماسٹر پی ڈبلو ڈی	اکیاب	عہ/
۳۴۷	پیرجی سید تمیز علی صاحب چیف رجسٹرار	بلاری	عہ/
۳۴۸	حکیم سید شاہ تصدق رسول صاحب رئیس	گردنڈہ	عہ/
۳۴۹	شیخ تفضل حسین صاحب وینو ایجنٹ	سلطانپور	عہ/
۳۵	تراب علے صاحب بن انو میاں سوداگر	چاٹگام	عہ/
۳۵۱	شیخ ٹم ٹم صاحب بساطی	سلطانپورہ	عہ/
	ث		
۳۵۲	میر ثامن علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	رائے بریلی	عہ/
	ج		
۳۵۳	میاں چراغ محمد صاحب رئیس	جالندھر	صہ/
۳۵۴	خان محمد جلال الدین صاحب ذیلدار و رئیس	جہان خیلاں	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۵۵	میاں جلال الدین صاحب نمبردار موضع	سودہ	ع/
۳۵۶	میاں جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار	قصبہ نکودر	ع/
۳۵۷	منشی جمال الدین صاحب کلرک دفتر	شملہ	ع/
۳۵۸	حافظ چراغ الدین صاحب سوداگر وامین انجمن نعمانیہ	لاہور	ع/
۳۵۹	چھوٹے مرزا صاحب مینجر و رئیس	دہلی	ع/
۱ ۶۰	شاہ جلال الدین احمد صاحب عرف رومی شاہ صاحب	ضلع غازیپور	ع/
۳۶۱	مولوی جان محمد صاحب	ہوشیارپور	ع/
	ح		
۳۶۲	حسن علی آفندی فیض حیدر صاحب تاجر مقیم	استنبول	معہ/
۳۶۳	خواجہ حبیب اللہ صاحب رئیس	شملہ	ہ/
۳۶۴	چودھری حفیظ الرحمن صاحب تعلقدار برئی و رئیس	رودلی	ع/
۳۶۵	مولوی حسام الدین احمد صاحب فضلی ڈپٹی کلکٹر	سلطانپور	ع/
۳۶۶	منشی حبیب الرحمن صاحب ردولوی مختار ریاست	بلرام پور	ع/
۳۶۷	جمعدار شیخ حسین بن عبد القادر الحمیدی		ع/
۳۶۸	منشی حبیب اللہ صاحب سرکل آفیسر	موضع سریا	ع/
۳۶۹	میاں حاکم علی صاحب سوداگر	لبی خواجو	ع/
۳۷۰	میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ	امرتسر	ع/
۳۷۱	محمد حسن خانصاحب عرف خلیفہ منا خانصاحب رئیس	جھجھر	ع/
۳۷۲	میر حسن شاہ صاحب نقشہ نویس دفتر آب و ہوا	شملہ	ع/
۳۷۳	منشی حبیب اللہ صاحب کارپرداز گورنمنٹ پریس	〃	ع/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۷۴	منشی حمید اللہ خانصاحب مختار عدالت	چندوسی	عہ/
۳۷۵	محمد حسن خانصاحب رئیس	جھجھر	عہ/
۳۷۶	میر حاتم علی صاحب ساکن	دہلی	عہ/
۳۷۷	شیخ حسین بخش صاحب سوداگر و رئیس	ایرایان	عہ/
۳۷۸	مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس	شاہجہانپور	عہ/
۳۷۹	سید حمزہ علی صاحب رئیس	امروہہ	عہ/
۳۸۰	منشی حشمت اللہ خانصاحب متوسل برٹش ایجنسی	گلگت	عہ
۳۸۱	منشی حقداد خانصاحب نائب محافظ دفتر	سلطانپور	عہ/
۳۸۲	منشی شیخ حسن صاحب بن شیخ حامد صاحب مدرس	بھڑوچ	عہ/
۳۸۳	چودھری حشمت علی صاحب پٹواری	موضع عثمان شہید	عہ/
۳۸۴	حیات خانصاحب رجمنٹ اول سنٹرل انڈین ہارس	آگر	عہ/
	خ		
۳۸۵	مولوی خدایار خانصاحب رئیس شہر کہنہ	بریلی	عـہ
۳۸۶	معین الاسلام منشی خیرات علی صاحب بنگش مرحوم میر منشی دربار	جوناگڈھ	معہ ۱۴ار
۳۸۷	چودھری خلیل الرحمن صاحب تعلقدار بریلی و آنریری مجسٹریٹ	رودولی	صہ/
۳۸۸	ملک خدابخش خانصاحب ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ہوشیارپور	صہ/
۳۸۹	خان ماں خانصاحب انسپکٹر پنشنر و رئیس	جہان خیلان	عہ/
۳۹۰	میر خیرات علی صاحب تحصیلدار پنشنر و رئیس	فتحپور	عہ/
۳۹۱	سید خلیل الدین احمد صاحب زمیندار و آنریری مجسٹریٹ	رائے بریلی	عہ/
۳۹۲	محمد خلیل احمد صاحب زمیندار و رئیس	پیلی بھیت	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲۹۳	حاجی خدا بخش صاحب سوداگر	دہلی	عہ/
۲۹۴	حافظ ضیاءاللہ صاحب ساکن	علیگڈھ	عہ/
	د		
۲۹۵	کرنیل دانشمند خانصاحب رئیس	ہوشیارپور	عہ/
۲۹۶	شیخ دین محمد صاحب بزاز	سلطانپور	عہ/
۲۹۷	منشی دیانت حسین صاحب سب انسپکٹر مدارس	جہان آباد	عہ/
	ر		
۲۹۸	حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب سیٹھ	بمبئی	صہ
۲۹۹	رستم جیو صابر جیو صاحب جنرل مرچنٹ رئیس	شملہ	صہ
۴۰۰	حاجی رحمت اللہ حاجی قاسم صاحب میمن	احمد آباد	عہ/
۴۰۱	مولوی رفیع الدین صاحب وکیل	علیگڈھ	عہ/
۴۰۲	مولوی محمد رفعت اللہ صاحب رئیس	بریلی	عہ/
۴۰۳	منشی رحمت اللہ صاحب رعد مالک مطبع نامی	کانپور	عہ/
۴۰۴	رحمٰن صاحب جمعدار ولد اسمال بھائی بردوان والے	بھاؤنگر	عہ/
۴۰۵	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر	ہوشیارپور	عہ/
۴۰۶	شیخ رحیم الدین کریم الدین صاحب سوداگر	الموڑہ	عہ/
۴۰۷	سید راحت حسین صاحب ساکن	ردولی	عہ/
۴۰۸	رحیم خانصاحب چودھری شتربانان		عہ
۴۰۹	پیرجی رحمت اللہ صاحب	جبلپوری	عہ/
۴۱۰	حکیم محمد رحمت اللہ صاحب ساکن	کرنال	عہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۱۱	سید محمد جامع صاحب منیجر کورٹ آف وارڈس	حیدرآباد دکن	۱۲/
۴۱۲	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر	اکیاب	۱۲/
۴۱۳	مولوی رحمن حسین صاحب رئیس و تحصیلدار	بلاری	۱۲/
۴۱۴	مولوی محمد رحیم بخش صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ	نہرگنگ	۱۲/
	ز		
۴۱۵	ڈاکٹر میرزا ہد حسین صاحب مقیم	اکیاب	۱۲/
۴۱۶	میر زین العابدین صاحب امین	میرٹھ	۱۲/
۴۱۷	حافظ زاہد علی صاحب رئیس	فتحپور	۱۲/
۴۱۸	زہرا خانم بنت حسن علی آفندی زوجۂ حیدر	بمبئی	۱۲/
	س		
۴۱۹	مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ وصدر امین	آگرہ	۵/
۴۲۰	منشی سید احمد صاحب تحصیلدار	بھوری	۵/
۴۲۱	سیمن سلیمان گیگہ صاحب تاجر	بھاؤنگر	۱ے/
۴۲۲	نواب سعید الدین احمد خانصاحب رئیس	دہلی	۱۲/
۴۲۳	چودھری سعید الدین حسین صاحب وائس پریسیڈنٹ انجمن زراعت		۱۲/
	مغربی وشمالی و اودھ و رئیس کھڑا	بدایون	۱۲/
۴۲۴	سردار مرزا صاحب رئیس	دہلی	۱۲/
۴۲۵	مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد	〃	۱۲/
۴۲۶	منشی سلیم اللہ خانصاحب نائب تحصیلدار	بسولی	۱۲/
۴۲۷	منشی سلیم اللہ خانصاحب سب اورسیر	ٹھور	۱۲/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۲۸	مولوی سلطان حسین صاحب رئیس	بہار	عہ/
۴۲۹	میان سلطان محمد خانصاحب ذیلدار	موضع کامتھان	عہ/
۴۳۰	شیخ سندھی خانصاحب اہلکار ریاست	سوکیت	عہ/
۴۳۱	منشی سبحان الدین حسین خانصاحب	کانپور	عہ/
۴۳۲	مولوی سکندر خانصاحب ساکن	میرٹھ	عہ/
۴۳۳	سکندر خانصاحب نمبردار	موضع حیروری	عہ/
۴۳۴	مرزا سعید الدین صاحب مقیم	مرزاپور	عہ/
۴۳۵	مولوی سعید اللہ صاحب منصرم منصفی	مرزاپور	عہ/
۴۳۶	حکیم سراج الدین احمد صاحب	دہلی	عہ/
۴۳۷	منشی سعید الدین احمد خانصاحب رئیس	چندوسی	عہ/
۴۳۸	شیخ سلیم الدین صاحب	دہلی	عہ/
۴۳۹	شیخ سعید الدین صاحب سوداگر	سلطانپور	عہ/
۴۴۰	منشی سعید الدین صاحب سوداگر	شملہ	عہ/
۴۴۱	منشی سید احمد صاحب لجنٹ بابو سندر سنگھ وکیل	پشاور	عہ/
۴۴۲	جمعدار سعید بن عبد الرحمن الرضی الیافعی		عہ/
۴۴۳	جمعدار سلیمان بن محمد بن علی الرومی		عہ/
۴۴۴	حافظ سخاوت حسین صاحب ساکن	پیلی بھیت	عہ/
۴۴۵	شاوش سالم بن حسین الیافعی الفضیلی		عہ/
۴۴۶	مولوی سید احمد صاحب نبیرہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب	دہلی	عہ/
۴۴۷	حافظ سراج الحق صاحب محرر تھانہ	اوودراسر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
	ش		
۴۴۸	مولوی شیخ احمد صاحب انسپکٹر پولیس	سرو هنہ	بیسہ
۴۴۹	مولوی شاہ محمد صاحب رئیس	پرتاب گنج	صہ/
۴۵۰	میمن شکوہ طاہر صانع النبات	بھاؤنگر	للعہ/
۴۵	چودھری شفیق الرحمن صاحب تعلقدار برے و رئیس	ردولی	عہ/
۴۵۲	مولوی چودھری شمس الحق صاحب زمیندار	لکھنیا	عہ/
۴۵۳	خان میاں شیر خانصاحب رئیس و ذیلدار	قصبہ اڑمڑ	عہ/
۴۵۴	سید شوکت حسین صاحب سب انسپکٹر	شہر میرٹھ	عہ/
۴۵۵	شمس الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر		عہ/
۴۵۶	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا	بانکی پور	عہ/
۴۵۷	میاں شاہ نواز خانصاحب رئیس	قصبہ میانی	عہ/
۴۵۸	شیخ شہاب الدین صاحب دفعدار پنشنر	ہوشیارپور	عہ/
۴۵۹	سید شاہ محمد صاحب رئیس	قصبہ لوہیارہ	عہ/
۴۶۰	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس	جالندھر	عہ/
۴۶۱	منشی خواجہ شاہ محمد صاحب وکیل	جالندھر	عہ/
۴۶۲	شیخ شہاب الدین صاحب سوداگر	مولوی گنج	عہ/
۴۶۳	محمد شیر علی خانصاحب انسپکٹر	شاہجہانپور	عہ/
۴۶۴	ماسٹر خواجہ شہاب الدین احمد صاحب رئیس	دہلی	عہ/
۴۶۵	شفیق احمد صاحب ساکن	گورکھپور	عہ/
۴۶۶	منشی شاہ محمد صاحب کارپرداز گورنمنٹ پریس	شملہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۶۷	مرزا شبیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس پبلک دفتر	شملہ	۱/
۴۶۸	مولوی حافظ شرف الدین احمد صاحب رئیس	استھانوان	۱/
	ص		
۴۶۹	شاہ صبیح الدین احمد صاحب رئیس	بہار	۱/
۴۷۰	صالح محمد داؤد صاحب ناخدا	کلکتہ	۱/
۴۷۱	مولوی سید صفیر الدین صاحب رئیس	بانکی پور	۱/
۴۷۲	بابو صفدر جنگ صاحب انسپکٹر پولیس	امرتسر	۱/
۴۷۳	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس	مونگیر	۱/
۴۷۴	ڈاکٹر محمد صادق علی صاحب متوسل ریاست	کپورتھلہ	۱/
۴۷۵	صالح محمد عبداللہ صاحب سیٹھ	اکیاب ملک برما	۱/
۴۷۶	منشی صادق حسین صاحب رئیس	دہلی	۱/
۴۷۷	قاضی صدر الدین صاحب رئیس	قصبہ مندرہ	۱/
۴۷۸	منشی محمد صمصام علی صاحب فارسٹر	پیلی بھیت	۱/
۴۷۹	چودھری صوبے خانصاحب پٹواری	موضع صریح پور	۱/
	ض		
۴۸۰	منشی ضمیر الدین حسین صاحب پیشکار بندوبست	میرٹھ	۸/
۴۸۱	مولوی ضمیر احمد صاحب رئیس	پٹنہ	۱
۴۸۲	نواب ضمیر مرزا صاحب رئیس	دہلی	۱
	ط		
۴۸۳	میمن حاجی طیب صاحب تاجر الطعام	بھاؤنگر	۱۰/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴۸۴	مولوی طاہر حسین صاحب وکیل و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ	کاسگنج	عا/
۴۸۵	منشی طالع محمد صاحب رئیس	کمال پور	عا/
	ظ		
۴۸۶	مولوی ظہور علی احمد صاحب وکیل عدالت	بھوپال	للعہ/
۴۸۷	حکیم ظہیر الدین احمد خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	دہلی	عا/
۴۸۸	سید ظفر احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	گڑھ دیوالہ	عا/
۴۸۹	مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب تحصیلدار	نکودر	عا/
۴۹۰	سید ظہور الدین صاحب رئیس	کرنال	عا/
۴۹۱	میر ظہور صاحب رئیس	پٹنہ	عا/
۴۹۲	مولوی ظہور الاسلام صاحب	سونی پت	عا/
۴۹۳	مولوی ظہور الاسلام صاحب ڈاکٹر	چتوک	عا/
۴۹۴	منشی ظفر حسن صاحب	بدایون	عا/
	ع		
۴۹۵	خواجہ عبد الاحد صاحب رئیس	شملہ	عمہ
۴۹۶	نواب سید علی حسن خانصاحب رئیس و جاگیردار	ریاست بھوپال	صعمہ
۴۹۷	مولوی سید عبد اللہ صاحب دہلوی رئیس	شملہ	صمہ
۴۹۸	شیخ عزیز الرحمن صاحب سوداگر	کلکتہ	امعہ
۴۹۹	مولوی عبد الحی صاحب گورنمنٹ پلیڈر عدالت	خیدوسی	عہ
۵۰۰	منشی محمد عبد الجلیل صاحب سب انسپکٹر	لسبونی	صر/
۵۰۱	مولوی عبد الحمید صاحب ٹریموی ایجنٹ	پٹنہ	صر/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۰۲	مولوی عبدالسمیع صاحب کاظمی	بنارس	صہ/ ۱ار
۵۰۳	عبدالحمید عبدالقادر صاحب سوداگر	اکیاب	صہ/
۵۰۴	منشی شیخ عمر علی صاحب متوسل ریاست	بھوپال	للعہ/
۵۰۵	مولوی حافظ عزیزالدین صاحب وکیل مہتمم مدرسہ فتحپوری	دہلی	سے/
۵۰۶	مولوی عبداللہ جان صاحب وکیل عدالت	سہارنپور	سے/
۵۰۷	جمعدار عمر بن محمد بن ناجی العلیمی	بڑودہ	سے/
۵۰۸	منشی عزیزالدین صاحب اہلکار سردار بھگوان سنگھ رئیس	امرتسر	سے/
۵۰۹	میمن عثمان صاحب آلانہ تاجر	بھاؤنگر	عہ ۸ر
۵۱۰	حاجی عمار عثمان صاحب میمن تاجر	بھاؤنگر	عہ ۸ر
۵۱۱	شیخ عبداللہ بن عبدالعلیم الیافعی	"	عہ ۸ر
۵۱۲	شیخ علی حسین صاحب رئیس	ردولی	عہ ۲ر
۵۱۳	کرنیل راجہ عطاءاللہ خانصاحب چیف جج ریاست	بھاولپور	عہ/
۵۱۴	مولوی علاءالحسن صاحب فخری رازی بی اے ڈپٹی کلکٹر	بدایون	عہ/
۵۱۵	شیخ عمر بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	پہلور	عہ/
۵۱۶	خان بہادر مولوی سید علی احمد صاحب وکیل	جبلپور	عہ/
۵۱۷	شیخ محمد عبدالغفار صاحب فریدی چشتی میونسپل کمشنر	شیخوپور	عہ/
۵۱۸	قاضی محمد عبدالرحمن صاحب تعلقدار و رئیس	بلندہ	عہ/
۵۱۹	شیخ عمر بخش صاحب وکیل چیف کورٹ	پنجاب	عہ/
۵۲۰	شیخ عزیز بخش صاحب کلکٹر ریاست	کپورتھلہ	عہ/
۵۲۱	مولوی عبدالحق صاحب وکیل	شہر جالندھر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۲۲	حافظ عارف حسین صاحب رئیس	بانکیپور	عہ/
۵۲۳	مولوی عبدالحمید صاحب وکیل	"	عہ/
۵۲۴	مولوی سید عظیم الدین صاحب رئیس	بہار	عہ/
۵۲۵	مولوی عبدالغنی صاحب وکیل	بانکیپور	عہ/
۵۲۶	مولوی عزیز الدین صاحب نائب تحصیلدار	کھاگا	عہ/
۵۲۷	حاجی شاہ عبداللطیف صاحب رئیس و زمیندار	مونگیر	عہ/
۵۲۸	چودھری عمر بخش صاحب نمبردار	قصبہ بجواڑہ	عہ/
۵۲۹	مولوی حاجی عبدالواحد خاں صاحب رئیس	شاہجہانپور	عہ/
۵۳۰	[illegible]کین عبدالرحیم حاجی اسمعیل صاحب	الیچی	عہ/
۵۳۱	شیخ عبدالباری صاحب رئیس	رائے بریلی	عہ/
۵۳۲	شیخ عبدالسبحان صاحب زمیندار	روضہ گانوں	عہ/
۵۳۳	سید عبداللہ بن صالح بن ابی بکر صاحب	بڑودہ	عہ/
۵۳۴	جمعدار عبداللہ بن ناصر الفضلی الیافی	"	عہ/
۵۳۶	جمعدار عوض بن عبداللہ الحمیدی الانصاری	"	عہ/
۵۳۷	سید عیدروس بن زین القادری	بھڑوچ	عہ/
۵۳۸	شیخ عثمان بن عبدالعلیم الیافعی	"	عہ/
۵۳۹	میمن عبدالکریم گنگہ صاحب تاجر	بھاؤنگر	عہ/
۵۴۰	منشی عبدالقادر صاحب اسٹور کیپر بارکماسٹری	شملہ	عہ/
۵۴۱	حافظ عبداللہ عبداللطیف صاحب سوداگر	انبالہ	عہ/
۵۴۲	حاجی عزیز الدین محمد یعقوب صاحب سوداگر	دہلی	عہ/

نمبر	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۴۳	شیخ عبد الرحمن صاحب کلکتہ والے سوداگر	دہلی	عہ/
۵۴۴	حافظ عبد الکریم صاحب سوداگر	"	عہ/
۵۴۵	حاجی عبد العلی صاحب سوداگر	اکیاب	عہ/
۵۴۶	ماسٹر عزیز الرحمن صاحب مدرس سینٹ جانسن اسکول	اکیاب	عہ/
۵۴۷	عمر خان جعفر خان سوداگر	ایلی	عہ/
۵۴۸	حاجی عمر حاجی اسحق صاحب سوداگر	اکیاب	عہ/
۵۴۹	شیخ عبد اللہ صاحب ویکسینیٹر	کانپور	عہ/
۵۵۰	عبد المجید خانصاحب وجبار علی صاحب ٹھیکہ دار	الہ آباد	عہ/
۵۵۱	عبد القادر صاحب مالک مطبع ورئیس	انبالہ	عہ/
۵۵۲	حاجی محمد عبد الرحیم صاحب رئیس	"	عہ/
۵۵۳	مولوی عبد الشاہ خانصاحب اسٹیل مقدم	بمبئی	عہ/
۵۵۴	منشی سید عیوض علی صاحب سرویر	نوگانوہ	عہ/
۵۵۵	حافظ عبد الرحیم صاحب بن شاہ بھائی صاحب مدرس	بھڑوچ	عہ/
۵۵۶	حاجی عبد الستار ملا داؤد صاحب ساکن	رنگون	عہ/
۵۵۷	عبد اللہ حاجی عبد القادر صاحب ساکن	ایلی	عہ/
۵۵۸	میاں عبد الرحمن میاں محمد صاحب مرمی والے ساکن	احمد آباد	عہ/
۵۵۹	سید عبد الواحد صاحب رئیس	پٹنہ	عہ/
۵۶۰	سید عبد اللطیف صاحب رئیس	"	عہ/
۵۶۱	حکیم عوض علی صاحب رئیس	قصبہ بدوسرائے	عہ/
۵۶۲	مولوی شیخ عبد المعبود صاحب ساکن	نہلیسر	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۶۳	شیخ عبدالحکیم صاحب	ردولی	عا/
۵۶۴	منشی عبدالحافظ صاحب	قائم گنج	عا/
۵۶۵	چودھری عبدالرحمن صاحب رئیس	علی آباد	عا/
۵۶۶	مولوی حافظ عبدالستار صاحب رئیس و امام و متولی مسجد حضرت محبوب الٰہیؒ	بدایون	عا/
۵۶۷	منشی عبداللہ صاحب کلرک	نوگانوان	عا/
۵۶۸	منشی سید عباس علی صاحب سابق سرشتہ دار عدالت	"	عا/
۵۶۹	خلیفہ محمد عبدالحمید شاہ صاحب چشتی سب پوسٹ ماسٹر	جگدل پور	عا/
۵۷۰	منشی عبدالوہاب صاحب وکیل عدالت	فتحپور	عا/
۵۷۱	منشی عزیزالدین صاحب مثلخوان عدالت	ہوشیارپور	عا/
۵۷۲	منشی علی محمد خانصاحب نقلنویس	"	عا/
۵۷۳	میان عبدالرحمن خانصاحب رجسٹرار و رئیس	موضع غلزمان	عا/
۵۷۴	منشی عمرالدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	قصبہ مکیرین	عا/
۵۷۵	منشی عطرالدین صاحب محرر جوڈیشل عدالت	دوسوہہ	عا/
۵۷۶	حافظ عبدالرحمن صاحب اہلکار عدالت	امرتسر	عا/
۵۷۷	مولوی علی احمد صاحب مختار	قصبہ نکودر	عا/
۵۷۸	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مدرس مڈل اسکول	"	عا/
۵۷۹	سید عبدالحمید صاحب رئیس	پٹنہ	عا/
۵۸۰	منشی عبدالسبحان صاحب رئیس	الکارن	عا/
۵۸۱	مولوی عبدالرحمن صاحب مختار	جالندھر	عا/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۵۸۲	منشی عبدالواحد صاحب سررشتہ دار عدالت دیوانی	جودھپور	۱/
۵۸۳	حاجی عبدالمجید خانصاحب رئیس	پیلی بھیت	۱/
۵۸۴	محمد عبداللہ خانصاحب وکیل	"	۱/
۵۸۵	مولوی محمد عبدالغفار خانصاحب رئیس	"	۱/
۵۸۶	شیخ عبدالرحمٰن صاحب رئیس و میونسپل کمشنر	"	۱/
۵۸۷	منشی عنایت اللہ خانصاحب ساکن	بانس بریلی	۱/
۵۸۸	مولوی عبدالماجد صاحب عرف مولوی مکی ساکن	بریلی	۱/
۵۸۹	حافظ عبداللطیف خانصاحب ساکن	بہنوا	۱/
۵۹۰	محمد عنایت اللہ صاحب		۱/
۵۹۱	حافظ محمد عبدالحق صاحب سوداگر	کانپور	۱/
۵۹۲	حافظ محمد عبدالحق صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱/
۵۹۳	شیخ عبدالرؤف صاحب رئیس	آغا پور	۱/
۵۹۴	حافظ عبداللہ صاحب ٹھیکہ دار پوسٹل ورک	علیگڑھ	۱/
۵۹۵	حافظ عبدالغفور صاحب ساکن	علیگڑھ	۱/
۵۹۶	عزیز احمد صاحب خلف شیخ نور احمد صاحب رئیس	بریلی	۱/
۵۹۷	منشی عمر علی صاحب مختار عام خان بہادر رئیس	میرٹھ	۱/
۵۹۸	مولوی علی کریم صاحب عرف براتی صاحب رئیس	پٹنہ	۱/
۵۹۹	مولوی سید علی اسلم صاحب رئیس	پھلواری	۱/
۶۰۰	منشی عبدالغفار صاحب رئیس	شملہ	۱/
۶۰۱	بابو عبدالحمید خانصاحب سب ڈویزنل آفسر ہندوستان	"	۱/

تعداد رقم	پتہ	نام نامی	نمبر شمار
عہ/	دولت پور	حافظ عبداللہ صاحب ساکن	۶۰۲
عہ/	موضع چرودری	عظیم بخش صاحب نمبردار	۶۰۳
عہ/	دہلی	حافظ عبدالصمد صاحب سہارنپوری مقیم	۶۰۴
عہ/	بانکی پور	مولوی علی حسین صاحب مختار	۶۰۵
عہ/	کرنال	منشی سید علی احمد صاحب ہیڈ کلارک دفتر	۶۰۶
عہ/	بہار	منشی عبدالکریم صاحب رئیس	۶۰۷
عہ/	"	منشی عبدالغفور صاحب رئیس	۶۰۸
عہ/	بہرام گھاٹ	مولوی عبدالعزیز صاحب سوداگر	۶۰۹
عہ/	کرنال	منشی محمد عظمت اللہ صاحب مدرس مدرسہ سرکاری	۶۱۰
عہ/	اکیاب	منشی عبدالمجید صاحب مثلخوان عدالت	۶۱۱
عہ/	میرٹھ	منشی علیم الدین صاحب ساکن	۶۱۲
عہ/	مرزاپور	حاجی عبدالرشید خانصاحب مترجم عدالت ججی	۶۱۳
عہ/	"	مولوی عبدالجبار صاحب وکیل	۶۱۴
عہ/	جھدونہ	میر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست	۶۱۵
عہ/	دتاولی	مولوی عبدالغنی خانصاحب ساکن	۶۱۶
عہ/	پیلی بھیت	منشی علی حسین خانصاحب رئیس	۶۱۷
عہ/	چندوسی	شیخ عبداللہ صاحب کھنڈ سالی	۶۱۸
عہ/	دہلی	حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن	۶۱۹
عہ/	"	حافظ عبدالغفار صاحب ساکن	۶۲۰
عہ/	"	قاضی عبدالرؤف صاحب ساکن	۶۲۱

نمبرشمار	نام نامی	پتہ	تعدادرقم
۶۲۲	حافظ عبدالرحیم سوداگر	دہلی	عہ/
۶۲۳	شیخ عبدالغفور صاحب ساکن	دہلی	عہ/
۶۲۴	میاں علیم الدین صاحب ساکن	"	عہ/
۶۲۵	شیخ عیدو صاحب سوداگر	ایرانوان	عہ/
۶۲۶	منشی عبدالرحمن صاحب صدیقی چشتی منصرم سررشتہ نقول	رامپور	عہ/
۶۲۷	اخون زادہ محمد عبدالصمد صاحب داروغہ ڈیوڑہیات	"	عہ/
۶۲۸	منشی عظمت علی صاحب اہلکار اجین ریلوے	اجین	عہ/
۶۲۹	عبدالرحمن بن کفیل الدین صاحب دفتری	اکیاب	عہ/
۶۳۰	عنبر شاہ خانصاحب ساکن	چندوسی	عہ/
۶۳۱	منشی عبدالغنی صاحب سوداگر	کانپور	عہ/
۶۳۲	عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب ساکن	شملہ	عہ/
۶۳۳	عبداللہ خانصاحب خانساماں	شملہ	عہ/
۶۳۴	عبداللہ صاحب مہتر بیوپاریان	بسولی	عہ/
۶۳۵	مولوی سید عبداللطیف صاحب رئیس	دلمؤ	عہ/
۶۳۶	شیخ عبدالغفار صاحب تحصیلدار	آغاپور	عہ/
۶۳۷	ڈاکٹر عبدالاحد صاحب	الہ آباد	عہ/
۶۳۸	مولوی قاضی عبدالغنی صاحب مختار		عہ/
۶۳۹	قاری عبداللہ صاحب مدرس اول صیغہ قرأت مدرسہ صولتیہ	مکہ معظمہ	عہ/
۶۴۰	مولوی عنایت احمد صاحب خیرآبادی وکیل	دہلی	عہ/
۶۴۱	حافظ عبداللہ صاحب	جالندھر	عہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
	غ		
۶۴۰	منشی غلام امام صاحب مختار	بیکانیر	ے/۱
۶۴۱	منشی غلام امام خانصاحب انسپکٹر پولیس	سوپال	صہ/۱
۶۴۲	حاجی غلام سرور خانصاحب آنریری مجسٹریٹ	چندوسی	للعہ/۱
۶۴۳	شیخ غلام محمد صاحب زمیندار	علی پور	للے/۱
۶۴۴	خان بہادر شیخ غلام حسن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	امرتسر	عہ/۱
۶۴۵	نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	لاہور	عہ/۱
۶۴۶	منشی غلام محمد صاحب تحصیلدار پنشنر و رئیس	جھجھر	عہ/۱
۶۴۷	منشی غلام فرید صاحب ڈپٹی انسپکٹر	کرنال	عہ/۱
۶۴۸	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اسسٹنٹ سرجن	ترنتارن	عہ/۱
۶۴۹	میاں غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ	امرتسر	عہ/۱
۶۵۰	شیخ غلام صادق صاحب مینوسپل کمشنر	"	عہ/۱
۶۵۱	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل	امرتسر	عہ/۱
۶۵۲	مولوی غلام قادر صاحب وکیل	بانکیپور	عہ/۱
۶۵۳	منشی غلام جیلانی صاحب سررشتہ دار	دہلی	عہ/۱
۶۵۴	منشی غلام شریف صاحب اورسیر	اکیاب	عہ/۱
۶۵۵	شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس	خانپور	عہ/۱
۶۵۶	حکیم غلام نبی خانصاحب	"	عہ/۱
۶۵۷	میاں غلام محی الدین خانصاحب رئیس	لسی کلاں	عہ/۱
۶۵۸	میاں غلام غوث خانصاحب رئیس	قصبہ میانی	عہ/۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۵۹	سید غفور اللہ شاہ صاحب انسپکٹر پولیس پنشنر	جالندھر	عہ/
۶۶۰	حکیم سید غلام جیلانی صاحب	"	عہ/
۶۶۱	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر	بریلی	عہ/
۶۶۲	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری زمیندار	آغاپور	عہ/
۶۶۳	مستری غلام محی الدین سب اوورسیر	ہوشیارپور	عہ/
۶۶۴	منشی غفور الزمان خانصاحب	لکھنؤ	عہ/
۶۶۵	منشی غلام محی الدین صاحب محرر مال	جالندھر	عہ/
۶۶۶	حکیم سید شاہ غلام رسول صاحب	گڑونده	عہ/
۶۶۷	سید غلام محی الدین صاحب	شاہجہانپور	عہ/
۶۶۸	مولوی غلام محمد صاحب	گلگٹ	عہ/
۶۶۹	منشی غلام مصطفٰے صاحب بن وزیر محمد صاحب	بہڑوچ	عہ/
۶۷۰	پیر جیو غلام حسین صاحب عرف پیر کلو	کرنال	عہ/
۶۷۱	شیخ غلام شرف صاحب سوداگر	"	عہ/
۶۷۲	غلام محمد صاحب ٹھیکہ دار	شملہ	عہ/
۶۷۳	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک	پھلور	عہ/
۶۷۴	منشی غلام باری صاحب وکیل	ہوشیارپور	عہ/
۶۷۵	منشی غلام فرید خانصاحب سکنڈ کلرک	نوگانوان	عہ/
	ف		
۶۷۶	نواب فیروز یار جنگ بہادر	حیدرآباد دکن	لعہ/ ۱۴
۶۷۷	خان بہادر مولوی سید فضل امام صاحب رئیس	بانکیپور	عہ/ ۱

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۷۸	نواب فیض احمد خانصاحب رئیس	دہلی	عہ/
۶۷۹	منشی محمد فضل علی صاحب ڈپٹی کلکٹر	بدایون	عہ/
۶۸۰	مولوی سید فخر الدین صاحب وکیل	پٹنہ	عہ/
۶۸۱	مولوی حافظ فضل حق صاحب آزاد	"	عہ/
۶۸۲	پروفیسر فرید الدین احمد صاحب بی اے	بڑودہ	عہ/
۶۸۳	شیخ فضل محمد صاحب رئیس ومیونسپل کمشنر	ہوشیارپور	عہ/
۶۸۴	چودھری فتح خانصاحب ذیلدار	ٹاہلی	عہ/
۶۸۵	چودھری فتح محمد خانصاحب رئیس ومیونسپل کمشنر	نکودر	عہ/
۶۸۶	میاں فقیر اللہ خانصاحب رئیس ونمبردار	قصبہ میانی	عہ/
۶۸۷	شیخ فضل محمد صاحب نائب تحصیلدار	پھلور	عہ/
۶۸۸	سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	جورو	عہ/
۶۸۹	بابو فتح محمد صاحب گماشتہ کمسریٹ	انبالہ	عہ/
۶۹۰	مولوی فتح شیر خانصاحب	دتاولی	عہ/
۶۹۱	منشی فہیم اللہ صاحب	ردولی	عہ/
۶۹۲	ماسٹر محمد فضل الدین صاحب	دہلی	عہ/
۶۹۳	منشی فضل حسین صاحب	رابرٹسگنج	عہ/
۶۹۴	شیخ فرید صاحب	بڑودہ	عہ/
۶۹۵	منشی فضل الدین صاحب گرآور	قصبہ میانی	عہ/
۶۹۶	منشی فقیر محمد صاحب کلرک ورکشاپ	علیگڑھ	عہ/
۶۹۷	شیخ فصاحت حسین صاحب رئیس	مؤپارہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۶۹۸	منشی فضل الرحمن صاحب بنگالی نقشہ نویس	شملہ	۱۲/
۶۹۹	منشی فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس	"	۱۲/
۷۰۰	منشی محمد فرید الدین صاحب مختار	بانکیپور	۱۲/
۷۰۱	منشی فضل الرحمن صاحب سررشتہ دار منصفی	"	۱۲/
۷۰۲	سید فخر الدین صاحب	بہار	۱۲/
۷۰۳	میاں فیروز الدین صاحب سوداگر	امرتسر	۱۲/
۷۰۴	منشی فراست علی صاحب واصلباقی نویس	بدایون	۶/
۷۰۵	منشی فخر الدین صاحب	دہلی	۱۲/
۷۰۶	فضل محمد خانصاحب برادر منشی غلام غوث خانصاحب	جالندھر	۶/
۷۰۷	شیخ فرحت علی صاحب	شاہجہانپور	۶/

ق

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۰۸	میر قمر الدین صاحب انسپکٹر پولیس و آنریری مجسٹریٹ	روپڑ	۶/
۷۰۹	شیخ قمر الدین صاحب رئیس	پیلی بھیت	۱۲/
۷۱۰	شیخ قدرت اللہ صاحب سوداگر	الموڑہ	۱۲/
۷۱۱	حاجی قدرت اللہ صاحب	ٹانڈہ	۶/
۷۱۲	منشی قمر الدین صاحب محافظ دفتر ایجنسی مالوہ	تارہ	۱۲/
۷۱۳	حکیم قاسم علی صاحب	دہلی	۱۲/
۷۱۴	قدرت اللہ صاحب خانساماں	شملہ	۱۲/

ک

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۱۵	نواب کاظم علیخانصاحب کورٹ انسپکٹر	بدایون	للعہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۱۹	شاہ کرم رحمٰن صاحب سجادہ نشین درگاہ مخدوم صفی صاحب	ردولی	۲/
۷۲۰	ڈاکٹر کمال الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	جالندھر	۲/
۷۲۱	منشی کریم اللہ صاحب سارٹر سفری ڈاکخانہ	انبالہ	۲/
۷۲۲	حافظ کریم الدین صاحب	شملہ	۲/
۷۲۳	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب سوداگر لٹھ	کانپور	۲/
۷۲۴	مولوی قاضی غلام کبریا صاحب	چھرو	۲/
۷۲۵	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب	پھلور	۲/
۷۲۶	شیخ کرم الٰہی صاحب	علیگڑھ	۲/
۷۲۷	منشی کریم بخش صاحب سارجنٹ پولیس	شملہ	۲/
۷۲۸	شیخ کرم الٰہی صاحب نقلنویس ڈویزنل کورٹ	ہوشیارپور	۲/
۷۲۹	حکیم کالے میانصاحب	بڑودہ	۲/

گ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۳۰	میاں گوہر علی خانصاحب مینوسپل کمشنر	خانپور	۲/
۷۳۱	چودھری گاموخانصاحب رجسٹرار	نکودر	۲/
۷۳۲	چودھری گاموخانصاحب ذیلدار	ڈہدر	۲/
۷۳۳	حاجی گل محمد خانصاحب	پٹیالہ	۲/
۷۳۴	حاجی سید گلاب شاہ صاحب	اکیاب	۲/
۷۳۵	گل محمد ابراہیم صاحب تاجر	الپی	۲/

ل

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۳۶	مولوی قاضی لطافت حسین صاحب رئیس و وکیل	بلاری	۲/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۲۷	منشی لطافت کریم صاحب رئیس و وکیل	بہار	۶/
۷۲۸	بابو لطافت حسین صاحب کلارک	میرٹھ	۶/
	م		
۷۳۹	نواب محمد مسعود علیخان صاحب رئیس	دانپور	عہ
۷۴۰	منشی سید محب الحق صاحب مختار	بانکیپور	عہ
۷۴۱	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار	گوریا	عہ
۷۴۲	مولوی محمد اسمعیل صاحب ماسٹر نارمل اسکول	آگرہ	عہ
۷۴۳	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل	کونڑہ	ھعہ/
۷۴۴	خان بہادر محمد زمان خانصاحب	ٹیکم گڈھ	صہ/
۷۴۵	شیخ مہر علی صاحب رئیس	ہوشیارپور	صہ/
۷۴۶	سید محمد شاکر صاحب رئیس تحصیلدار	کڑا	صہ/
۷۴۷	مولوی شاہ محمد سعید صاحب رئیس و سب رجسٹرار	مونگیر	صہ/
۷۴۸	محمد یوسف صاحب بن حاجی لنسو معلم مرحوم	ملک برہما	صہ/
۷۴۹	میاں محمد یعقوب بن حاجی لنسو معلم صاحب مرحوم		صہ/
۷۵۰	حاجی مبارک شاہ خانصاحب	جیندوسی	للعہ/
۷۵۱	منشی محمد کریم صاحب مختار	بانکی پور	للعہ/
۷۵۲	شیخ مبارک اللہ صاحب رو بنو ایجنٹ	پرتاب گڈھ	للعہ/
۷۵۳	سید محمد بن امام میانصاحب	بھاؤنگر	سے/
۷۵۴	محمد اسمعیل خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا	دہلی	۶/
۷۵۵	میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا	لاہور	۶/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۵۳	شیخ ممتاز الدین احمد صاحب فریدی چشتی میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ	شیخوپور	عہ/
۷۵۴	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس و زمیندار	بریلی	عہ/
۷۵۵	منشی محب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	کرنال	عہ/
۷۵۶	مولوی شاہ محمد یعقوب صاحب رئیس	مونگیر	عہ/
۷۵۷	ڈاکٹر مہر علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	ردولی	عہ/
۷۵۸	محمود خانصاحب	″	عہ/
۷۵۹	شیخ مبارک علی صاحب تاجر چرسہ	ردولی	عہ/
۷۶۰	مولوی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ	کانپور	عہ/
۷۶۱	مولوی شاہ مختار احمد صاحب انصاری قادری	ردولی	عہ/
۷۶۲	حافظ سید محمود علی خانصاحب	نوگانون	عہ/
۷۶۳	منشی محمد بخش صاحب ایجنٹ منشی غلام باری صاحب	ہوشیارپور	عہ/
۷۶۴	منشی مبارک مند صاحب مثلخوان	″	عہ/
۷۶۵	منشی میران بخش صاحب پٹواری	جہان خیلان	عہ/
۷۶۶	شیخ محمد بخش صاحب مثلخوان	″	عہ/
۷۶۷	حکیم محمد بخش صاحب	بڈلہ	عہ/
۷۶۸	چودھری ماکھی خانصاحب	ڈہدرہ	عہ/
۷۶۹	مولوی محمد حسن صاحب مدرس فارسی بورڈ اسکول	امرتسر	عہ/
۷۷۰	منشی محمد بخش صاحب سارجنٹ	نکودر	عہ/
۷۷۱	منشی محمد بخش صاحب مثلخوان محکمہ ججی	جالندھر	عہ/
۷۷۲	میاں جی مبارک علی صاحب استاد مہاراجہ کپورتھلہ	″	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۷۳	شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس	جالندھر	عه/
۷۷۴	سیمن محمد پٹیل ولد گیگہ پٹیل تاجر	بھاؤنگر	عه/
۷۷۵	مولوی منظور النبی صاحب خلف الرشید مولوی خلیل الرحمن صاحب	پیلی بھیت	عه/
۷۷۶	مولوی مظہر الحق صاحب خلف الرشید مولانا احمد علی صاحب محدث	سہارنپور	عه/
۷۷۷	میاں محمد حسن صاحب ولد سید احمد حسن صاحب	سونی پت	عه/
۷۷۸	مولوی منعم الدین صاحب اہلکار گورنمنٹ پریس	شملہ	عه/
۷۷۹	محیی الدین شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا	״	عه/
۷۸۰	منشی مقبول شاہ صاحب کلرک اکزامینر آفس ملٹری ورکس	״	عه/
۷۸۱	مولوی محمد سلیمان صاحب	مچھلی شہر	عه/
۷۸۲	محمد حسین خانصاحب حصہ دار	بسولی	عه
۷۸۳	سید محمد عارف صاحب خلف سید عبد الوہاب صاحب	ایرانوان	عه/
۷۸۴	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس	جالندھر	عه/
۷۸۵	منشی محمد افضل صاحب رئیس	سرادہی	عه/
۷۸۶	منشی مقیم الحق صاحب قانون گو	ہاپوڑ	عه/
۷۸۷	سید محمد اسرائیل صاحب رئیس	کترٹھیا	عه/
۷۸۸	خواجہ محمد اسمعیل صاحب	جلیسر	عه/
۷۸۹	شیخ محمد مظفر صاحب	بہار	عه/
۷۹۰	مولوی محمد حسین صاحب	״	عه/
۷۹۱	حکیم محمد غیاث الدین صاحب	کرنال	عه/
۷۹۲	مولوی مراد علی صاحب	علیگڑھ	عه/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۷۹۶	مولوی محمد سلیمان صاحب	عمرپور	عہ/
۷۹۷	مولوی محمد ادریس صاحب	اولدن	عہ/
۷۹۸	منشی مولا بخش صاحب سارٹر سفری ڈاکخانہ	انبالہ	عہ/
۷۹۹	منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر		عـ/
۸۰۰	مصطفیٰ خانصاحب	چیند پورہ	عہ/
۸۰۱	حاجی محمد اسحٰق خانصاحب	چندوسی	عـ/
۸۰۲	حاجی محمد عمر محمد اسحق صاحب سوداگر	دہلی	عہ/
۸۰۳	حافظ محمد اسمعیل محمد عثمان صاحب سوداگر	″	عہ/
۸۰۴	مولوی محمد حسین صاحب	دہلی	عـ/
۸۰۵	منشی محمد مخدوم بخش صاحب قریشی	سہسوان	عـ/
۸۰۶	شیخ مولا بخش صاحب عطار	سلطانپور	عـ/
۸۰۷	مسعود خانصاحب بن الف خانصاحب	چاٹگام	عہ/
۸۰۸	ڈاکٹر شیخ مبارک علی صاحب	الہ آباد	عہ/
۸۰۹	منصور علی صاحب بن واعظ الدین صاحب سوداگر	اکیاب	عہ/
۸۱۰	محمد اسحٰق صاحب سوداگر	″	عہ/
۸۱۱	چودھری شیخ مولا بخش صاحب	کانپور	عـ/
۸۱۲	سید مہدی حسین صاحب زمیندار	روضہ گانون	عہ/
۸۱۳	محمد مستقیم صاحب اورسیر	انبالہ	عہ/
۸۱۴	منشی مخدوم بخش صاحب اورسیر	″	عـ/
۸۱۵	محمد رضا خانصاحب	چندوسی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۱۶	منشی محمد رمضان صاحب	شملہ	عہ/
۸۱۷	ملک میران بخش صاحب	امرتسر	٦/
۸۱۸	مولوی محمد یوسف صاحب	سہارنپور	عہ/
۸۱۹	محمد یعقوب و محمد ابراہیم صاحب سوداگر	دہلی	عہ/
۸۲۰	حاجی محمد یعقوب صاحب ناظم	کرنال	عہ/
۸۲۱	منشی محمد یوسف صاحب مختار	بانکیپور	عہ/
۸۲۲	حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب تاجر کتب	کلکتہ	عہ/
۸۲۳	منشی محمد یعقوب صاحب سر رشتہ دار	کاروار	عہ/
۸۲۴	حافظ محمد ابراہیم صاحب	پٹنہ	عہ/
۸۲۵	محمد اچھے خانصاحب	راجپور	عہ/
۸۲۶	محمد اصغر خانصاحب نمبردار	رائے پور	عہ/
۸۲۷	منشی محمد صدیق صاحب ناظر	ہوشیارپور	عہ/
۸۲۸	مولوی محمد اسحق صاحب گرداور قانون گو	قصبہ بھدوئی	عہ/
۸۲۹	مولوی محمد احمد صاحب مینائی تحصیلدار سوار	رامپور	عہ/
۸۳۰	شاہزادہ محمد بہادر صاحب تحصیلدار	بہلور	عہ/
۸۳۱	حاجی محمد موسی خانصاحب رئیس	دتاولی	عہ/
۸۳۲	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل	علیگڑھ	عہ/
۸۳۳	حاجی محمد عیسی خانصاحب رئیس	دتاولی	عہ/
۸۳۴	مولوی محمد اسمعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	میرٹھ	عہ/
۸۳۵	مولوی سید محمد واصل صاحب مددگار معتمد صفائی بلدہ	حیدرآباد دکن	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۲۳	منشی مظہر الحق صاحب بی اے نائب تحصیلدار	میرٹھ	عہ/
۸۲۴	منشی محمد اسمعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	جیوڑی	عہ/
۸۲۵	میان سید محمد اسمعیل صاحب داماد کامدار صاحب	بھوپال	عہ/
۸۲۶	مولوی حافظ حکیم سید محمد اسمعیل صاحب رئیس	کڑا	عہ/
۸۲۷	قاری محمد اسمعیل صاحب	دہلی	عہ/
۸۲۸	حافظ محمد اکرم صاحب وکیل وصدر انجمن اسلامیہ	بسولی	عہ/
۸۲۹	نواب محمد اسمعیل خانصاحب رئیس	کرنال	عہ/
۸۴۰	منشی محمد سعید خانصاحب سر دفتر	بندیلکھنڈ	عہ/
۸۴۱	بابو محمد عثمان خانصاحب زمیندار	لکھنیا	عہ/
۸۴۲	سید محمود علی صاحب رسالدار خلعت راجہ سید عبد العلیخان بہادر منصرم دفتر حضور	بھوپال	عہ/
۸۴۳	چودھری محمود علی صاحب رئیس	سندیلیہ	عہ/
۸۴۴	مولوی سید ممتاز علی صاحب سرشتہ دار کلکٹری	مرزاپور	عہ/
۸۴۵	منشی ممتاز حسین صاحب اورسیر	لوگانوان	عہ/
۸۴۶	مولوی حکیم سید مشرف علی صاحب	بدایون	عہ/
۸۴۷	شیخ موج الدین صاحب سب رجسٹرار ورئیس	ہوشیارپور	عہ/
۸۴۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب سرشتہ دار عدالت صدر	جالندھر	عہ/
۸۴۹	چودھری محمد نواب خانصاحب وکیل عدالت	کیتھل	عہ/
۸۵۹	چودھری میران بخش صاحب نمبردار وسفید پوش	سلیم پور	عہ/
۸۵۱	منشی شیخ محمد اسحق صاحب گرداور قانون گو	کونڑھ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۵۲	منشی مہر علی صاحب رجسٹرار	ہیلور	عـ/
۸۵۳	حافظ مظہر حسین صاحب رئیس	اودے پور	عـ/
۸۵۴	منشی محمد حسین خانصاحب عالم جالندھری ڈپٹی انسپکٹر	لدھیانہ	عـ/
۸۵۵	منشی محبوب الرحمن صاحب مختار عدالت	میرٹھ	عـ/
۸۵۶	مولوی مظہر صاحب وکیل	بانکیپور	عـ/
۸۵۷	حافظ سید محب الحق صاحب رئیس	پٹنہ	عـ/
۸۵۸	مولوی محمد بخش صاحب وکیل	بانکیپور	عـ/
۸۵۹	مولوی محمد رحیم صاحب وکیل	"	عـ/
۸۶۰	مولوی محی الدین اشرف صاحب	"	عـ/
۸۶۱	منشی منظور الحق صاحب خلف حاجی افضال الحق صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	غازیپور	عـ/
۸۶۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب نمبردار	کرنال	عـ/
۸۶۳	مولوی محمد حسین صاحب اہلکار نواب رستم علیخانصاحب رئیس	کرنال	عـ/
۸۶۴	معزز حسین خانصاحب رئیس	میرٹھ	عـ/
۸۶۵	حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر	کانپور	عـ/
۸۶۶	شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس	دہلی	عـ/
۸۶۷	مرزا محمد بیگ صاحب منیجر مطبع مجتبائی	"	عـ/
۸۶۸	منشی محمد الدین صاحب گجراتی رکن انجمن اسلامیہ	لاہور	عـ/
۸۶۹	شیخ مہتاب الدین صاحب سوداگر کتب	ہوشیارپور	عـ/
۸۷۰	حافظ محمد زکریا صاحب	دہلی	عـ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
٨٧١	حافظ محمود حسین خانصاحب رئیس	جھجھر	عا/
٨٧٢	شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس	شیخوپورہ	عا/
٨٧٣	مولوی حکیم محبوب علیخان صاحب رئیس	آنولہ	عا/
٨٧٤	حکیم محمد معظم علیخانصاحب عرف ننکہ میاں رئیس	آنولہ	عا/
٨٧٥	حکیم محمد حسن صاحب عرف حسینی میاں رئیس	؍؍	عا/
٨٧٦	مرتضی بیگ صاحب نمبردار موضع	چپرہ	عا/
٨٧٧	محمد محی الدین صاحب تاجر کتب	بنگلور	عا/
٨٧٨	جمعدار محمد بن سالم صاحب بالاحمر	بالاحمر	عا/
٨٧٩	منشی سید مظہر الحق صاحب رئیس	پٹنہ	عا/
٨٨٠	ڈاکٹر مولوی مبارک حسین صاحب رئیس	؍؍	عا/
٨٨١	حاجی محمد مجید صاحب	پٹنہ	عا/
٨٨٢	منشی مظہر الحق صاحب لغمانی نائب ریاست	عثمانپور	عا/
٨٨٣	چودھری محمد یونس صاحب رئیس	ردولی	عا/
٨٨٤	چودھری محمد عباس صاحب رئیس و قانون گو	؍؍	عا/
	ن		
٨٨٥	منشی نذیر علی صاحب ڈپٹی کلکٹر	باندہ	عہ
٨٨٦	نواب نصیر الدین صاحب رئیس	پٹنہ	عا/
٨٨٧	نواب نصیر الدین احمد خانصاحب رئیس	دہلی	عا/
٨٨٨	مولوی سید نصیر الدین احمد صاحب رئیس	بہار	عا/
٨٨٩	شیخ نجم الدین حیدر صاحب فریدی ڈپٹی کلکٹر پنشنر	شیخوپور	ع

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۸۹۰	خان . منشی نیاز الدین خانصاحب تحصیلدار	ہوشیارپور	عہ/
۸۹۱	مرزا نظام بیگ صاحب رسالدار	بھاؤنگر	عہ/
۸۹۲	منشی نذیر احمد صاحب نائب سپرنٹنڈنٹ	جالندھر	عہ/
۸۹۳	نور محمد صاحب گیگہ میمن صانع النبات	بھاؤنگر	عہ/
۸۹۴	سید نور الحسن صاحب	ردولی	عہ/
۸۹۵	مولوی نیاز احمد خانصاحب	کونڑہ	عہ/
۸۹۶	منشی نبی بخش صاحب اپیل نویس	نکودر	عہ/
۸۹۷	سید نور اللہ میانصاحب سررشتہ دار	بسولی	عہ/
۸۹۸	شیخ نبی بخش محمد حسین صاحب سوداگر	الموڑہ	عہ/
۸۹۹	منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدی	کڑہ	عہ
۹۰۰	منشی نواب علی صاحب نقلنویس	میرٹھ	عہ/
۹۰۱	نیاز محمد خانصاحب وکیل	جالندھر	عہ/
۹۰۲	منشی نور محمد صاحب کارپرداز گورنمنٹ پریس	شملہ	عہ/
۹۰۳	منشی نور اللہ صاحب کلرک	״	عہ/
۹۰۴	منشی نذر محمد خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس	״	عہ/
۹۰۵	نور محمد صاحب کشمیری ٹھیکہ دار	״	عہ/
۹۰۶	منشی نادر علی صاحب وکیل	امروہہ	عہ/
۹۰۷	مولوی سید نور الحسن صاحب	بہار	عہ/
۹۰۸	مولوی ناظر حسین صاحب	״	عہ/
۹۰۹	مولوی سید نثار علی صاحب سب رجسٹرار	״	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۹۱۰	مولوی نصیر الحق صاحب	بہار	عہ/
۹۱۱	مولوی حکیم نذیر الحسن صاحب	"	عہ/
۹۱۲	مولوی نذیر الحق صاحب وکیل	"	عہ/
۹۱۳	بابو نظام الدین صاحب ایجنٹ	امرتسر	عہ/
۹۱۴	سید نادر حسین صاحب سوداگر	شملہ	عہ/
۹۱۵	محمد نادر شاہ خانصاحب وکیل	امروہہ	عہ/
۹۱۶	حافظ نور الدین صاحب	دہلی	عہ/
۹۱۷	نثار احمد صاحب	"	عہ/
۹۱۸	شیخ نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار	میرٹھ	عہ/
۹۱۹	سید نور الحسن صاحب	ایرایان	عہ/
۹۲۰	حافظ نور محمد صاحب	پھلور	عہ/
۹۲۱	حاجی نور محمد صاحب سوداگر روغن	دہلی	عہ/
۹۲۲	شیخ نبی بخش صاحب بزاز	سلطانپور	عہ/
۹۲۳	حاجی نور احمد صاحب برادر حاجی عزیز الدین صاحب رئیس	چاٹگام	عہ/
۹۲۴	منشی نیاز اللہ خانصاحب رئیس و وکیل	بلاری	عہ/
۹۲۵	سید نظام شاہ صاحب پشاوری	بڑودہ	عہ/
۹۲۶	مولوی شیخ نذیر الدین احمد صاحب مدرس	شیخوپور	عہ/
۹۲۷	مولوی نعمت الرحمن صاحب نعمانی	رودولی	عہ/
۹۲۸	شیخ نذر علی صاحب	غازیپور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
	و		
۹۲۹	منشی ولایت خانصاحب انسپکٹر پولیس	جیسورا	للعہ/
۹۳۰	حافظ ولی شمار صاحب	کوٹرا سکھی پور	عہہ/
۹۳۱	منشی محمد ولی الحق صاحب	نوگانوان	عہہ/
۹۳۲	چودھری وارث خانصاحب رئیس ومینوسپل کمشنر	راولپنڈی	عہ/
۹۳۳	مولوی محمد وحید الدین صاحب مختار	بانکیپور	عہ/
۹۳۴	مولوی وزیر حید رصاحب	پٹنہ	عہ/
۹۳۵	منشی میر وزیر علی صاحب چیف کانسٹبل پولیس	نوگانوان	عہ/
۹۳۶	ڈاکٹر وارث علی خانصاحب	بیری	عہ/
۹۳۷	سید ولایت علی شاہ صاحب کلرک	شملہ	عہ/
۹۳۸	مولوی حکیم محمد واحد علیخانصاحب رئیس وصدر انجمن اسلامیہ	آنولہ	عہ/
۹۳۹	منشی ولایت حسین خانصاحب انسپکٹر ڈاکخانہ	مرزاپور	عہ/
۹۴۰	مولوی سید ولی صاحب	دہلی	عہ/
۹۴۱	سردار وزیر محمد خانصاحب	گلگت	عہ/
۹۴۲	حافظ ولایت احمد صاحب	پیلی بھیت	عہ/
۹۴۳	ولی النسا بیگم زوجہ حکیم عباس علی صاحب مرحوم	بڑودہ	عہ/
	ہ		
۹۴۴	مولوی محمد ہادی حسن صاحب وکیل	بریلی	عہ/
۹۴۵	چودھری حافظ ہادی رضا صاحب امام جامع مسجد	ردولی	عہ/
	ی		

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۹۴۶	میر یوسف علی صاحب وکیل	کرنال	عا/
۹۴۷	حاجی یعقوب علی صاحب	دہلی	عا/
۹۴۸	چودھری یعقوب حسین صاحب عرف پیارے صاحب رئیس	کھیڑا	عا/
۹۴۹	مولوی حاجی یعقوب خانصاحب رئیس	وتاولی	عا/
۹۵۰	یونس حاجی پیر محمد صاحب سیٹھ	کلکتہ	عا/

فہرست اُن حضرات کی جنھوں نے چندہ رکنیت سے کم چندہ دیا ہے

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۹۵۱	شیخ جمال احمد صاحب زمیندار موضع	بھلسر	عہ/
۹۵۲	ملک رحمو ولد ہتو صاحب ساکن	بڑودہ	عہ/
۹۵۳	چودھری محمود احمد صاحب	ردولی	عہ/
۹۵۴	شاہ عنایت احمد صاحب احمدی فاروقی	//	عہ/
۹۵۵	شیخ عبدالوحید صاحب	//	عہ/
۹۵۶	خواجہ افضال احمد صاحب رئیس	//	عہ/
۹۵۷	چودھری نعمت رسول صاحب رئیس	//	عہ/
۹۵۸	منشی عباداللہ صاحب کارکن تعلقہ	برئی	عہ/
۹۵۹	ڈاکٹر عظیم الدین صاحب رئیس	کونڑہ	عہ/
۹۶۰	میر باقر حسین صاحب سارجنٹ پولیس درجہ اول	ہوشیارپور	عہ/
۹۶۱	میاں برکت علی صاحب رئیس	موضع لسہی خواجو	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۹۶۲	چودھری غلام غوث خانصاحب راجپور ساکن	موضع ٹھرانا	عہ/
۹۶۳	قاضی علی محمد صاحب رئیس	جالندھر	عہ/
۹۶۴	منشی رفیع الدین صاحب سارجنٹ درجہ اول	"	عہ/
۹۶۵	حافظ عبدالحمید صاحب	"	عہ/
۹۶۶	نواب مولوی حافظ سید زکریا خانصاحب	بدایون	عہ/
۹۶۷	منشی محمد شیر خانصاحب کوتوال	بدایون	عہ/
۹۶۸	قاضی محمد اسحق صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ	بسولی	عہ/
۹۶۹	منشی مومن علی صاحب	بسولی	عہ/
۹۷۰	محمد شجاعت علیخانصاحب رئیس	بہرام پور	عہ/
۹۷۱	منشی محمد اشرف خانصاحب داروغہ چنگی	جالندھر	عہ/
۹۷۲	حافظ محمد بخش صاحب نقشہ نویس دفتر آب ہوا	شملہ	عہ/
۹۷۳	بابو جھنڈے خانصاحب کلرک	"	عہ/
۹۷۴	دائم علی خانصاحب خانسان	شملہ	عہ/
۹۷۵	منشی الہ بخش صاحب	"	عہ/
۹۷۶	علی محمد صاحب ٹھیکہ دار	"	عہ/
۹۷۷	بابو حاجی محمد صاحب سب پوسٹماسٹر	+	عہ/
۹۷۸	بابو عبدالرحمن صاحب	شملہ	عہ/
۹۷۹	منشی محمد فائق صاحب اہلمد سروے	+	عہ/
۹۸۰	انعام اللہ خانصاحب حصہ دار	+	عہ/
۹۸۱	ابراہیم خانصاحب نمبردار	قصبہ بسولی	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۹۸۲	سلہر بیوپاری	قصبہ بسولی	عہ/
۹۸۳	محمد حسین صاحب بیوپاری	〃	عہ/
۹۸۴	نورو صاحب بیوپاری	〃	عہ/
۹۸۵	اللہ دیا صاحب بیوپاری	〃	عہ/
۹۸۶	مامون صاحب ٹھیکہ دار	سچولی	عہ/
۹۸۷	حاجی اللہ دیا صاحب ساکن	رائین	عہ/
۹۸۸	ڈاکٹر غازی الدین خانصاحب	〃	عہ/
۹۸۹	بابو عبد اللہ صاحب کلرک خزانہ	〃	عہ/
۹۹۰	چودھری کریم الدین صاحب ساکن	رائین	عہ/
۹۹۱	سید اکبر شاہ صاحب ایجنٹ مفتی فدا محمد صاحب وکیل	پشاور	عہ/
۹۹۲	منشی غلام رسول صاحب		عہ/
۹۹۳	سید علی خانصاحب	روضہ گانوئن	عہ/
۹۹۴	سید علی صاحب		عہ/
۹۹۵	مولوی الطاف حسین صاحب	ردولی	عہ/
۹۹۶	شیخ عبد الرزاق صاحب	〃	عہ/
۹۹۷	شیخ مصطفےٰ حسین صاحب	〃	عہ/
۹۹۸	حافظ وحید الدین صاحب فریدی	〃	عہ/
۹۹۹	سید محمد شفیع صاحب	غازی پور	عہ/
۱۰۰۰	عرب علی ابن ابوبکر الیافعی		عہ/
۱۰۰۱	عرب الشاؤش عبد اللہ بن صالح بن نقیب یافعی		عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۱۰۰۲	سید عبد الغفور صاحب زمیندار	موضع بلکھیڑہ	عہ/
۱۰۰۳	میر امانت علی صاحب زمیندار	"	عہ/
۱۰۰۴	عبد الحکیم صاحب ساکن	کہتا سرائے	عہ/
۱۰۰۵	شیخ فرید احمد صاحب زمیندار	"	عہ/
۱۰۰۶	شیخ مختار علی صاحب زمیندار	موضع بھلسر	عہ/
۱۰۰۷	بازخانصاحب زمیندار	چند رامئو	عہ/
۱۰۰۸	منشی منیر خانصاحب اہلمد نیابت مال	بھوپال	۱۲؍/
۱۰۰۹	محمد رضا خانصاحب اجنٹ اول	"	۱۲؍/
۱۰۰۰	میر مظفر حسین صاحب زمیندار	منگروندہ	۸/
۱۰۱	میر باقر علی صاحب زمیندار	"	۸/
۱۰۲	حکیم دین محمد صاحب ساکن	کہتا سرائے	۸/
۱۰۳	شیخ عبد الوہاب صاحب	موضع بھلسر	۸/
۱۰	قادر خانصاحب جمعدار	بھوپال	۶؍/
۱۰	شیخ عبد اللہ صاحب		۴/

فہرست چندہ دہندگان تعمیر دار العلوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۱	منشی سید ناصر محمد صاحب	سدھی پٹیہ دکن	للعہ
۲	اسمعیل عمر کا عرف مارکین و ہاشمی صاحب	اکیاب	للعہ
۳	عبد الحمید عبد القادر صاحب سوداگر	"	سہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۴	حاجی عیسیٰ صالح محمد صاحب اینڈ سنس	کوچین	سـہ
۵	حاجی نسو معلم اینڈ کمپنی	اکیاب	؏ـہ
۶	یعقوب میاں بن حاجی نسو معلم صاحب سوداگر	چاٹگام	؏ـہ
۷	محمد یوسف صاحب حاجی نسو معلم کمپنی	”	؏ـہ
۸	حاجی موسی حاجی احمد صاحب		؏ـہ
۹	رحیم بخش میاں بن حاجی نسو معلم صاحب سوداگر	چاٹگام	؏ـہ
۱۰	انو میاں صاحب سوداگر	اکیاب	؏ـہ
۱۱	حاجی اسمٰعیل حاجی موسیٰ صاحب	”	عـہ
۱۲	حلیمہ بائی صاحبہ والدہ مسکین عبدالرحیم بن حاجی اسمٰعیل مرحوم	”	عـہ
۱۳	حاجی عبداللہ حاجی آدم صاحب معرفت نور محمد آدم صاحب	کوچین	عـہ
۱۴	اسد علی صاحب چودھری ابن محمد شفیع صاحب چودھری	برتلی اوٹ	عـہ
۱۵	منشی نور امیر علی صاحب	حیدرآباد دکن	لعہ/
۱۶	حاجی عبدالعلی صاحب سوداگر	اکیاب	سلے/
۱۷	خان بہادر قاسم حاجی میٹھا صاحب		ملے/
۱۸	حاجی احمد عبداللطیف صاحب		معہ/
۱۹	حاجی محمد حاجی یعقوب صاحب		سے/
۲۰	حاجی احمد حاجی ہاشم حاجی عبداللہ صاحب		صہ/
۲۱	مولوی عبدالرحمٰن صاحب شایق حسان روم	بمبئی	صہ/
۲۲	بابو بشیر احمد صاحب	رامپور	صہ/
۲۳	چندۂ متفرقات معرفت حاجی عبدالرحیم بن حاجی اسمٰعیل صاحب		للعہ ۱۴/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۲۴	سوداگر فقیر محمد صاحب	چاٹگام	للعہ/
۲۵	تراب علی صاحب بن انو میانصاحب سوداگر		للعہ/
۲۶	محی الدین کٹی صاحب		للے/
۲۷	صالح محمد عبد الستار صاحب تاجر		للے/
۲۸	امیر علی صاحب داماد انو میانصاحب سوداگر	چاٹگام	سلے/
۲۹	مسعود خانصاحب ابن الف خانصاحب	"	للے/
۳۰	شیخ مبارک علی صاحب ڈاکٹر ملازم	اکیاب	للے/
۳۱	بانجی نور احمد صاحب برادر حاجی عزیز اللہ صاحب	چاٹگام	سلے/
۳۲	مولوی سید محمد سلامت علی صاحب	دہلی	۱۲/
۳۳	صوفی کٹی حاجی صاحب		۱۲/
۳۴	حاجی سید گلاب شاہ صاحب		۱۲/
۳۵	منشی ٹھنڈا میانصاحب ساکن	مہرا	۱۲/
۳۶	عبد الرحمن بن کفیل الدین دفتری	اکیاب	۱۲/
۳۷	مسکین عبد الرحیم بن حاجی اسمعیل صاحب مرحوم	"	۸/
۳۸	عمر علی صاحب معلم	چاٹگام	عہ/
۳۹	حاجی الٰہی بخش صاحب		عہ/
۴۰	حسین حاجی یوسف صاحب	الپی	عہ/
۴۱	مبارک علی صاحب	آرکاٹ	عہ/
۴۲	عبد الجمیل صاحب	چاٹگام	عہ/
۴۳	حاجی بچو خانصاحب دوکاندار	اکیاب	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۴۴	احمد بخش صاحب دوکاندار	اکیاب	عہ/
۴۵	منشی عبد الحکیم صاحب ملازم حاجی نسو معلم کمپنی	چاٹگام	عہ/
۴۶	عبد اللہ صاحب کاکا	کنانور	عہ/
۴۷	محب علی سوداگر	جونپور	۸/
۴۸	شیخ تمیم گلاب صاحب ملازم سوداگر عبد القادر صاحب	اکیاب	۸/

فہرست اون حضرات کی جنھون نے صیغہ اشاعة الاسلام مین چندہ دینے کا جلسۂ عام مین وعدہ کیا تھا

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ		
		یکمشت	سالانہ	ماہوار
۱	خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈھ	ما/	۰	صہ/
۲	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس دہلی	۰	صہ	۰
۳	حاجی ریاض الدین احمد صاحب بریلوی	۰	معہ	۰
۴	نواب عبد الصمد خان صاحب رئیس چھتاری	۰	صعہ	۰
۵	شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	۰	عہ	۰
۶	دانشمند خان صاحب رئیس ضلع میرٹھ	۰	لعہ	!
۷	پیرجی ابراہیم بیگ صاحب مختار میرٹھ	۰	للعہ	۰
۸	سید محمد میر صاحب وکیل میرٹھ			عہ
۹	حافظ عزیز الدین صاحب وکیل	۰	۰	صہ/
۱۰	قاری محمد اسمعیل صاحب ساکن مٹیا محل دہلی	صہ/	۰	۰
۱۱	نامعلوم الاسم ہنگام جلسہ	صہ/	۰	۰

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ		
		یکمشت	سالانہ	ماہوار
۱۲	نواب بہادر علی شاہ صاحب رئیس سردہنہ	•	•	۱۲/
۱۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب پانی پتی	•	۱۲/	•
۱۴	مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی	•	•	۱۲/
۱۵	میر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست جھدونہ	۵۰/	•	•
۱۶	مولوی حامد حسین صاحب بدایونی	۵۰/ [illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست چندہ دہندگان محکمہ اشاعۃ الاسلام ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۱	بقیہ جہانداری جلسہ چہارم معرفت حافظ فصیح الدین صاحب سوداگر	میرٹھ	[illegible]
۲	والدہ ماجدہ شاہ عبد اللطیف صاحب رئیس	مونگیر	[illegible]
۳	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس اعظم	دہلی	[illegible]
۴	ڈاکٹر محمد اکبر صاحب	ہاپوڑ	[illegible]
۵	سید محمد محسن صاحب رئیس ولد سید امام علی صاحب	"	[illegible]
۶	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار عدالت دیوانی	حیدرآباد دکن	[illegible]
۷	حافظ شیخ محمد حسن صاحب ولد مبارک علی صاحب	ہاپوڑ	[illegible]
۸	قاضی عزت علی صاحب اعظم علی صاحب	"	[illegible]
۹	شیخ مشتاق احمد صاحب ولد مبارک علی صاحب	"	[illegible]
۱۰	سید ابن حسن صاحب ولد محمد احسن مرحوم	"	[illegible]
۱۱	عبد الشکور خانصاحب ولد جنگی خانصاحب	بہادرگڈھ	[illegible]
۱۲	منشی امراؤ علی صاحب ولد اہتمام علی صاحب		۵۰/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۱۳	منظور حسن خانصاحب رئیس	پہلت	صہ/
۱۴	منشی امین الدین ولد احمد یار خانصاحب	انوپ شہر	صہ/
۱۵	منشی احمد حسن صاحب	ہاپوڑ	صہ/
۱۶	قاضی سید ممتاز حسین صاحب نائب تحصیلدار	کمپ پلرا	صہ/
۱۷	میر عثمان علی صاحب مختار عام ریاست	چھندونہ	صہ/
۱۸	قاری محمد اسمعیل صاحب	دہلی	صہ/
۱۹	نامعلوم الاسم		صہ/
۲۰	شیخ عنایت علی ولد منور علی صاحب	ہاپوڑ	للعہ/
۲۱	مولوی نصیر الحق صاحب	میرٹھ	عہ/
۲۲	فرزند علی صاحب ولد فضل علی صاحب رئیس	سرادہ	عہ/
۲۲	قاضی عبد القیوم صاحب ولد وزیر علی صاحب	ہاپوڑ	عہ/
۲۴	مولوی مظفر علی صاحب اہل مدرسہ	"	عہ/
۲۵	سید عبد الکریم صاحب ولد مردان علی صاحب اہل مدرسہ	"	عہ/
۲۶	عبد اللہ ولد خواجہ بخش صاحب بیوپاری	"	عہ/
۲۷	امین الدین صاحب محرر رجسٹری	انوپ شہر	عہ/
۲۸	مسماۃ نذیر النسا صاحبہ زوجہ معصوم علی صاحب ساکن	گلاوٹھی	عہ/
۲۹	سید محمد علی صاحب ولد فرحت علی صاحب	ہاپوڑ	عہ/
۳۰	بابو محمد اسمعیل صاحب کلرک	کمپ بلرا	عہ/
۳۱	منشی یعقوب علی صاحب	محلہ بنگالی پورہ	عہ/
۳۲	منشی اکبر خانصاحب		عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۳۳	مولوی سید سلامت علی صاحب	دہلی	عا/
۳۴	منشی نظام الحق صاحب ولد مبارک علی صاحب رئیس	کاٹھہ	عا/
۳۵	رحیم بخش مستری	ہاپوڑ	[illegible]
۳۶	داروغہ منظور علی صاحب اہل مدرسہ	//	عہ/
۳۷	قاضی ممتاز علی صاحب ولد ضمیر علی صاحب	//	عہ/
۳۸	محمد محسن خان مبارک علی صاحب	//	عہ/
۳۹	شیخ ممتاز احمد ولد اشفاق حسین صاحب		عہ/
۴۰	سید محمد علی صاحب ولد برکت علی صاحب سکنہ	گلاوٹھی	عہ/
۴۱	مولوی ابن حسن صاحب ولد محمد اسحق صاحب اہل مدرسہ	ہاپوڑ	عہ/
۴۲	حافظ احمد حسن صاحب ولد شہامت علی صاحب	//	عہ/
۴۳	قاضی کمال الدین صاحب ولد جمال الدین صاحب	//	عہ/
۴۴	سید محبوب علی صاحب ولد میر علی صاحب	//	عہ/
۴۵	منشی عبد العزیز صاحب ولد محمد بخش صاحب	//	عہ/
۴۶	شیخ محبوب علی صاحب ولد وزیر علی صاحب	//	عہ/
۴۷	حکیم امیر بیگ صاحب ولد محمد بیگ صاحب	//	عہ/
۴۸	کفایت خانصاحب ولد غلام رسول صاحب	//	عہ/
۴۹	شیخ محمد عبد السمیع صاحب و محفوظ علی صاحب و محمد اسحق صاحب	//	عہ/
۵۰	حاکم علی صاحب ولد مراد خان ساکن	جوگی پور	عہ/
۵۱	عبد المجید صاحب ولد کریم بخش صاحب	مرشد پور	عہ/
۵۲	عمر خانصاحب ولد دیدار بخش صاحب پٹھان	ہاپوڑ	عہ/
۵۳	کریم بخش ولد حاجی حسین بخش صاحب	//	بعہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۵۴	کلو پسر کریم بخش صاحب بیوپاری	ہاپوڑ	عه/
۵۵	الٰہی بخش ولد گھسّا بیوپاری	″	عه/
۵۶	الہ دین ولد امامی بیوپاری	″	عه/
۵۷	سید مظفر علی صاحب ولد صاحب علی صاحب	″	عه/
۵۸	فضل الٰہی صاحب بساطی	″	عه/
۵۹	شیخ محمد الیاس صاحب پسر نظام علی صاحب	″	عه/
۶۰	سید عبد العلی صاحب ولد عبد الناصر صاحب	″	عه/
۶۱	جمعیت خانصاحب ولد سکندر خانصاحب	″	عه/
۶۲	منشی علی احمد صاحب ساکن	بنت	عه/
۶۳	منشی امین الدین صاحب ولد احمد یار خانصاحب	انوپ شہر	عه/
۶۴	شیخ محمد اسحٰق صاحب ولد امانت علی صاحب ساکن	سنبھاوت	عه/
۶۵	لکھمیر ولد عوض ساکن	سہانی	عه/
۶۶	منشی عبد الغفور خانصاحب متوطن	موضع ڈہانی	عه/
۶۷	رحیم داد صاحب	ہاپوڑ	۸/
۶۸	ہدایت ملازم سید محمد بخش صاحب	″	۸/
۶۹	رحمت علی صاحب ولد رستم علی صاحب	″	۸/
۷۰	شیخ بشیر الدین صاحب محرر چونگے		۸/
۷۱	شیخ مراد علی صاحب ولد عالم علی صاحب		۸/
۷۲	محمد حسین صاحب ولد حسین بخش صاحب چپراسی دفتر امین صاحب		۸/
۷۳	منشی داؤد خانصاحب	باندہ	۸/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۷۴	پیرجی چراغ علی صاحب	ہاپوڑ	۴ر
۷۵	گھاسی خانصاحب تال والا		۴ر
۷۶	حکیم خانصاحب	ہاپوڑ	۴ر
۷۷	رحیم بخش صاحب	"	۴ر
۷۸	سید محمد اسمعیل صاحب ولد تراب علی صاحب	"	۴ر
۷۹	حاجی احمد بخش صاحب بساطی	"	۴ر
۸۰	حبیب بخش صاحب ولد نبی بخش صاحب بساطی	"	۴ر
۸۱	محمد صدیق صاحب ولد عنایت اللہ صاحب	"	۴ر
۸۲	حافظ محمد صاحب ولد کالے خانصاحب	"	۴ر
۸۳	رحیم بخش صاحب عرف کلو بساطی		۴ر
۸۴	احمد حسین صاحب ولد عبد العلی صاحب دھومی		۴ر
۸۵	میر خانصاحب ولد روح اللہ خانصاحب ساکن	جوگی پورہ	۴ر
۸۶	نوبت خانصاحب ساکن	"	۴ر
۸۷	اللہ راضی ولد دامو بیوپاری	ہاپوڑ	۴ر
۸۸	خیراتی ولد بنوان نجار	"	۴ر
۸۹	عبد اللہ صاحب ساکن	بندکی	۴ر
۹۰	منصور علی صاحب پسر مسماۃ منیر النسا صاحبہ		۲ر
۹۱	اکبر خانصاحب سکنہ	بجولی	۲ر
۹۲	بلاقی چوکیدار	ہاپوڑ	۲ر
۹۳	عمر خانصاحب	"	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۹۳	سید محبوب علی صاحب سکنہ	ہاپوڑ	۲/
۹۴	نور بخش ولد بلہو		۲/
۹۵	عبداللہ ولد امام بخش صاحب حجام		۲/
۹۶	حافظ رفیع الدین صاحب	کوئلہ	۲/
۹۷	منیر ملازم مشتاق احمد صاحب		۲/
۹۸	دولت شاہ پنجابی		۲/
۹۹	شیخ نبی بخش ولد امام بخش صاحب		۲/
۱۰۰	عبدالرحمن ولد خدا بخش صاحب اہل مدرسہ		۲/
۱۰۱	نجف خانصاحب	جوگی پورہ	۲/
۱۰۲	منطفر خان امراؤ خانصاحب	؍؍	۲/
۱۰۳	سید قدرت علے صاحب ولد مبارک علی صاحب	؍؍	۲/
۱۰۴	شرافت اللہ اہل مدرسہ	ہاپوڑ	۲/
۱۰۵	منشی حکیم اللہ محرر چونگی	؍؍	۲/
۱۰۶	ابراہیم خانصاحب		۲/
۱۰۷	احمد بخش صاحب پسر مخدوم بخش صاحب		۱/
۱۰۸	شیخ اصغر علی صاحب ولد رحمت علی صاحب	ہاپوڑی	۱/
۱۰۹	اشرف صاحب سکنہ	بڑودہ	۱/
۱۱۰	مشیت اللہ صاحب جمعدار	ہاپوڑ	۱/
۱۱۱	عبدالرحیم پسر کریم بخش صاحب	؍؍	۱/
۱۱۲	عمر خانصاحب جمعدار	؍؍	۱/
۱۱۳	محمد حسین صاحب جمعدار		۱/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد عطیہ
۱۱۴	شیخ غلام رسول صاحب پسر باقر صاحب	ہاپوڑ	ار
۱۱۵	چندو ولد کلو صاحب ساکن	جوگی پورہ	ار
۱۱۶	حافظ خدا بخش ولد مولا بخش صاحب	ہاپوڑ	ار
۱۱۷	فہیم الدین پسر الٰہی بخش صاحب	میرٹھ	ار
۱۱۸	پہلوان خانصاحب چپراسی	باندہ	ار
۱۱۹	بشیر اللہ صاحب	״	ار
۱۲۰	علی بخش صاحب چپراسی	״	ار
۱۲۱	محمد حسین صاحب چپراسی	״	ار
۱۲۲	عبد اللہ بڑھی	ہاپوڑ	۹ر
۱۲۳	محمد خانصاحب	״	۴ر
۱۲۴	سمیرا صاحب	״	۴ر
۱۲۵	میرداد صاحب	״	۴ر
۱۲۶	غفور علی صاحب ساکن	بھسانہ	۴ر
۱۲۷	محمد حنیف صاحب ولد حبیب اللہ صاحب	ہاپوڑ	۴ر
۱۲۸	امین خانصاحب	״	۳ر
۱۲۹	نادر شاہ صاحب مؤذن جامع مسجد		۳ر

فہرست اُن حضرات کی جنھوں نے وظائف مصر کے لیے چندہ دینے کا وعدہ کیا تھا

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ: یکمشت	تعداد چندہ: سالانہ	تعداد چندہ: ماہوار
۱	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی اعلیٰ ریاست حیدرآباد دکن	۱۰۰ر	۰	۰

نمبر شمار	نام نامی	نقد/چندہ یکمشت	سالانہ	ماہوار
۲	مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی	ما/	•	عـه
۳	مولوی شاہ سلیمان صاحب قادری چشتی	ما/	•	•
۴	مولوی شبلی صاحب نعمانی	ما/	•	•
۵	مولوی یونس خانصاحب رئیس دتاولی	ما/	•	•
۶	سید امتیاز علی صاحب رئیس امروہہ	ما/	•	•
۷	منشی عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	ما/	•	•
۸	مولوی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	صـه	•	•
۹	مولوی شاہ عبد الخالق صاحب سجادہ نشین خاندان نقشبند جہان خیلان ضلع ہوشیارپور	صـه	•	•
۱۰	مولوی شیر محمد خانصاحب رئیس جھجھر	•	صـه	•
۱۱	چھوٹے مرزا صاحب رئیس دہلی	•	صـه	•
۱۲	مولوی حکیم محمد اسحق صاحب مفتی ریاست پٹیالہ	للعـه	•	•
۱۳	نواب بہادر علی شاہ صاحب رئیس سردھنہ	ولعـه		
۱۴	مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی	•	•	عـه
۱۵	مولوی عنایت احمد صاحب وکیل دہلی	ولعـه	•	•
۱۶	انجمن اسلامیہ بریلی	•	•	صـه/
۱۷	مولوی سید احمد صاحب دہلوی نبیرہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	•	عـه	•
۱۸	رحیم علی خانصاحب ساکن منڈالی	•	عـه	•
۱۹	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر	ولعـه	•	•

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ یکمشت	سالانہ	ماہوار
۲۰	عبد الوحید خانصاحب رئیس ضلع میرٹھ	ما/	•	•
۲۱	مولوی سید عبد الحکیم صاحب ساکن سینٹھ ضلع بلندشہر	للعہ	•	•
۲۲	حافظ فخر الدین صاحب سوداگر کانپور	ما/	•	•
۲۳	سید امیر علی شاہ صاحب رئیس سردھنہ	عہ	•	•
۲۴	مولوی سید عبد العزیز صاحب ساکن سینٹھہ ضلع بلندشہر	عہ	•	•
۲۵	فیض الحسن صاحب ساکن کھٹور ضلع میرٹھ	•	عہ	•
۲۶	عبد الغفور خانصاحب رئیس بہادر گڈھ	عہ	•	•
۲۷	مولوی عبد الجمیل صاحب مدرس مدرسہ فتحپوری	عہ	•	•
۲۸	نواب سید مظفر علی شاہ صاحب خلف نواب آفتاب علیشاہ صاحب رئیس سردھنہ	صہ/	•	•
		یکمشت اللہ ۔	سالانہ اللعہ	ماہوار عہ

فہرست چندہ دہندگان وظیفۂ مصریۂ ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱	شیخ عمر علی صاحب پرسنل اسسٹنٹ خان بہادر حافظ عبد الکریم	میرٹھ	
۲	صاحب سی آئی اے		صہ
۳	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس	دہلی	صہ
۴	منشی شیر محمد صاحب تحصیلدار	دھمتری	صہ
۵	مولوی ابو سعید محمد عبد الخالق صاحب نقشبندی مجددی		لعہ ۸/
۶	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر	بریلی	للعہ ۱۲

نمبرشمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
٦	مولوی حافظ حکیم محمد اسحق صاحب مفتی ریاست	پٹیالہ	عہ
٧	منشی عبدالغفور صاحب رئیس	بہادرگڑھ	عہ
٩	مولوی حکیم عبداللہ صاحب رئیس	پشاور	صہ/

فہرست خزانۂ محمدیہ ندوۃ العلما کانپور

نمبرشمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
١	مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ درجہ اول	ضلع آگرہ	للعہ
٢	صندوق جامع مسجد سوداگر محمد بخش مرحوم	اکیاب	؎ ٥/
٣	آخون زادہ محمد عبدالصمد خانصاحب دار وغہ	رامپور	عہ
٤	منشی شیر محمد صاحب تحصیلدار	درگ	عہ
٥	منشی غلام محمد صاحب تحصیلدار پنشنر	جھجھر	؎ ٤/
٦	رحیم بخش محمد نور صاحب	المواڑہ	صہ/
٧	شیخ محمد قدرت اللہ صاحب سوداگر	"	صہ/
٨	معرفت منشی ضمیرالدین احمد صاحب پیشکار محکمہ بندوبست		للعہ/
٩	ولی محمد صاحب رئیس	جھجھر	؎ ١٢/
١٠	شیخ صفدر علی عرف پیارے میانصاحب	رامپور	؎ ٥/
١١	مولابخش صاحب نائب قاضی	قصبہ بڑودہ	؎/
١٢	منشی محمد حاجی صاحب	مارہرہ	٦ ١٢/
١٣	الہ دین خانصاحب جمعدار ریین و فوجدار خانصاحب دفعدار ریین	شملہ	٦ ١٠/
١٤	شیخ رحیم الدین صاحب سوداگر	المواڑہ	٦/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱۵	ڈاکٹر مولا بخش صاحب بہادر	الموڑہ	لعہ/
۱۶	مختلف رقوم معرفت ڈاکٹر صاحب موصوف		لعہ/
۱۷	نبی بخش صاحب برادر مولا بخش صاحب		لعہ/
۱۸	مولوی حسام الدین احمد صاحب فضلی ڈپٹی کلکٹر		سعہ/
۱۹	شیخ کریم اللہ مرحوم	الموڑہ	۱۲ عہ/
۲۰	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	"	عہ/
۲۱	شیخ نبی بخش محمد حسین صاحب سوداگر	"	عہ/
۲۲	حافظ امیر احمد صاحب ولد ڈپٹی الٰہی بخش صاحب مرحوم		عہ/
۲۳	پیرجی شیخ عنایت حسین ساکن	گروڑپل	عہ/
۲۴	نام نامعلوم		عہ/
۲۵	شیخ فیض محمد صاحب سوداگر		عہ/
۲۶	شیخ کریم بخش احمد حسین صاحب		عہ/
۲۷	منشی سرفراز علی صاحب رئیس	فیض آباد	عہ/
۲۸	ٹیلر ماسٹر وفاتی لین	الموڑہ	عہ/
۲۹	شیخ مشیت اللہ صاحب خانساماں		عہ/
۳۰	ڈاکٹر حسن محمد صاحب		عہ/
۳۱	مسماۃ فاطمہ بی بی زوجہ محمد امیر خان مرحوم	رامپور	عہ/
۳۲	میاں خواجہ بخش صاحب		عہ/
۳۳	میاں گلاب صاحب		عہ/
۳۴	جمن خلیفہ و رحیم بخش صاحب		عہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۳۵	سولہ اشخاص معرفت مولوی رونق علی صاحب	ردولی	۹/
۳۶	نجیب اللہ صاحب خوانساماں کوشانی		۸/
۳۷	شیخ مولابخش صاحب		۸/
۳۸	غوث محمد فدا حسین صاحب		۸/
۳۹	علی بخش صاحب بوچڑ	الموڑہ	۸/
۴۰	منشی حقداد خانصاحب نائب محافظ دفتر	سلطانپور	۷/
۴۱	شیخ فیاض الدین صاحب		۴/
۴۲	شیخ تصدق حسین صاحب		۴/
۴۳	شیخ عبدالکریم صاحب		۴/
۴۴	شیخ پیر بخش صاحب چھیدا		۴/
۴۵	شیخ محمد یعقوب صاحب		۴/
۴۶	شیخ محمد یٰسین صاحب		۴/
۴۷	عبدالخالق صاحب	کشمیر	۴/
۴۸	شیخ رحیم بخش صاحب خیاط		۴/
۴۹	محمد حسین صاحب ساکن	کھیتا سرائے	۴/
۵۰	توکل حسین صاحب		۴/
۵۱	تجمل حسین صاحب نمبردار	موضع چرا	۴/
۵۲	سرفراز بیگ صاحب		۴/
۵۳	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن	موضع بھاسر	۴/
۵۴	شیخ فضل حسین صاحب		۲/

نمبر شمار	نام نامی		پتہ	تعداد چندہ
۵۵	شیخ نصیب اللہ صاحب			۲ر
۵۶	شیخ تلن محمد صادق صاحب			۲ر
۵۷	شیخ رحمت اللہ گھاسی صاحب			۲ر
۵۸	شیخ اللہ بخش عبداللہ صاحب			۲ر
۵۹	رحیم الدین خانصاحب			۲ر
۶۰	الہ بخش فقیرا صاحب			۲ر
۶۱	شیخ حمایت اللہ صاحب			۲ر
۶۲	مولا بخش صاحب			۱ر
۶۳	میاں جی محب اللہ صاحب			۱ر
۶۴	شیخ مبارک علی صاحب			۱ر
۶۵	رمضانی صاحب			۱ر
۶۶	نصر اللہ امیر اللہ صاحب			۱ر
۶۷	شیخ نجیب اللہ عبداللہ صاحب			۱ر
۶۸	غلام حضرت خانصاحب			۰ر
۶۹	بڈن خانصاحب			۰ر
۷۰	غلام محمد صاحب			۰ر
۷۱	پیر بخش صاحب			۰ر
۷۲	رحیم اللہ رفیع اللہ صاحب			۰ر
۷۳	احمد شاہ خانصاحب			۰ر

فہرست چندہ دہندگان مہمانی ندوۃ العلما بابت جلسہ میرٹھ ۱۳۱۴ھ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱	حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد صاحب سیٹھ بمبئی معرفت حاجی محبوب الٰہی صاحب	بمبئی	مار/
۲	رؤسائے سردھنہ معرفت نواب سید اصغر علی شاہ صاحب	سردھنہ	مالصہ
۳	حاجی محبوب الٰہی صاحب سوداگر	میرٹھ	ما/
۴	حافظ رفیع الدین صاحب سوداگر	"	ما/
۵	منشی عزیز الدین صاحب سوداگر	"	ما/
۶	افسران رجمنٹ نمبر ۱ بنگال لینسر	"	ما/
۷	حاجی عظیم اللہ صاحب مستری	"	ما/
۸	قاضی جمیل احمد صاحب	"	ما/
۹	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر	"	عہ*
۱۰	ڈپٹی نجم الدین صاحب رئیس	"	صہ
۱۱	ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس	"	صہ
۱۲	نواب اسد اللہ خانصاحب بہادر	"	صہ
۱۳	شیخ عبد الغنی صاحب سوداگر نگھی ساز	"	صہ
۱۴	عادل خانصاحب گماشتہ کمسریٹ	"	صہ
۱۵	عبد الخالق صاحب	"	صہ
۱۶	نواب سید احمد شاہ صاحب رئیس	سردھنہ	صہ

* علاوہ پچاس روپیہ نقد کے مکان جلسہ کے واسطے لکڑی اور بانس وغیرہ دیے تھے ۱۲

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۱۷	کارخانہ تجارت حاجی انعام اللہ صاحب و حافظ روح اللہ خانصاحب و حافظ محمد اعلی صاحب		صه
۱۸	حافظ محمد خیراتی صاحب رئیس	شیخوپورہ	صه
۱۹	خان بہادر مولوی عبدالوہاب صاحب مرحوم معرفت ڈپٹی عبدالغفور صاحب	میرٹھ	صه
۲۰	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	فیض آباد	صه
۲۱	شیخ محبوب بخش صاحب سوداگر	میرٹھ	للعه
۲۲	شیخ بخش الٰہی صاحب سوداگر	"	للعه
۲۳	رفیق احمد صاحب	"	للعه
۲۴	حاجی کلو صاحب مستری	"	للعه
۲۵	امیر بخش صاحب بیوپاری معرفت گھسیٹے چودھری	مرادنگر	للوسه
۲٦	منشی فصیح الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر		سه
۲۷	نواب محمد علی خانصاحب رئیس	جہانگیر آباد	عسه
۲۸	کنور لطف علیخانصاحب رئیس	طالب نگر	عسه
۲۹	کنور محمد مسعود علی خانصاحب رئیس	دانپور	عسه
۳۰	مولوی محمد فاضل صاحب ڈپٹی کلکٹر	میرٹھ	عسه
۳۱	آغا سید حسن شاہ صاحب رئیس	خانپور	عسه
۳۲	شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر	میرٹھ	عسه
۳۳	حافظ حبیب بخش صاحب سوداگر	"	عسه
۳۴	حافظ حامد حسین خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس	"	عسه

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۳۵	منشی عمر علی صاحب رئیس	میرٹھ	دعہ
۳۶	منشی صدیق احمد صاحب کازندہ خان بہادر		دعہ
۳۷	کنور عبدالغفور خانصاحب رئیس	دھرم پور	عہ
۳۸	حافظ شفیع الدین صاحب سوداگر	میرٹھ	عہ
۳۹	حافظ عبدالستار صاحب وعبدالکریم صاحب سوداگر	"	عہ
۴۰	شاہ خلیل احمد صاحب رئیس	شیخوپورہ	عہ
۴۱	حافظ عبدالعزیز صاحب ناظم نواب سرخورشید جاہ بہادر		دعہ
۴۲	عبداللہ خانصاحب ٹھیکہ دار	غازی آباد	لعہ
۴۳	شیخ ابوالحسن صاحب سوداگر		عہ
۴۴	شیخ الٰہی بخش صاحب و نظام الدین صاحب سوداگر		عہ
۴۵	شیخ الہ بخش و قمرالدین صاحب سوداگر		عہ
۴۶	شیخ عبداللہ صاحب سوداگر	لال کرتی	عہ
۴۷	بابو مظفر حسین صاحب	"	عہ
۴۸	حافظ عبدالرزاق صاحب ساکن	ممبئی	عہ
۴۹	محمد علی صاحب رسالدار میجر بہادر پنشنر		عہ
۵۰	میر قاسم علی صاحب آنریری مجسٹریٹ		عہ
۵۱	محمد ابراہیم بیگ صاحب مختار		عہ
۵۲	منشی عبدالغفور صاحب رئیس		عہ
۵۳	پیرجی احمد خانصاحب رئیس		عہ
۵۴	حافظ عبدالرحیم خانصاحب رئیس		عہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۵۵	حکیم فخرالدین صاحب رئیس	میرٹھ	عہ
۵۶	الفت حسین خانصاحب رئیس	منگلور	عہ
۵۷	حکیم مقرب حسین خانصاحب رئیس	میرٹھ	عہ
۵۸	شیخ غلام نصیرالدین صاحب رئیس	شیخوپورہ	عہ
۵۹	حاجی محمد انعام اللہ خانصاحب		عہ
۶۰	حافظ محمد اعلی صاحب		عہ
۶۱	شیخ فتح علی صاحب رئیس	شیخوپورہ	عہ
۶۲	میر محمد علی صاحب معرفت ڈپٹی نجم الدین صاحب		عہ
۶۳	محمد مقصود علی خانصاحب رئیس	کھیری ضلع مظفر نگر	تملے
۶۴	شیخ محمد یوسف صاحب رئیس	شیخوپورہ	معہ/
۶۵	لیاقت حسین صاحب محرر	خیرنگر دروازہ	معہ/
۶۶	آغا بہادر علی شاہ صاحب رئیس	سردھنہ	معہ/
۶۷	حاجی سراج الدین صاحب سوداگر		صہ/
۶۸	صادق بیوپاری	صدر بازار	صہ/
۶۹	اشرف خانصاحب	لال کرتی	صہ/
۷۰	عبدالستار و عبدالرزاق صاحب	"	صہ/
۷۱	محمد امین صاحب ولایتی	"	صہ/
۷۲	رحیم بخش صاحب بیوپاری	"	صہ/
۷۳	ماسٹر نورالدین صاحب	صدر بازار	صہ/
۷۴	نامعلوم الاسم بذریعہ منی آرڈر		صہ/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد خرید
۷۵	منشی واحد خانصاحب محکمہ بینک		۵/
۷۶	حاجی کریم بخش صاحب	صدر بازار	۵/
۷۷	نور الٰہی صاحب	"	۵/
۷۸	محمد اسمعیل صاحب کلاہ ساز		۵/
۷۹	نبی بخش صاحب عرف ننن جفت فروش		۵/
۸۰	حافظ کریم بخش و الٰہی بخش صاحب جفت فروش		۵/
۸۱	محمد خان صاحب رئیس	میرٹھ	۵/
۸۲	قاضی محمد عبد الباری صاحب	"	۵/
۸۳	ڈاکٹر سلیمان خانصاحب	"	۵/
۸۴	شیخ فضل احمد صاحب رئیس	شیخوپورہ	۵/
۸۵	خلیفہ اللہ رکھے صاحب رئیس	"	۵/
۸۶	عبد الوحید ولد خدا بخش صاحب صابون گر		۵/
۸۷	منشی نظام الحق صاحب رئیس	کاٹھہ	۵/
۸۸	منشی ارشاد الدین صاحب سررشتہ دار صاحب مجسٹریٹ کیمپ	میرٹھ	۵/
۸۹	شیخ محمد عبد اللہ صاحب تحصیلدار پنشنر		۵/
۹۰	مرزا عبد العزیز بیگ صاحب کلاہ فروش		۵/
۹۱	آغا سیّد غلام خانصاحب رئیس	سردھنہ	۵/
۹۲	میر علی اکبر صاحب رئیس	جلالی	۵/
۹۳	احمد حسین خانصاحب رئیس	داؤپور	۵/
۹۴	محمد خورشید علیخانصاحب تحصیلدار	علیگڑھ	۵/

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد چندہ
۹۵	شیخ تجمل حسین صاحب رئیس	شیخوپورہ	للعہ/
۹۶	محمد اسمعیل صاحب سب انسپکٹر	بنولی	للے/
۹۷	اکرام اللہ صاحب	صدر بازار	عہ/
۹۸	میر محمد علی صاحب سیاہہ نویس	غازی آباد	عہ/
۹۹	سید نیاز علی صاحب رئیس	علیگڑھ	عہ/
۱۰۰	خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس	"	عہ/
۱۰۱	میر بشیر الحسن صاحب رئیس	جلالی	عہ/
۱۰۲	منشی سراج الحسن صاحب مختار عام ریاست	برولی	عہ/
۱۰۳	میر عاشق علی صاحب رئیس	جلالی	عہ/
۱۰۴	محمود خانصاحب	تاجپور	عہ/
۱۰۵	میر شجاعت حسین صاحب رئیس	جلالی	عہ/
۱۰۶	میر عزیز الحسن صاحب رئیس	"	عہ/
۱۰۷	میر حکمت علی صاحب رئیس	"	عہ/
۱۰۸	محمد عبد الرحمٰن خانصاحب رئیس	کری ضلع مظفرنگر	* عہ/
۱۰۹	منشی عماد الحق صاحب		عہ/
۱۱۰	احمد بخش صاحب ساکن	سردارپور	عہ/
۱۱۱	معرفت حاجی کلو مستری		عہ/
۱۱۲	قاضی نظام حسین صاحب رئیس	مارہرہ	عہ/
۱۱۳	اشفاق حسین صاحب رئیس	جلالی	عہ/
۱۱۴	امین حسین صاحب رئیس	"	عہ/

* عبدالرحمن خانصاحب [illegible]

فہرست اون حضرات علما و معززین کی جو کسی عذر سے شریک جلسہ نہین ہو سکے اور خطوط معذرت کے بھیجے ہین

نمبر شمار	نام نامی	مضمون
۱	جناب شاہ نظام الدین حسین صاحب چشتی نظامی بریلوی	راقم از ماہ رجب بوجہ آشوب چشم علیل ست ازین جہت از شرکت جلسۂ مذکور معذورست۔
۲	مولانا شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازی پوری	فقیر کو خود حاضری کا شرف حاصل کرنا ضروری تھا مگر کلکتہ مین بیرین جو درد ترقی کر گیا ہنوز باوجود مالش انواع واقسام کے فرد نہین ہوا سخت مجبوری سے محروم رہا آپ یقین باور فرمائین کہ سخت مجبوری کی وجہ سے محروم رہا جسکی ندامت فقیر کو ہے کہ ایسے جلسۂ خیر و برکت قومی اسلامی مین شرکت کا فیض حاصل نہ کرسکا فقیر خدمت ندوہ کو اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے ایسی ہی سخت مجبوری سے مجبور رہا ہون ورنہ سر کو قدم کرکے حاضر ہوتا۔
۳	مولانا محمد انوار اللہ صاحب استاد حضور نظام دکن	چونکہ روانگیم بدون پروانگی حضور پرنور متعذرست لہذا از حضور آنجا معذور ماندم امیدست کہ معاف خواہند فرمود و شرکتم درین جلسہ ازین رو کہ نہ سرمایہ رائے کافی دارم و نہ مایۂ تائید وانی فضولی روے نمود عوضش شرکت مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری راکہ مرد فاضل و واعظ و صاحب الرائے بودہ اند وہم سابقًا در جلسہ ہا واعظ ندوہ ماندہ خیر خواہی ندوہ دانستہ بآنکہ تقرر

نمبر	نام نامی	مضمون
		صاحب موصوف برصدر مدرسی مدرسه نظامیه هنوز افتتاح تدریس بهم نشده بود ضرورت ندوه را برضرورت مدرسه ایثار نمود اجازت داده شد انشاء الله تعالی بروقت فائز میرٹھ خواهند شد۔
۴	مولانا الشیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی	وبعد فصدور هذا الاحرف لاداء مسنون السلام وطلب الادعیة المرضیة بنیل المرام وحسن الختام ولا یخفی ان الحقیر وعدما بوصول للجلسة والا ان بلغنا ما یمنع من الوصول وهو ان کل استیسن فیه داء کثر یبتلون الناس فمن راؤ فیه ادنی علة اخذوه کائنا من کان والحقیر دائم الامراض فقد اقتضی ما یوجب التوقف فی الوصول فهذه معذرتی الیکم والعذر عند خیار الناس مقبول۔
۵	مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی	از اتفاقات وقت درین هنگام نواسه خردم علیل و بجویئے نواسه کلانم سامان ولادت درپیش وخود هم از صحت برکنار بایں وجوه از حاضری جلسه محروم ماندم ودست افسوس برمحرومے خود بر یکدیگر می مالم۔
۶	شمس العلما مولوی عبدالرؤف صاحب عظیم آبادی	بوجوہات چند بالفعل نہایت عدیم الفرصت ہون اس سبب سے نہایت افسوس کے ساتھ اپنی غیر حاضری کا عذر کرتا ہون۔
۷	مولانا وکیل احمد صاحب سکندرپوری مؤلف نصرة المجتهدین وغیرہا من الکتب الکثیرة المفیدة	مجکو اس امر کی سخت ندامت ہے کہ اس سال بھی ندوۃ العلما مین شریک نہین ہو سکتا مگر یہ دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی آپ کی سعی مشکور فرماوے اور جن مقاصد کے لیے ندوۃ العلما قائم ہے انہین کامیابی ہو مسلمانون کو تمتع ہو آمین ثم آمین۔
۸	مولوی حفیظ اللہ صاحب	مین اپنی بدنصیبی کیا عرض کرون کہ امسال سالانہ جلسہ مین بھی حاضر

نمبر	نام نامی	مضمون
	مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ رامپور	نہوسکا مین یہ ہرگز خیال نکرتا تھا کہ ایسا وقت بھی مجپر گذرے گا کہ مجکو اس جلسے کی شرکت سے محروم رہنا پڑے گا۔
۹	مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور اُستاد حضور نظام دکن	میرا ارادہ ضرور تھا کہ شریک ہون لیکن بعض کی پریشانیان ایسی ہین کہ مجکو شرکت کی بھی امید نہین ہے اگرچہ ابھی تک اس کوشش مین ہون کہ تاریخ معینہ تک بھی اگر ممکن ہو تو شریک جلسہ ہون۔
۱۰	مولوی انعام اللہ صاحب فرنگی محلی مدرس عربی ہائی اسکول گلبرگہ	چار سال کئی مہینون سے میرا سلسلہ علالت برابر جاری ہے اپنی بدقسمتی و تقاقم عوارض و تلاطم انتشار سے کوئی کام اس دینی مجلس کا مجھسے انجام نہ پایا مین اپنے اوپر نہایت افسوس کرتا ہون مگر باوجود اسکے مجکو جو دلچسپی ندوۃ العلما سے ہے تادم آخر انشاء اللہ تعالیٰ باقی رہے گی زیادہ عرض فضول ہے۔
۱۱	مولوی حکیم عبدالمجید خانصاحب دہلوی	چونکہ میرے دونون بھائی مقام ریاست رامپور مین ہین اور مکان تنہا ہے اور اکثر کاربار کا تعلق میری ذات پر منحصر ہے جنمین سب سے بڑا کام مطب ہے اس سبب سے مین جلسہ سالانہ ندوۃ العلما کے شرکت سے معذور رہون۔
۱۲	مولوی حکیم غلام رضا خانصاحب دہلوی	ناگاہ شب کو میری لڑکی مریض ہوگئی ہے جس سے رات بھر تشویش رہی اسوقت یہ آخری وجہ میرے آنے کی مانع ہے اگر منظور ایزدی ہوگا اور اوسکو جلد آرام ہوگیا تو انشاء اللہ کل یا پرسون حاضر ہون گا ورنہ معذور رہون۔
۱۳	مولوی عبدالغفار صاحب ازمراد آباد	مجھے اپنی شامت اعمال سے بہت ندامت ہے کہ حضرت اقدس حضور احمد میانصاحب مدظلہ العالی نے مجھے حاضری جلسہ ندوہ

نمبر	نام نامی	مضمون
		ابقاہا اللہ تعالیٰ کی شرکت کا بروز جمعہ روانگی کا حکم دیا اور مین بھی خود حاضری کا از حد مشتاق تھا لیکن مشیت الٰہی کہ مین حاضری سے قاصر رہا جسکا سخت افسوس ہے اور معافی کا طالب ہون۔
۱۴	مولوی حافظ سید بہادر علی شاہ صاحب چشتی حنفی نظامی سلیمانی	حقیر سخت علیل ہے ورنہ حاضر ہوتا انشاء اللہ تعالیٰ اگر زیست ہے تو آئندہ سال حاضر ہون گا عزیزی رحمۃ اللہ عرف کلو میان انشاء اللہ تعالیٰ جلسے مین شریک ہون گے۔
۱۵	مولوی شیر احمد صاحب معروف بشاہزادہ ماوراء النہر حنفی نقشبندی پشاوری مہتمم مدرسہ مسکینیہ	قرنطینہ وغیرہ کی وجہ سے جلسے مین شریک نہین ہوسکا۔ اسلیے امید ہے کہ آپ میرے عذر کو قبول کرکے اس سال کی غیرحاضری کو معاف فرمائینگے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول
۱۶	مولوی حکیم عبد الباری صاحب رئیس پٹنہ	اس سال ہمارے شہر کے اکثر معزز حضرات کا ارادہ شرکت جلسے کا تھا مگر اتفاقات زمانہ سے ایسے موانع پیش آئے کہ اکثرون کو شرکت کا موقع نہین ملا فقیر کا بھی ارادہ نہایت مصمم تھا کہ اس سال ضرور شرکت جلسہ کا افتخار مین حاصل کرون مگر ضرورت مشغلہ علاج نے جسمین اکثر موانع پیدا ہوجاتے ہین مجکو شرکت جلسہ اور اس دولت کے حصول سے مجبور و معذور کردیا۔
۱۷	مولوی مفتی عبد الغفار صاحب حنفی قادری از گوالیار	فقیر بوجہ پیرانہ سالی و ہجوم و اضمحلال طبیعت از شرف حضوری مقصر است والعذر عند کرام الناس مقبول۔
۱۸	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر عربی کالج گوالیار	میرا مصمم ارادہ تھا کہ ندوۃ العلما کے جلسہ خیر و برکت مین شریک ہوکر شرف سعادت حاصل کرون اور اس مبارک جلسہ کی ان مقدس صورتون کو جن پر ہمکو صرف ناز ہی نہین بلکہ اون کا وجود ہمارے لیے

نمبر	نام نامی	مضمون
		بے شمار افتخار رہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں لیکن افسوس کہ بخار نے حصول سعادت سے محروم رکھا۔
۱۹	مولوی عبدالجبار صاحب امرتسری	بفکر احقر ندوۃ العلما بہ نسبت جمیع انجمنہاے اسلامیہ حال افضل و اولے و اہم و اعلی است کہ منشا و مدنظر ایشان حمایت دین احمدی وحفاظت شرع محمدی ست ایدہم اللہ بروح القدس و وقہم عن الملاحدۃ مدعی التہذیب ومتبعی ہوا النفس مخالفین ندوہ ومعترضین این جماعۃ بلاریب خون انصاف میریزند و درپے اعتساف میروند وفقنا اللہ وایاہم لما یحب ویرضاہ وجعلنی وایاہم ممن یخشیہ ویتقیہ۔ اہل علم وبیان وصاحب فضل ولسان راشمول این مجلس محمود و وصول این محفل مسعود از ضروریات بلکہ از واجبات میدانم وموجب سعادت و رفع درجات می پندارم اعانت ایشان بفکرم اعانت اسلام ست ونصرت ایشان بفہم نصرت دین خیر الانام اما خاکسار چونکہ نہ از علما است نہ از ارباب شوری واز اعزہ بین الوری باین ہمہ غیر لسان ناواقف از زبان بے خبر از حالات بلدان بنا رعلیہ در مجلس بزرگان ومحفل صاحبدلان شریک شدن ودخل دادن حد خود نمی بیند لہذا از حضور خدمت مقصدم و بر تخلف خود معتذر۔
۲۰	مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی خیرآبادی	خاکسار کو باوصف صدہ تصمیم عزیمت وشوق زیارت سراپا خیر و برکت کے بمصداق عرفت ربی بفسخ العزائم اس مرتبہ بھی جسدی حاضری سے چند وجوہ قویہ مانع پیش آئے ہین لیکن خاکسار نے بقدر امکان اپنا

نمبر	نام نامی	مضمون
		اپنا پورا حصہ حاضری کے بعد ہوتا بعونہ تعالیٰ مکمل کردیا ہے۔
۲۱	مولوی نذیر احمد صاحب از بھوپال	مین نے حتی الوسع بہت کوشش کی اور مجکو کامل امید تھی کہ امسال کثیر جمعیت مسلمانان بھوپال کی شریک جلسہ ہوگی مگر مشیت ایزدی کہ وزارت جدید کے اخبارات نے یہانکے اکابر کو شرکت جلسہ سے معذور رکھا۔
۲۲	مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بانی مدرسہ احمدیہ آرہ	مجھے اس جلسہ کی عدم شرکت کا افسوس ہے اور رہے گا موانعات کثیرہ کے ایسے پے بہ پے حملے ہوے جنھون نے میرے ارادہ پر غلبہ حاصل کرکے مجھے شرکت جلسہ سے محروم کردیا۔
۲۳	مولوی حفیظ اللہ صاحب نزیل پٹنہ	چاہا تھا کہ میرٹھ کے جلسہ مین شریک ہون مگر عین وقت پر مین علیل ہوگیا ہان مگر ندوہ کے شغف سے خالی نہین ہون۔
۲۴	مولوی ادریس صاحب بلگرامی	حسرت پر اوس مسافر بیکس کے روئیے ✤ تھک کرکے رہ گیا ہو جو منزل کے سامنے ✤ مجسا بدنصیب کون ہوگا جو دو سال کامل حظوظ ندوۃ العلما سے محظوظ ہوکر تیسرے سال محروم رہا اس محرومی کا جو ملال ہے اوسکا اندازہ آپ خود کرسکتے ہین۔
۲۵	مولوی خدا یار خانصاحب بریلوی	مدت سے اِسدن کا انتظار تھا اور حاضری کو کمربستہ و تیار تھا کہ یکایک کمر مین چک گئی درد نے معذور کیا کمر ہمت کھل گئی حاضری نے مجبور کیا اِس کاغذ پر رشک کرتا ہون کہ حضوری پاوے اور میرے حصے مین دوری آوے۔
۲۶	مولوی عبد الجلیل صاحب بھگوانپوری مظفر پوری	جب سے جلسۂ متبرکہ ندوۃ العلما دامت برکاتہا عالم وجود مین جلوہ فرما ہوا ہے اور اہل اسلام پر بابِ رحمت الٰہی کھلا ہے

نمبر	نام نامی	مضمون
		دینی جوشون کے ولولے اس ناظورۂ ملائک فریب کی زیارت کے لیے جسقدر دلِ مضطر کو مضطرب کر رہے ہین دل ہی جانتا ہے لیکن افسوس ہزار افسوس کہ شامت اعمال زنجیر پا اور نارسائی بخت سدِ راہ حصول مدعا ہے وقت پر ایسے کچھ موانع عظیمہ پیش آگئے کہ رہجانے کے سوا کچھ بن نہ پڑا۔ الخ
۲۷	مولوی ابوالحسنات عبدالغفور صاحب داناپوری واعظ اصلاح المسلمین	فقیر کا مصمم ارادہ تھا کہ امسال بھی ندوہ مین شریک ہو کر فوائد گوناگون سے شرف یاب ہو مگر افسوس ہے کہ اپنی شامتِ اعمال سے اس مرتبہ شرکت سے مین محروم رہگیا لیکن اوسکے کامیابی کی دل سے دعا کر رہا ہون۔
۲۸	مولوی نور بخش صاحب ایم اے پروفیسر عربی میونسپل بورڈ کالج امرتسر	مین نے اس سال ارادہ کر لیا تھا کہ آپکے پودے کو جسے لگائے ہوئے تین سال پورے ہو چکے ہون دیکھون مگر چونکہ امتحانات پنجاب یونیورسٹی بھی ۱۹ مارچ ۹۹ء سے شروع ہون گے لہذا شمولیت سے معذور رہون اور دعا کرتا ہون کہ خدا اس پودے کو دلخواہ برومند کرے۔
۲۹	مولوی محمد یحیی صاحب نگرامی	بسبب بے بضاعتی خود از بس قاصرم بوجہ من الوجوہ باسباب ظاہر امید حاضری ندارم ازین مر بحصول این نعمت عظمیٰ صورت محرومی نظر می آید۔
۳۰	مولوی عبدالرحمن صاحب مشتاق حسان [illegible] از بمبئی	فقیر اپنی حالت صحت کی خراب ہونے کی وجہ سے آپ کی سالانہ جلسہ کی شرکت سے قاصر ہے باوجود حد سے زیادہ اشتیاق و تمنا کی کوئی صورت نہین و نیز بمبئی مین مرض طاعون کی پھیلنے کے

نمبر	نام نامی	مضمون
		ایسے جدید قانون نافذ ہوئے ہین جنکا اثر نہ صرف بمبئی کے حدود مین محدود ہے بلکہ بلاد ہند پر بھی پڑ رہا ہے اس سبب سے اکثر میرے بمبئی کے دوست و احباب جو اُنکی جلسے مین شریک ہونیکے لیے آمادگی ظاہر کرچکے تھے نہایت حسرت کے ساتھ اپنی مجبوری معذوری ظاہر کر رہے ہین۔
۳۱	مولوی عبد الحکیم صاحب نگرامی	چون حاضری در ہچو مواقع ہر آئینہ باعث اعزاز و ثواب عظیم ست بلکہ در ہر قدم رجا راجر فخیم میخواستم کہ بہ تہیہ سامان سفر مصروف شوم لیکن از وجوہ شتی انصرامش نشد۔
۳۲	مولوی امام الدین صاحب چک مغلانے ضلع جالندھر	اس دعاگو کو اس کار خیر مین شامل ہونے کا اشتیاق بہت ہے مگر چونکہ ہر کام مشیت ایزدی پر موقوف ہے اِسلیے بالفعل حاضری سے متعذر رہون۔
۳۳	مولوی امانت علی صاحب نکودری	مجکو کمال شوق و شغف تھا کہ اس مبارک جلسہ مین حاضر ہوتا لیکن لبعض موانع کی وجہ سے معذور رہون والعذر عند کرام الناس مقبول۔
۳۴	مولوی عبد الرحمن صاحب اُستاد نواب نصر اللہ خانصاحب صاحبزادہ ولیعہد بہادر بھوپال	اس متبرک جلسہ کی شرکت کے لیے مین سر کے بل حاضر ہوتا مگر تین سال سے متواتر مجپر ایسے صدمات پڑ رہے ہین جسنے آنکھون کو بے نور و دل کو مکسور کر دیا ہے ابھی تھوڑے دن ہوئے ہین کہ میرے تیسری لڑکی کا انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ فصبر جمیل للہ ما اعطی ولہ ما اخذ۔
۳۵	مولوی انوار حسین صاحب اسرائیلی سنبھلی	مجکو شرف ملازمت مولوی علی احمد صاحب سے معلوم ہوا کہ جلسہ

مضمون	نام نامی	نمبر
امسال میرٹھ مین منعقد ہوگا وقت کم باقی ہے لہذا کمترین حاضری سے بالفعل معذور رہے آیندہ بشرط عدم عذر بدل وجان شامل ہوا کرے گا۔		
یقبل الارض عبد لیس یشغلہ ✤ عن حبکم احد من سائر الناس لوکان یمکننی سعیاً لخدمتکم ✤ لکنت اسعی علی العینین والراس مدرسہ سرسہ کا سالانہ امتحان جسمین احقر متعلق ہے ابھی ہوا ہے اور جدید سال کے لیے جماعت بندی اور ضبط اوقات تعلیم کا جھگڑا اسی ہفتے مین (جسمین ہماری انجمن مبارکہ ندوۃ العلما کا انعقاد قرار پایا ہے) منفصل ہونا ضروری ہے علاوہ اسکے میرے نائبون مین سے دو مدرس پہلے ہی سے رخصت پرہین ان وجوہ سے افسر مدرسہ نے درخواست رخصت کی ریکمنڈ کرنے مین بھی مضائقہ کیا پس بصد حسرت وتاسف عاجزانہ ملتمس ہون کہ اس احقر البریہ کو حاضری جلسہ سے مجبور ومعذور تصور کرین۔	مولوی محمد اسمعیل صاحب مدرس اول مدرسہ سرسہ ضلع حصار	۳۵
والباعث لتحریرہ ہوا بلاغکم جزیل السلام وطلب الدعا منکم ومن سادتنا العلماء الکرام ثم نہنیکم سادتی بالعید السعید والیوم الجدید والرجا فی الثواب المزید اعادہ اللہ علینا وعلی الجمیع سنین بعد سنین وجعلنا وایاکم وایاہم من العابدین الفائزین المقبولین بجاہ سید المرسلین آمین ثم نعرض الحال العائق للحقیر عن الحضور فی المجلس المقدس لما جاءتنا الخطوط ثم الاشتہارات وبہا سرت الخواطر ورجونا ان نتشرف بہذا الفوز لکن سوء حظ الحقیر لم یسعدہ الزمان	السید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن مولاخیلہ العلوی الحضرمی	۳۶

مضمون	نام	نمبر
وما شاء اللہ کان اعنی آخر رمضان ثار الوجع فی المطحنۃ وزاد الورم ومن شدۃ الوجع لسعتنی الحمی ولم اقدر علی مضغ القوۃ الاشی رقیق اعبرہ بالمعلقۃ ولذلک ادت البرکۃ والدعا من سادتی مطلوب لحصول الشفائی ولکل متعوب فاعفوا وسامحوا واعذروا والعذر عند کرام الناس مقبول۔		
الحمد للہ سبحانہ کہ شجرۂ طیبہ آن انجمن اسلامی روز بروز نشو ونما وجلوۂ بہارنیش بہجت فزاست پس جاے رجا از ذات کبریاست کہ آن نونہال بہ آمال مسلمانان بشگفتن شگوفہاے مقاصد وثمر بستن عوائد مجبوب دلہا وممدوح محفلہا گردد وراقم الحروف از جہت تعلق امور معظمات ریاست عالیہ بذات خود شریک آن جلسہ مبارک نبود معذرت خواست عذر ہذا ومبلغ یک صد روپیہ مرسلہ براے ندوۃ العلما حسن قبول خواہد یافت۔	امیر الامرا صدر اعظم ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین خانصاحب بہادر سی آئی ای مدار المہام جوناگڈھ	۳۷
مجھے بوجہ کارہاے سرکاری کی مطلق فرصت نہین آجکل دورہ مین ہون ورنہ شریک جلسہ ہوتا خدا آپ صاحبان کو اپنے ارادہ مین کامیاب کرے۔	افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر سی آئی ای نائب الریاست ٹونک	۳۸
اشتہار سے ندوۃ العلما کے چوتھے سالانہ جلسہ کا حال معلوم ہوا لیکن نہایت افسوس ہے کہ ایسے عمدہ اسلامی جلسے مین بسبب چند وجوہات لاحقہ کے شریک نہین ہوسکتا امید کہ آپ معاف فرمائین گے باقی کامیابی کا داعی ہون۔	نواب خواجہ احسن اللہ خان بہادر سی آئی ای رئیس ڈھاکہ	۳۹

نمبر	نام	مضمون
۴۰	نواب سکندر نواز جنگ حافظ سید احمد رضا خان بہادر جج ہائی کورٹ حیدر آباد دکن	ندوۃ العلما کے مفصل حالات اخبارون سے معلوم ہوتے ہین اور مین دل سے اسکا شریک ہون مگر افسوس ہے کہ حاضر ہونے سے مجبور رہون۔
۴۱	نواب سید امیر حسین خان بہادر سی آئی اے چیف مجسٹریٹ کلکتہ	مجھے اس مجلس متبرک سے نہایت درجے کی ہمدردی ہے اور مین اوسکو نہایت وقعت اور عظمت کی نگاہون سے دیکھتا ہون اور اوسکی سرسبزی اور ترقی چاہتا ہون لیکن افسوس ہے کہ بوجہ تعلق عہدہ سرکاری مجھے ایک روز کی فرصت بھی کلکتہ سے غیر حاضر ہونے کی ملنی نہایت دشوار ہے اسلیے حاضری سے معذور رہون غیر حاضری معاف فرمائی جائے۔
۴۲	نواب وقار الدولہ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب بہادر انتصار جنگ رئیس امروہہ	اپنی بدقسمتی پر سخت متاسف ہون کہ اس قسم کے خلجان پیش آگئے جنکی وجہ سے امسال بھی مین ندوۃ العلما مین شریک ہونیکی عزت حاصل کرنے سے قاصر ہی رہون گا۔
۴۳	نواب حاجی مسعود علیخان صاحب رئیس دانپور	اس جلسہ کے شمول وحصول سعادت و برکت کا مدت سے اشتیاق و تمنا ہے مگر بوجہ لحوق امراض چند در چند کے پچھلے سال مین بھی بذات خاص شریک ہونے سے محروم رہا مرض مذکور سے ہنوز نجات تو نہین ہے مگر التماس ہے کہ آپ دعا فرمائیے کہ اون دونون افاقہ و ازالہ مرض ہوجائے کہ بہ اطمینان تمام وہان پہونچ کر بہرہ مند ہون درصورت عدم امکان حاضری حسب معمولی سابق میرے کارندے آپکی خدمت مین حاضر ہونگے
۴۴	خان بہادر محمد مانصاحب ٹیکم گڈھ	ہرچند کہ مخلص کی یہ دلی خواہش تھی کہ اس جلسہ مسعود مین شریک ہوکر

نمبر	نام	مضمون
		سعادت دارین حاصل کرون اِلّا بوجہ تعلقات دنیوی کے مجبور رہا امید ہے کہ آپ معاف فرمائین گے ۔
۴۵	حاجی رحمۃ اللہ بن حاجی داؤد صاحب سیٹھ بمبئی	خاکسار ندوۃ العلما کے دو اجلاسون مین اب تک شریک ہوا ہے اور اَب بھی شریک ہونے کا عزم مصمم تھا مگر گردش تقدیر نے موقع ندیا جو کچھ مین نے فکرین کی تھین اونکو مرض طاعون نے خاک مین ملا دیا جسکی پوری پوری اطلاع بذریعہ خط کے پیشتر دے چکا ہون مجکو اپنے حاضر نہونے سے سخت دلگیری ہے۔
۴۶	صاحبزادہ عبد المجید خانصاحب برادرزادۂ فرمانرواے ریاست ٹونک	ندوۃ العلما کے واجب الاحترام جلسے مین شریک ہونے کا بہت شوق تھا اور اَب کی مرتبہ شرکت کا پورا ارادہ ہو گیا تھا لیکن افسوس کہ ایک بڑا قوی سبب اتفاقاً مانع آیا لہذا حاضر ہونے سے مجبور رہون۔
۴۷	ملک محمد مبارز خانصاحب رئیس شاہ پور پنجاب	بندہ نہایت خوشی سے شامل جلسہ ہوتا مگر امر مجبوری یہ ہے کہ تواریخ جلسہ مین تاریخ کمیٹی اسپان شاہ پور مقرر ہو چکی ہے اور اوسمین میرا شامل ہونا ضروری ہوتا ہے لہذا بندہ معذور رہے
۴۸	خان بہادر شیخ غلام حسین خانصاحب صدر نشین انجمن اسلامیہ امرتسر	بباعث تنگی وقت جلسۂ حال کے شرکت سے محروم ہون لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بشرط حیات آیندہ سال اس مبارک جلسہ کے شمولیت سے عزت حاصل کرونگا۔
۴۹	عمر مولو حسین صاحب رئیس بمبئی	میری نہایت خوشی تھی کہ اس مبارک جلسہ مین شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کرتا لیکن میرے ایک عزیز کی علالت طبع نے بزرگان دین کے شرف نیاز سے محروم رکھا افسوس کرتا ہون

نمبر	نام	مضمون
		اور مستدعی ہون کہ رب العزت آپ کو ان سبھی کوششون مین کامیاب کرے۔
۵۰	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب ایڈیٹر انڈیا گزٹ بمبئی وسکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام	مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ بوجہ عدیم الفرصتی کاربار ومعالجہ بیماران وغیرہ حاضری سے مقصر ہون امید ہے کہ میری غیر حاضری آپ معاف فرما دینگے۔
۵۱	ایضاً از دفتر تبلیغ الاسلام	(مضمون تار) انجمن تبلیغ الاسلام ندوہ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔
۵۲	مولوی محمد رمضان صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان	اس جلسہ مین بباعث ملازمت کے پابندی کے معذور رہون۔
۵۳	مولوی تاج الدین صاحب جائنٹ سکرٹری انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور	عاجز کی عدم شرکت جلسہ کی وجہ تو جناب پر واضح ہو گئی ہو گی جسقدر اپنے عدم حاضری کا رنج خاکسار کو ہے اللہ تعالےٰ اوسکا علیم ہے اور سخت افسوس یہ کہ اپنی نالایقی کی وجہ سے بہت سے صاحبان تشریف نہ لائے اور دیگر چند عمائد بھی اُسی طوفان بے تمیزی کے باعث شرکت سے محروم رہے۔
۵۴	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی تھانوی میرمنشی دربار ریاست جوناگڈھ	مین سرآنکھون سے چوتھے سالانہ جلسہ ندوۃ العلما مین حاضر ہوکر عزت وفرحت حاصل کرتا لیکن بوجہ انجام دہی خدمت سرکار فیض مدار دام بالاقدار اور اپنے ذاتی عوائق کے اپنا ارادہ دلی پورا نہین کرسکتا جسکا افسوس ہے۔
۵۵	مولوی فیروز شاہ خان صاحب میر اخبار ریاست رامپور	مین نے ندوہ سے تین روز قبل میرٹھ کے پتے سے آپ کو اپنی حاضری کی اطلاع دی تھی نہایت افسوس ہے کہ ایک قوی

نمبر	نام	مضمون
		ضرورت سے اسباب بندھا ہوا رہگیا کیا کہون کہ ندوہ مین شریک نہونے سے اَب تک کسقدر رنج وملال ہے امید ہے کہ آپ ہر حال مین مجکو ندوے کا جان نثار تصور فرمائین گے ۔
۵۶	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل گونڈہ	اس سال بندہ بوجہ ترددات کے شرکت جلسہ سے معذور رہے مگر صدق دل سے بارگاہ باری تعالی مین دعا کرتا ہے کہ اللہ جلشانہ اِس ندوہ کو ترقی روزافزون بخشے۔
۵۷	حافظ غلام امام صاحب مختار ربکیانیسر	امسال میرا مصمم ارادہ تھا کہ مقدس جلسہ ندوۃ العلما مین شامل ہوکر علماے کبار کے دیدار فیض انوار سے اپنے بے نور آنکھین روشن کرون مگر مشاغل متعلقہ نے اسوقت مجھے موقع نہین دیا کہ حاضر ہوسکتا اِسلیے مجبور رہا۔
۵۸	مولوی عبدالواحد صاحب فاروقی سرشتہ دار عدالت جودھپور	نیازمند کو تین سال ندوۃ العلما کے مبارک اجلاس مین حاضر ہوکر اپنے پیشوایان مذہب کی زیارت سے مشرف ہونے کا کمال اشتیاق ہے مگر بوجوہ چند در چند معذور رہا امسال چونکہ یہ مبارک اجلاس میرٹھ مین ہونے والا ہے اِسلیے اشتیاق کو اور بھی افزونی ہوئی لیکن افسوس کہ رخصت نہین مل سکی۔
۵۹	ڈاکٹر میرزا احمد حسین صاحب ازاکیاب ملک برہما	واے اپنی بدنصیبی پر کہ پابندی اہل وعیال وتردد روزگار نے مجھے فرصت ندی ہرچند کہ عزم حاضر ہونے کا کیا تھا مگر سب بے سود ہوا انشاءاللہ تعالی بشرط زندگی وصحت وسلامتی کے جلسہ آیندہ مین ضرور حاضر ہوکر علماے دین کی زیارت سے مشرف ہون گا ۔

نمبر	نام	مضمون
٦٠	مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل دربار ریاست پالن پور ماڑواڑ	اس سال مصمم ارادہ حاضری کا تھا لیکن ضعف و علالت طبع مانع ہے خدا اس جلسے کو دن دونی رات چوگنی ترقی بخشے۔
٦١	سید محمد وراثت اللہ صاحب سب انسپکٹر تھانہ چکریہ ضلع چاٹگام ملک بنگال	اگر بنظر انصاف بنگریم قصور از حضوری در ہمچو محفل بجز شامت ایام نا فرجام چہ تصور کردہ آید ما چون این بعید الاوطار پاے بند کار سرکار است فلا جرم مترقب ام کہ عدم حضوریم را بذیل عفو پوشیدہ مرہون منت فرمایند۔
٦٢	مولوی ولی الحق صاحب نعمانی از لوگانون بند ملکھنڈ	مجھے بڑی تمنا تھی کہ مین اس سراپا خیر و برکت جلسہ مین شرکت کا شرف حاصل کرتا مگر افسوس کہ بعض موانع ایسے حارج ہوے جس سے معذور رہو گیا زندگی ہے تو سال آیندہ کے جلسہ مین انشاء اللہ حاضر ہون گا۔
٦٣	منشی سید احمد صاحب تحصیلدار بہوری ریاست بھوپال	مجکو مبارک جلسہ ندوۃ العلما مین شریک ہونے کی آرزو ہے اور یہ آرزو اللہ جلشانہ قائم رکھے مگر سخت افسوس ہے کہ بوجہ سلسلہ ملازمت کے شریک جلسہ نہین ہوسکتا نہ بالفعل موقع حصول رخصت کا پاتا ہون۔
٦٤	مولوی محمد خلیل صاحب مدرس بورڈ اسکول ہوشیارپور	نیازمند کو ندوۃ العلما کی حسن نیت سے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى پر آمادگی شکر شوق دامنگیر ہوا کہ فیضان مجالست ابرار سے مستفیض ہو کر بہرہ یاب سعادت دارین ہو لیکن چند عوائق سدراہ ہوے اگر پھر فرصت ملی تو ضرور عزم بالجزم ہے کہ شرکت سے فیض یاب ہون گا۔
٦٥	مولوی محمد فضل کریم صاحب وکیل صدر انجمن اسلامیہ بسولی	سال حال کی غیر حاضری ندوۃ العلما معاف ہو انشاء اللہ تعالیٰ سال آیندہ حاضر ہونگا۔

نمبر	نام	مضمون
۶۶	مولوی عبدالسبحان صاحب چاٹگام	اگرچہ برین حقیر مصمم بود کہ برائے اعانت کارروائی ندوہ سرا قدم ساختہ بدانجا حاضر شدہ بدیدار انوار چہرہ ہائے مسلمانان خصوصاً علمائے ذیشان مشرف شوم لیکن از پابندی ہائے گوناگون فقیر از حاضری معذور ست معاف دارند۔
۶۷	سید ممتاز علی صاحب حنفی کاظمی مرزاپور	مین نہایت ندامت سے عرض کرتا ہون کہ امسال بوجہ قحط سالی دورہ حکام کا ہو رہا ہے مین بھی ہمراہ اپنے حاکم کے دورہ پر ہون جو مرزاپور سے تین چار منزل ہے اور بوجہ ہجوم کام کے اجازت نہین ملسکتی اسلیے ایسے متبرک جلسہ مین شریک ہونیسے مجبور رہون والعذر عند کرام الناس مقبول۔
۶۸	منشی عبدالقادر صاحب ناظم جلسہ تائیدی شملہ	مین اپنی کم نصیبی پر سخت افسوس کرتا ہون کہ مجکو اس موقع پر رخصت نہین ملسکتی کیونکہ اس محکمہ کا کاروبار اوس ماہ مین ختم ہوتا ہے گویا سال کا اخیر وہی مہینا ہے لہذا غیر حاضری کی معافی چاہتا ہون۔
۶۹	مولوی عبدالحی صاحب گورنمنٹ پلیڈر چندوسی	مین اپنی غیر حاضری کے معافی چاہتا ہون۔
۷۰	منشی فریدالدین صاحب النعمانی الصفوی رئیس دہلی	(مضمون تار) مجکو سخت افسوس ہے کہ اس مرتبہ جلسہ مین شریک نہین ہو سکتا۔
۷۱	شاہ سید ابوسعید صاحب رائے بریلوی از پرتابگڈھ	مین نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ اس امر کی گزارش کرنیکی اجازت چاہتا ہون کہ بوجہ ہجوم کار سرکار و نیز بوجہ عدم حصول رخصت جسکے واسطے متواتر کوشش کی گئی اس مرتبہ حاضری اجلاس ندوۃ العلما سے معذور رہکر معافی کا خواستگار ہون۔

فہرست وکلا کی جو ہندوستان کی مختلف انجمنوں مدرسوں اور رئیسوں کی طرف سے تشریف لائے

نمبر شمار	جنکی طرف سے وکلا آئے	اسماے گرامی وکلا
۱	نواب مدار المہام سرکار عالی	حضرت مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن
۲	مولانا انوار اللہ صاحب اوستاد حضور نظام دکن	مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری افسر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن
۳	مجلس حامی ندوۃ العلما حیدر آباد دکن	مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص دربار حضور نظام دکن
۴	نواب مسعود علیخاں صاحب رئیس دانپور	مولوی محمد قطب الدین صاحب واعظ و منشی محراب علی صاحب مصاحب خاص
۵	انجمن انوار محمدیہ امرتسر	مولوی غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب صدر نشین انوار محمدیہ امرتسر
۶	انجمن اسلامیہ امرتسر	مولوی احمد بخش صاحب
۷	انجمن اسلامیہ پشاور	مولوی حکیم عبد اللہ صاحب
۸	انجمن حمایت اسلام لاہور	مولوی غلام محی الدین صاحب صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور
۹	انجمن حمایت اسلام جالندھر	حکیم فضل محمد صاحب سکرٹری و سید عفور اللہ شاہ صاحب صدر انجمن
۱۰	انجمن اسلامیہ کرنال	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب و مولوی ابراہیم صاحب مینوسپل کمشنر
۱۱	معین الندوہ کرنال	مولوی سید یوسف علی صاحب سکرٹری معین الندوہ
۱۱	مدرسہ اسلامیہ امرتسر	مولوی احمد حسن صاحب مدرس

نمبر شمار	جنکے طرف سے وکلا آئے	اسمائے گرامی وکلا
۱۲	جلسہ تائیدی کوہ شملہ	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی و منشی امداد حسین صاحب اخگر
۱۳	معین ندوۃ العلما دہلی	مولوی حافظ عزیز الدین صاحب وکیل و مولوی عنایت احمد صاحب خیر آبادی وکیل دہلی
۱۴	مدرسہ فتحپوری دہلی	مولوی عبد الجمیل صاحب مدرس اول و مولوی حبیب احمد صاحب
۱۵	مدرسہ معینیہ درگاہ شریف اجمیر	مولوی محمد قمر الدین صاحب مہتمم و مولوی عبد الغفور صاحب مدرس
۱۶	انجمن اسلامیہ بانس بریلی	مولوی سید اشفاق حسین صاحب صدر نشین انجمن و گورنر یتیم خانہ بریلی
۱۷	انجمن اسلامیہ بدایون	مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی
۱۸	مدرسہ اسلامیہ فیروز آباد	مولوی بقا حسین خانصاحب فلکی مہتمم مدرسہ
۱۹	مدرسہ فیض عام کانپور	مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ فیض عام
۲۰	رؤسائے ردولی شریف	مولوی شاہ محمد سلیم صاحب انصاری ردولوی
۲۱	مدرسہ اسلامیہ فتحپور	مولوی حاجی سید ظہور الاسلام صاحب بانی مدرسہ اسلامیہ
۲۲	انجمن تہذیب فتحپور	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور
۲۳	مدرسہ اسلامیہ جبلپور	مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری مدرس اول مدرسہ اسلامیہ
۲۴	مدرسہ اسلامیہ فیض آباد	مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس اول
۲۵	معین الندوہ بہار	مولوی نذیر الحق صاحب وکیل و سکرٹری معین الندوہ و مولوی سلطان حسین صاحب بہاری
۳۰	معین الندوہ پٹنہ	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی و مولوی علی اسلم صاحب پھلواروی

نمبر شمار	جنکے طرف سے وکلا آئے	اسماے گرامی وکلا
۲۷	معین الندوہ بانکی پور	منشی محب الحق صاحب مختار بانکی پور
۲۸	معین الندوہ غازی پور	شیخ غلام جیلانی صاحب زمیندار موضع آغاپور ضلع غازی پور
۲۹	انجمن آل ہاشم راے بریلی	حاجی سید خلیل الدین احمد صاحب و مولوی شاہ ابو القاسم صاحب
۳۰	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل امرتسر	حافظ عبد الرحمن صاحب اہلکار عدالت امرتسر

فہرست اون مہتمین اخبار کی جو دفتر ندوة العلماء مین ازراہ عنایت اپنے اخبار بھیجتے ہین

نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار	نمبر شمار	نام مہتمم	نام اخبار
۱	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب	وکیل امرتسر	۱۰	منشی بشیر الدین صاحب	نجم الاخبار اٹاوہ
۲	سید نادر علی صاحب سیفی	رہبر ہند لاہور	۱۱	سید ابن علی صاحب	نیر اعظم مرادآباد
۳	منشی سراج الدین احمد صاحب	چودھوین صدی راولپنڈی	۱۲	منشی عبد العزیز صاحب	روہیلکھنڈ گزٹ بریلی
۴	منشی فضل الدین صاحب	وفادار لاہور	۱۳	مولوی محمد عثمان صاحب و منشی مسیح اللہ صاحب علوی	آئینہ لکھنؤ
۵	مولوی عبد الباری صاحب	دار السلطنت کلکتہ			
۶	مولوی غلام محی الدین صاحب	انڈیا گزٹ بمبئی	۱۴	منشی سکندر خانصاحب و مولوی عبد الحکیم صاحب	معین الہند اجمیر
۷	شیخ غلام احمد صاحب سیفی و منشی خورشید حسن صاحب طپش	سفیر بمبئی	۱۵	سید حشمت علی صاحب	الرشید الہ آباد
۸	حافظ محمد ابراہیم صاحب	نیر اسلام بمبئی	۱۶	مولوی عبد الغنی صاحب	محمڈن ابزور و مسلم کرانیکل کلکتہ
۹	منشی ظہیر الدین احمد صاحب	ملک و ملت حیدرآباد دکن			

نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار	نمبر شمار	نام مہتمم	اخبار
۱۷	پنڈت رام کشن صاحب	نجم الہند مراد آباد	۲۰	مولوی سید محمد احسن صاحب	تحفۂ محمدیہ
۱۸	نیاز محمد خانصاحب منیجر	علیگڈھ کالج میگزین		بہاری	کانپور
۱۹	منشی شمس الدین صاحب	رسالہ حمایت اسلام	۲۱	سید عبدالقدیر صاحب بی اے	الہادی بانکی پور
	جنرل سکرٹری انجمن	لاہور	۲۲	مولوی محمد حسن صاحب شوکت	شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ

ہم مہتمان اخبار کے شکر گزار ہین جو ندوة العلما کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہین اور وقتاً فوقتاً اعلان استہار اور کبھی کبھی مضامین اسکے متعلق چھاپتے رہتے ہین خاص کر وکیل امرتسر انڈیا گزٹ مبئی۔ سفیر بمبئی روہیلکھنڈ گزٹ کے ایڈیٹر زیادہ شکر گزاری کے مستحق ہین جنہون نے ندوہ کے ساتھ بہت دلاویزی ظاہر کی ہے اور رسال گذشتہ مین زیادہ مضامین لکھے اللہ تعالی اونکو جزاے خیر عطا فرماوے۔

فہرست کتب و رسائل جو بعض حضرات نے ازراہ ہمدردی کے دفتر ندوة العلما مین بھیجے

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد	نام فرستندہ
۱	بغیت المسترشدین مجلد مطبوعہ مصر	۱	سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن مع لاحیلہ العلوی الحضرمی
۲	الفرات الفائض مجلد مطبوعہ مصر	۱	"
۳	مجموع الرسائل فی مہمات المسائل	۳۵	مولوی محمد ایوب صاحب رہین رسالہ اسلامیہ پشاور
۴	کلام مجید مترجم	۲	مولوی حافظ نذیر احمد خانصاحب دہلوی
۵	اساس الادب	۱۰۰	مولوی شاہ سید ابو سعید صاحب برانوی
۶	قصہ مخدوم مہائمی	۱۰	بدر الدین صاحب بن عبداللہ صاحب قوم
۷	اتمام الحجہ	۱۵۰	"
۸	مقاصد مرزا حیرت صاحب	۱۰۰	"

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد	نام فرستندہ
۹	جلاء العیون	۱۰۰۰	معین الندوہ دہلی
۱۰	البرق اللامع	۱۰۰۰	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری
۱۱	ارشاد الکلام	۴۰۰	مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی
	″	۱۱۰	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب بریلوی
۱۲	الاسلام	۱	مولوی فتح محمد صاحب ہوشیارپوری
۱۳	اکرتاؤذوسیوس	۱	مولوی غلام احمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ
۱۴	نور العیون	۲	مولوی شاہ ابو القاسم صاحب رئیس ہسوہ
۱۵	مظہر الفلاح	۱۰۰	مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی

فہرست اشیا جو بعض حضرات نے ازراہ ہمدردی دفتر مین عنایت کین

نمبر شمار	نام شے	تعداد	عنایت کنندہ
۱	گھڑی	۱	حاجی بھائی صاحب سیٹھ
۲	ربڑ پریس	۱	مولوی غلام محیی الدین صاحب مالک انڈیا گزٹ
۳	مقیاس الحرارہ	۱	جناب مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوہ
۴	تاریخ نما	۱	″
۵	تخت	۲	منشی عطاء اللہ صاحب کوتوال کانپور
۶	کرسی	۱	″

فہرست بقیہ ارکان ندوۃ العلما جنکے نام فہرست نمبر ۲و۳ مین درج نہ ہوسکے

۱	مولوی حبیب احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ ومیونسپل کمشنر	بنارس	صہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۲	شیخ محمد عمر صاحب ممبر میونسپل کمشنز بورڈ و رئیس	بنارس	صہر
۳	سید احمد حسین صاحب پیشکار سررشتہ تعلیمات ریاست	رامپور	عہ/
۴	صالح محمد حاجی ابراہیم صاحب		عہ/
۵	منشی علاؤ الدین صاحب سیاہہ نویس		عہ/

چندۂ متفرق بابت سال چہارم ندوة العلما

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۱	بقیہ چندۂ جلسہ بریلی معرفت مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر		۵سہ ۱۲/
۲	قیمت نقشہائے مکۂ معظمہ و مدینۂ منورہ مرسلہ بدر الدین صاحب بن عبد اللہ صاحب قور رئیس	بمبئی	للعہ ۸/
۳	مولوی حکیم نعمت اللہ صاحب	امیٹھی	عہ/
۴	بابت فروخت اشیائے جلسہ بریلی معرفت ڈپٹی غفور الدین صاحب	بریلی	عہ ۳/
۵	شیخ قدرت علی صاحب	″	عہ/
۶	منشی ماجد حسین صاحب	″	عہ/
۷	منشی سجاد حسین صاحب	″	عہر
۸	عاشق علی صاحب	″	عہر
۹	نور علی صاحب	″	عہر
۱۰	مرزا منصب بیگ صاحب	″	عہر
۱۱	منشی محمد حفیظ اللہ صاحب سب اوورسیر	بارہ بنکی	عہ

نمبر شمار	نام نامی	پتہ	تعداد رقم
۱۲	مولوی امیر الدین احمد صاحب ملازم سرکار	ریاست جوناگڈھ	عہ/
۱۳	سید محبوب میانصاحب ہیڈ ماسٹر	مدرسہ مہابت جوناگڈھ	عہ/
۱۴	مولوی ممتاز احمد صاحب	//	عہ/
۱۵	قاضی عبد اللہ صاحب	//	عہ/
۱۶	منشی محمد حکیم خانصاحب دیسمکھ	رنگون	عہ/
۱۷	سید محمد اسمعیل صاحب	//	عہ/
۱۸	شیخ عبد الرحیم صاحب منگلوری رجسٹرار	فیروز آباد	عہ/
۱۹	حافظ فخر الدین صاحب سوداگر	کانپور	عہ/
۲۰	قاضی محمد بشیر الدین صاحب صدیقی مدرس	مدرسہ متھرا	عہ/
۲۱	میر مدد علی صاحب رئیس	رئیس متھرا	عہ/
۲۲	قاضی فضل حسین صاحب رئیس	//	عہ/
۲۳	حافظ محمد محسن صاحب	//	عہ/
۲۴	منشی محمد وزیر خانصاحب انسپکٹر پولیس	//	عہ/
۲۵	مولوی فدا حسین صاحب ہیڈ مولوی	//	عہ/
۲۶	حاجی علی بخش صاحب تاجر چرم	//	عہ/
۲۷	حافظ حبیب اللہ خانصاحب کوتوال	//	عہ/

تنبیہ ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہین کہ اس تیرہ روئداد کی اشاعت مین بے موقع تاخیر ہوئی جسمین ہم بالکل معذور تھے اصل یہ ہے کہ پہلے ایک عرصے تک ہمارے مقررین نے اپنی تقریرین جو انھون نے جلسے مین کی تھین ہمکو قلمبند کرکے نہین عنایت فرمائین جسکی وجہ سے ایک عرصے تک روئداد مجبوراً مرتب نہین کیجا سکی اسکے بعد اہل مطبع کی بے توجہی سے انتہا سے حد سے زیادہ تاخیر وقوع مین آئی۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے اراکین اس باب مین معذور خیال فرمائینگے جسمین ہم حقیقۃً بالکل معذور رہنے کے قابل ہین ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ ہمارے شاعر گرامی مولوی ابو القاسم فضل رب صاحب عرشی نے ابتک اپنا مضمون عنایت نہین فرمایا لیکن اب وہ ہمکو وصول ہوگیا ہے لہذا اس مقام پر ہم اسکو درج کرتے ہین۔ بوجہ تاخیر کے ہم اسکو اپنے موقع پر درج نہین کرسکے۔

مضمون

مولوی ابوالقاسم فضل صاحب عرشی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن

جو اجلاس چہارم واقع میرٹھ مین پڑھا گیا

بنام یگانہ نا مانا یزدان

نالہ از بخت و مقدر چہ کنم گر نکنم چہ کنم گر نکنم
شکوہ از چرخ بد اختر چہ کنم گر نکنم چہ کنم گر نکنم

جناب صدر انجمن و سترگان قوم

منکہ در بازار آفرینش از ہمہ ہستی پذرفتہ ہا ہیچترم و بہ پشیزی نمی ارزم۔ درین انجمن از ہر گوشہ گیتی سترگان قوم گرد شدہ اند ازین فرو ماندہ و گسستہ دم چہ خیزد۔ اما تقاضای یاران دکن درگیرندہ افسونی بود کہ در کار این رہروی توشہ کردند و از گوشہ بدر آوردند در حیرتم کہ پیشگاہ تاجران معنی کہ صد ہزار حقہ لعل و گوہر ببازار دانش فراچیدہ اند منکہ جز خرمہرہ چند در دامن اندیشہ ندارم چہ لایم و ہرزہ کہ مذاق شیرین بزرگان بزہر اندایم اما چکنم کہ جز ہیچی ہیچ فروشی کالائے در دکان اندیشہ ندارم۔ از صدر نشینان این بزم

کہ ہر یک کالبد معنی را روان و ہیکل دانش را جان ست ہم روانی کوثر در بیان دارند و ہم چشمۂ
آب حیوان در دہان - ہر یک باندازہ ارزش و والای گوہر خویش دستمایہ عقیدتے
سرانجام میدہد و خدمت ندوہ را رہ آورد گرانمایہ از عالم خیال پیش میکشد - ہیچمدانی تیرہ
سرانجامی کہ جز پلاس نشینی و بوریا بافی ہنرے در کف ندارد - باپرنیان بافان حوران
معنی چگونہ استد و درین وادی کہ پلنگان را مخلب و شیران را زہرہ آب میشود چگونہ
گام نہد - اما ازین نوای جگرخراش و صدای زہرہ آب کن کہ بیساختہ میکشم از دل سوزے
کہ بکار خویش دارم - اندرین روزگار کہ خلاصہ ممتزج لیالی و ایام و زبدہ نتایج و عناصر و
اجرام درین بارگاہ فرشتہ کارگاہ انجمن شدہ اند - خاصۃً از روی افلاکیان وابروے
خاکیان مہندس اقلیدس تحریر فاضل نحریر ہماسایہ ہمایون پایہ فلاطون اشراق دستگاہ
بلیناس حقیقت آگاہ آیۃٌ من آیات اللہ حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی محمد لطف اللہ صاحب
مفتی عدالت العالیہ حیدرآباد صانہ اللہ عن الشرور الفساد - و راہ نمای جادۂ فقر و فنا
بیدار دل قدسی سرشت محفل آرای سفر در وطن شمع افروز خلوت در انجمن دانای اسرار خفی و
جلی مولانا سید شاہ محمد علی صاحب نقشبندی ناظم ندوۃ العلما - و مخدوم محترم ذوالفضل والکرم
مجمع البحرین دانش سقراطی بینش لقمانی ثانی اعشی و جریر ثالث مسعود بن اثیر الفاضل الفاضل
بونواس ثانی شمس العلما جناب مولانا مولوی محمد شبلی نعمانی - و عنوان صحیفۂ فضل و ہنر انتخاب
مجموعۂ قضا و قدر امام المتکلمین تاج المفسرین المتبحر الماہر المحقق الکامل مستغرق تماشای جمال
وجہ مطلق ابو محمد مولانا مولوی محمد عبد الحق و ہشیار خرام دوام آگاہی بیدار نشین مسند صبحگاہی
طویل اللسان عریض الطیلسان امام الواعظین مولانا شاہ محمد سلیمان - و گوہر شب چراغ دریاے
حقیقت غواص بحر مواج حقیقت صوفی شریعت پناہ شیخ بایزید کلاہ جلیل الشان فصیح البیان
تاج الواعظین جناب مولانا شاہ محمد امانت اللہ - و نقاب دفینۂ دفینہ حدوث و قدم صراف
خزینۂ معارف و حکم وصاف کلام صابی مقام کالافردش بازار تسلیم ابو محمد مولانا محمد ابراہیم

وشیخ خدا آگاه شبلی جنید دستگاه گوهر هفت دریا و فروغ چار گوهر خلاصهٔ نه اجرام و زبدهٔ
هفت اختر نقاب نهانخانهٔ حضوری جناب مولانا سید محمد شاه محدث رامپوری - و دگر فاضلان
رازی مایه و دانشمندان غزالی پایه که جامه بافان قضا و قدر وجود ایشان را جامهٔ کمالی
دوخته اند و بحلیهٔ فضائل آراسته درین انجمن فرشته موطن انجمن شده اند و هریکی از متاع
گرانمایه که در گنجینهٔ سینه نهان داشته اند بسفینه ریخته اند و فراوان فروغ گهرهای رخشان را
به بازار جوهریان پیش کشیده -

منکه نه ظلمتم چراغ دارد و نه دیده و دل فروغ و فراغ - نه مرگ را از زیستن باز
دانم نه خنده را از گریستن شناسم کیستم که درین میدان ایستم - اما بدین اُمید که شاید دری
بکشاید و دستے بدر آید افسرے بسر نهد - درین راه تنگ با پای لنگ قدم افشرده ایم
روزگاریست که با بخت و تختم کاری نیست و سپهر و اخترم یار نے - آشوب ناشناساسے
و پست فطرتی خرد و بزرگ را آسیمه و سرگردان دارد و شورش جهل و تعصب زهر ردیه
گیتی بلندی گراے آمده و روزگاریکه گیتی بر بستر حیوانیت و بالش جهل و عمی پهلو نهاده
و بر چار بالش کفر و شرک تکیه زده بود و از غنودگی بخت و خوابیدگی خرد بجاے خدا شناسے
و یزدان پرستی در هر خانه خداے برگرفته بودند و از ظلمت جهل بنیاد خدا دانی بر میکندند
که ناگاه آفتابی از خاک بطحا سر برکرد و مهر بضیای از افق یثرب بدر آمد که فروغش گیتی را
از خاور تا باختر فرو گرفت و پرتو نورش بتارهای دیگر رسید که هریک از انها کشورے
فروغستان شد چون آن مهر رخشان از عالم صورت رخ بر گرفت چار اختر فروزان پدید آمدند
و گیتی را از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب فروغی و فراغی بخشیدند و از ان اختران ستارهای
دگر پدید آمدند و هریک گوشهٔ گیتی را فروغانی کردند - چون تائیدات غیبی همواره همعنان
مایان بود بهر کشوریکه تاختیم تیغ و شمشیر آختیم لوای فتح و نصرت افراختیم - و هرکه سر از
گریبان انقیاد بیرون آورد موی کشان بسیاست گاه قهرے رسانیدیم و روی زمین را از خس و

خاشاک فتنہ پاک ساختیم و برجهان و جهانیان سری و سروری کردیم. و شمشیر همت بدائرهٔ تصرف آوردیم هم عقل خدادانی داشتیم و هم تیغ کشورستانی. نه تفیدگی ریگ بیابان در نظر داشتیم نه صولت برد و شدت حرارت را بخاطر آوردیم. نه دریا دیدیم نه کوهسار نه خارستان دیدیم نه مرغزار. هم بفضل و کمال بلندآوازه بودیم و هم بفر فریدونی سراز گریبان خلافت برآوردیم. شبها از پیه هژبران روغن بچراغ ریخته ایم و روزها از خون دلیران باده در ایاغ کرده ایم افلاکیان در سایهٔ من بودند و خاکیان در رشک پایهٔ من. هم در دل و دیدهٔ ستارگان جا بی داشتیم هم بر سر سپهریان پای. رسوم نکوهیده را از صفحات روزگار شستیم و نقوش حیف و بیداد را از اوراق لیل و نهار ستردیم. نه آهو را بد و رانم از چنگ پلنگ نهیبی بود نه تیهو را بروزگار رم از مخلب عقاب آسیبی. گفتار یونانیان را بزبان تازی آوردیم و میانرا پیشگاه خسروان حجازی بردیم. صد هزار نقش تازه انگیختیم و طرح صد رصد خانه ریختیم زمان سال شمسی و حالات ثوابت و سیارات تفتیش کردیم. در مشرق رصد الغ بیگی و در مراغه رصد هلاکوخانی و در بغداد رصد مامونی و در شام رصد ابن شاطر و در مصر رصد حاکمی را کیست که نمی داند. زیج بطلیموسی را بتقویم پارینها انداختیم و زیج ابوجعفر خوارزمی را بلندآوازگی بخشیدیم براهین هندسیه را جامهٔ عملی پوشانیدیم. علم جرثقیل را روزگاری دراز پرورش کردیم کتاب ابن شاکر باید دید و در عمل ید کمال ما از رسالهٔ ابو القاسم ابن زهرادی باید پرسید. کرویت ارض در عهد هارون الرشید باثبات رسانیده ایم و اقلیدس را شرحی بسیط نبشته ایم و اشکال مختلفه بران افزوده ایم و برای تحریر آلات گوناگون ایجاد کرده ایم و در فن ریاضی و تقطیر الماء کاری کرده ایم که هنوز مخالفان را آب در دهن میگردد آلات جاذب برق رانخستین کسیکه ایجاد نمود ثابت ابن ناصر دمشقی بود و گداختن آهن و ساختن توپ و تفنگ در عهد عبدالملک ابن مروان صورت ظهور گرفت. روشنی و حرارت را ابن هیثم بود که تشریف جسمیت بخشید و حرکت ارض را ابو ریحان بیرونی بود که در برابر

ابن سینا ثابت کرد. شاعری خانه زاد و موسیقی پرستار ما بود۔ خطاهای ارسطو را در طبعیات گرفته ایم و منطق را بآئین نو ترتیب داده ایم۔ در علم مناظر و مرایا قاعدۂ انعکاس دریافتیم و بر یورپ ایثار کردیم۔ اینکه گفتیم دانه ایست از خرمن و مشتی ست از خروار۔ داستان فضل و کمال خویش بر جرم اختران نبشته ایم و زمین را با پای سپهر پیمای تا آسمان نهم در نوشته ایم۔

هر که تفصیل خواهد بمورخ جرمن گراید و تاریخ فرانسیه بدست آرد (حالیا نزدیکیست که تاریخ فرانسه بترجمه دانای هر زبان شمس العلما مولانا سید علی صاحب بلگرامی معتمد تعمیرات و ریلوی سلطنت آصفیه نظامیه نظاره فروز پیر و برنا گردد) اکنون که آن بساط برچیده شد و جام و صراحی بر سر سنگ شکسته آمد از عظمت بغداد و شوکت غرناطه چه سخن رانم و از دولت هند و صولت ایران چه حرف زنم۔ چون از روزگارے دراز روی شاهد دولت نمی بینیم و نظارۂ اقبال را بکنار نمی یابیم از دولت دیلم و سلجوق چه سرایم و بآن سامان و تجمل مظفر چه گرایم۔ عمریست که در دولت بسته شد و رشتۂ اقبال گسسته آمد اما خون دل هنوز در چکیدنست و دیدۂ خونبار هنوز در تراویدن۔ نه شکایت سپهر دارم نه گله از قضا و قدر که نخست از خاک بآسمانم برد ند و باز از آسمان بر زمینم زدند تا جهان را نگهداری و جهان آفرین را پرستاری کردیم و عنان ملت بیضا از دست ندادیم جهان و جهانیان را زیر نگین داشتیم و جهان جهان بر جهان و جهانیان منت نهادیم۔ چون فرمان ایزدی را سر نهادیم و شریعت را حقیر کردیم بدین روز سیاه نشستیم و بکیفر کردار رسیدیم۔ از شش سوی ظلمت جهل فرا گرفت و اژدهای نفاق دهن باز کرد تا رفته رفته یگان یگان را فرو برد و از اسلام و اسلامیان نشانی نماند

نظم لکاتبه

واد واد از گردش گردون گردان داد داد   یا ترقی آن چنان و یا تنزل این چنین

گر فتوحاتِ حجازی را بخوانم داستان ‏ ‏ ‏ آسمان را جوے خونین بگذرد از آستین

جای آن دارد کزین موجِ حوادث همچو سیل ‏ ‏ ‏ سر کشد گردونِ گردان در گریبانِ زمین

داستانِ عبرتِ ما گر بگردون بگذرد ‏ ‏ ‏ ابر را زیبد که بر دارد ز مژگان آستین

عظمتِ بغداد خوانم یا شکوه اندلس ‏ ‏ ‏ داستانِ هند گویم یا عراق و روم و چین

دورِ مامون را سرایم یا زمانِ معتصم ‏ ‏ ‏ عهدِ سنجر را بگویم یا ز دورانِ تگین

علم و صنعت مالِ من بود و حرفت کارِ من ‏ ‏ ‏ خانه زادِ خانهٔ من بود دولت پیش ازین

فتح و نصرت همرکاب و ملک و عزت همعنان ‏ ‏ ‏ جاه و ثروت همقرانِ دین و دولت همقرین

صیتِ فضلِ مرو و شیراز و دمشق و صفهان ‏ ‏ ‏ بر شد از خاکِ زمین تا کاخِ چرخِ هفتمین

شوکتِ غرناطیه آرم که اوجِ قرطبه ‏ ‏ ‏ داستانِ عرش گویم یا سپهرِ هشتمین

جای آن دارد که چشم بر بارد جوی خون ‏ ‏ ‏ خشک گردد چشمهٔ نیر سپهرِ چارمین

چشم را بکشاد بنگر انقلابِ روزگار ‏ ‏ ‏ کز بلندی آن فلک آمد به پستی این چنین

زین مصیبت قوم را با دیدهٔ پر خون نگر ‏ ‏ ‏ گر ندیدستے سحابِ خونچکان را بر زمین

دیده را بر دار و در گیتی رقیبان را نگر ‏ ‏ ‏ چشم را بکشاد و در عالم حریفان را ببین

آن سلف را ما خلف باشیم ننگ و وبال ‏ ‏ ‏ وادریغا ای سپهر و صد دریغا ای زمین

قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار ‏ ‏ ‏ ناخدا در اضطرار و موجِ طوفان در کمین

نوحهٔ **عرشی** نباشد بی سبب بر حالِ قوم

جای آن دارد که افتد هفت گردون بر زمین

اکنون ما گرفتاران سلسلهٔ تقدیر که جز تسلیم چاره در دست نداریم باید که دل بنامرادے نه بندیم و ایزدی فرمان را بنده وار گردن نهیم و دست بدامن همت زنیم و دامن اتفاق از کف نگذاریم و پردهاے ظلمت جهل و نفاق که بر روی آفاق فرو هشته اند از میان برداریم و شادروان نور اتفاق که پهنای گیتی را فرو گیرد در جهان افرازیم۔ اسلامیان را

از روزگارے آتش فتنه بدانسان درگرفته بود که حمیت وغیرت نیز دران گیرودار به یغما رفت اکنون تا توشه از اتفاق وخوشه از همدردی بدست نیاریم. اندرین رهروی راه بجای نبریم و رخت بمنزل نکشائیم. نخستین کمرهمت در اصلاح خود بندیم سپس اصلاح قوم کوشش نمائیم که مقصود از شبانی پاسبانی رمه است وغرض از پاسبانی نگاهبانی همه وباید که نهانخانه خاطرا از غبار نفاق وکدورت کینه پاک سازیم. وبژرف نگهی وفروغ خرد بگفتار ناصحان فرا رسیم ونیک از بد وهزل از جد جدا کنیم وحق از باطل وگوهر از خرمهره باز شناسیم تا برگ ترقی ومایه خرد افزای فراچنگ آریم. چون از روزگاری دراز خوبیهای فرومایه واخلاق ناستوده را اسیر گردیده ایم ودر ناروا کارها اندوخته پدری ودولت نیاکان بآب داده ایم یا بآتش ریخته ایم تا اعتدال در کردار پیرایه هستی نخواهد یافت به تهذیب اخلاق باطنیه وقوای نفسانیه پے بردن دشوار ست وعلت حقیقی سعادت وبزرگی همه امت تعدیل اخلاق آن امت ست وباعث پریشانی وپراگندگی آن زوال آن علت. اگر در تقویم وتعدیل اخلاق فروگذاشت رود رفته رفته از شرف سعادت باز مانده در اندک زمانے از دائرهٔ انسانیت بیرون رود. نخست باید که لوح عقول وتختهٔ خرد را از کدورات وساوس باطله وزنگهای عقائد وهمیه پاک کیند تا به صفهٔ حقیقت بار یابید واز کشف نفس الامر وادراک کمالات حقّه دور نیفتید. نخستین رکن اسلام این ست که عقول را بصیقل توحید از زنگ اوهام وکدورت وساوس بزدائید وانسان یا جمادی را خالق ومتصرف وقاهر ومعطی ومانع ومعز ومذل وشافی ومهلک قرار مدهید که هر یک از نهال برای کومے وگروہے خرد کار برق میکند وهمگی کیشها وملتها بجز ملت بیضای اسلام ازین وساوس واوهام خالی نیستند.

بهمین رهگذر **ندوه** بفضیلت انسانیت دعوت میکند وبرائے برانگیختن همتهای افسرده وزنده کردن نفوس مرده بذکر فضائل بزرگان ومحامد سترگان عرق غیرت را

تازیانه میزنند تا افراد امت داستان بزرگان بگوش عبرت شنفته وپے باسایش برده رگ غیرت وعرق حمیت بحرکت آورند وحوادثات آینده راتفرس نموده بچاره گری برخیزند و در هرجا و در هرچیز یکه سود قوم بنید پنبه غفلت ازگوش ارباب سعادت برگیرند و اعضاے متفرقه واجزای پراگنده را یکجا گرد آورده برای اکتساب معارف وحقائق برانگیزانند۔ و آن رسوم نکوهیده وخیالات فاسده که فرزندان از روز زائیدن از بزرگان و پرستاران فراگرفته اند وبرسبیل ارث ودیعت از نیاکان یافته اند وایشان از پیشوایان قوم فروگزار اگر پیشوایان قوم از افکار گران مایه ونفوس مهذبه واخلاق برگزیده بهره دارند عادات وافراد قوم ازان سعادت مایه ها گسترند و فائده ها بردارند۔ وبسلامت نفس و پاکیزگی خیال و دوشیزگی نهاد و والای فکر و اتحاد کلمه وبصیرت و بینائی وگرانمائگی شان بلند آوازگی یابند و به ترقیات فرودین جهان وبسعادت فرازین عالم فائز گردند۔ واگر پیشوایان قوم که خود را جانشین ختم المرسلین دانند از اخلاق فاضله وافکار عالیه بهره ندارند و به تهذیب اخلاق وتعدیل عادات نه پردازند پیروان ایشان راکه چشم وگوش بگفتار وکردار ایشان دارند فقر وفاقه فراگیرد ورفته رفته همگی اجزاے ایشان را یک یک فرو خورد۔ چون شرف خداوندان معارف وارباب حقائق که از مشکوة نبوت روغن بچراغ دارند بمرتبه ایست که هیچ شرف وعزت این نیستی سراے بدان پایه نمیرسد وهمگی بزرگی وگرانمائگی پیش آن پایه سترگ پست وحقیرست۔ امارسیدن هرامت بشرف آن منزلت وبه شرفه آن سعادت سبب اکتساب علوم حقهٔ آلهیه است وحصول علوم حقه علت وجود سعادت مطلقه است اگر بنظر غائر بنگری دانی که سبب فقر ونکبت وزبونی طالع وواژگونی بخت اسلامیان ازچیست ومحرک بدطالعی کیست۔

بدانید که از روزگارے دراز ما مسلمانان بزرگی علم وشرف عالم را نمی دانیم ومنزلت والاشانی این گروه مقدس را نمی شناسیم وخداوندان معارف ودارایان حقائق را توقیر و

تعظیم بجا نمی آریم بدین رہگذر عدد پیشوا یان دین آنقدر کم شده است که در شش کرور مسلمانان دو عالم یافت نشود که یک فن نیز امام باشد- و میدانیم که همگی سعادات دنیویه و برکات اُخرویه نتیجهٔ علم و معرفت ست- اگر باز ما یان ازین خواب گران که دشمن هم بینیا دبر نخیزیم و تعظیم عالمان و تحریم پیشوا یان قوم نکوشیم بسی نه گذرد که ازین جهان گذران درگزریم و یک یک مضمحل و نابود شویم و شرف بزرگان را به ننگ و عار فروشیم و جامهٔ حیوانیت پوشیم- شگرف داستانی ست که ما فلک زدگان بجای احترام پیشوا یانِ قوم میکوشیم در تعظیم اغنیا میجوشیم در تحریم اشقیا- ومی دانیم که موجب تطهیر عقول و تنویر نفوس و باعث اصلاح شیون صوریه و معنویه همین علوم اند که ما بدبختان از و کاری نداریم و همین سعادتها و همین عزتها بواسطه همین علوم آلهیه بدست آورده ایم- اگر بغور بنگریم دانیم که فرمان فرمای عالم علم ست بغیر راه نمای این نیروی آسمانی نه سلطنت می باید نه فرمانروا بجا میماند- از پیشدادیان تا ساسانیان اگر یک یک ابشمری بدانی که آن فتوحات عظیمه از شاه و سالار سپاه نبود بلکه همه ترقیات ملکی و مذهبی چه از دولت و صولت چه از خدم و حشم از همین علم بود و از مروانیان تا آل عباس و از سامانیان تا آل تیمور همین علم بود که بر ممالک و کار فرما- کار فرما بود چون کار با علم نماند و شرف و فضیلت علم از دلهای ما یان زائل شد از بلندی به پستی و از عروج به هبوط و از آسمان بزمین افتادیم درین روزگار اہل یورپ بهر کشور دست یافته اند و هر روز گام پیشتر می نهند و اگر نیک بنگری بیشتری می نهند این همه دست درازی و فتوحات عظیمه و ترقی دولت و فزونی حشم و خدم و انبوهی فوج و سپاه و گرانمایگی شان و والای نشان و فراوانی حرفت و صناعت از همین علم ست نه از سنان و خدنگ نه از توپ و تفنگ خاصته اندرین عهد عدالت مهد حضرت محترمه ملکه محتشمه اعلی حضرت قیصرهٔ هند دامت دولتها هر چه از فراوانی علم و هنر و انبوهی خدم و حشم و کثرت حرفت و صناعت و امن و آزادی که می بینیم از پرستاری علم و هنر است

نه از فراوانی سیم و زر. علم هر جا که علم شوکت می افرازد جهل سر بخاک مذلت می اندازد
اگر بنگاه ژرف بنگری فرمانروای حقیقی و کشورکشاے آسمانی همین علم ست و پادشاهی
دارین از ازل تا ابد بنام علم نبشته اند۔

پس بهمین خیال ندوه تجویز دارالعلوم پیش نهاد همت کرده میخواهد که در نشر
علوم صرف همت کند و در تاسیس علوم و نشر معارف کوشد و امام هر فن پیدا کند و در هر
علم محققی بدست آرد چون امام غزالی و رازی. تا حق از باطل جدا کند. و چون مقناطیس
اجزاے پراگندهٔ امت را فراهم آورد و زنگ کدورت از نفوس زداید و از پستی دولت
بر آورد و بر وسادهٔ عزت دولت نشاند. و همگی افراد امت را بینا گرداند و گمراهان
طریق سعادت را بشاهراه هدایت راه نماید. و دلهاے مرده را حیات ابدی بخشد و بصیرت
و بینائی افزاید و وساده و سجاده را به پیکرها جلوه دهد یکی را سر بسروری افرازد و دیگری را
دل بنور ایزدی افروزد و بنالهٔ دردمندان گوش نهد و خستگیهای مرا مرهم آورد و
بازار خاکم بسپهر رساند و از مغاکم باوجگاه ماه و مهر و دست برد لها نهادن آموزد و
دلها بدست آوردن و تا این شب تیره را سپیدهٔ سحری ندمد دیده برهم نزند و تا پریشانیهاے
روزگار فراهم نیاورد نیاساید. و تا بزم مایان را بدانش و فرهنگ نیاراید دلش
نیارامد و تا بعلوم الهیه و اخلاق گرانمایه متخلق نشود دلش نشکیبد۔

لیکن این تعلیم و تعلم که در هند می بینیم و از آموزگار می آموزیم هیچ سودے بدست نمیدهد
علم نحو بدان روش که می آموزند پس از اکتساب بزبان تازی حرف زدن توانند نه
قدرت نبشتن دارند نه یاراے فهمیدن۔

بهمین شیوهٔ نکوهیده علم بلاغت و معانی می آموزند که یک فقره را از اصول بلاغت
فصیح و غیر فصیح ثابت کردن نمی توانند تا پے بردن باعجاز قرآنیه چه رسد. و علم منطق که
قسطاس اندیشه و میزان افکار ست و از اکتساب آن قدرت می شود که منافع را از مضار

وخیر را از شر و نیک را از بد جدا شناس کنند و ما می بینیم که هر که درین زمان بیشتر وقت
گران مایه درین فن بزرگ صرف میکند میانهٔ او و افکار عامیان هیچ فرقی و امتیازی یافت
نمی شود. و **علم حکمت** علمی ست که حرف از احوال موجودات خارجیه میزند و علل و اسباب
آنها را شرح میدهد و عجب است از علمای فحول ما که صدرا و شمس بازغه درس میدهند و
فعل و انفعال اجزای گیتی را نمی شناسند و نمی دانند که ما کیستیم و برای چیستیم و ما را چه باید و
چه کردن شاید. و هیچگاه به اسباب تیلیگرافات و آگبوتها و ریل گاڑیها و حافظة الصوت
نظر نمی گشایند و پی به اسبابش نمی برند و بدین عالم فراخ و پهنا نظر نمی افگنند و در حوادث
و علل آنها تعمق نمیرسند عقول عالیه و اذهان صافیه با مسائل جزئیه میباشند و جز به مجهولات حرف نمی زنند و بر
معلومات چشم غلط انداز هم نمی اندازند. و گاهی برق را که مصدر افعال غریبه و کهربا را که
منشای اعمال عجیبه است جولانگاه فکر نمی سازند و نظارهٔ رصدیه را محل و موضوع
قرار نمی دهند و هر شب لمپی در پیش خود نهاده از آغاز شب تا نمود سپیدهٔ سحری
شمس بازغه و حکمت اشراق مطالعه میفرمایند و یکبار به نظر غائر نمی نگرند که اگر شیشه این لمپ را
برداریم چرا دود بسیار برمیخیزد و چون شیشه میگذاریم از دود اثری بجا نمی ماند. و **علم فقه**
که حاوی ست همگی حقوق منزلیه و حقوق بلدیه و حقوق دولیه را پس فقیه را باید که صدر اعظم ملکی باشد
یا سفیر کبیر دولتی. و ما می بینیم که فقیهان عهد ما از نظم وابستگان خویش که بیش از چند نفوس نباشند
عاجزترند از عامهٔ مسلمانان. و **علم اصول** که عبارت ست از فلسفه شریعت و در آن بحث
کرده میشود از صحت و فساد و نفع و ضرر و خیر و شر و علل و تشریح احکام. هر آئینه دانای
این فن را میبایست که قادر باشد بر وضع قوانین و اجرای مدنیت در عالم و ما می بینیم که
دانندگان این علم و شناسندگان این فن عاجزند از دانستن فوائد قوانین و آئین مدنیت و
اصلاح عالم و علمای ما علم را دو لخت کرده اند یکی را علم مسلمانان گویند و دیگری را علم فرنگ
و ازین جهت آگهی جویان را دست در پیش میگذارند باکتساب آن علوم و نمی دانند که علم

بہیچ طائفہ پیوند ندارد و بچیزی دیگر شناختہ نمی شود بلکہ ہرچہ شناختہ میشود بدین علم شناختہ میشود و ہر طائفہ کہ معروف میگردد بعلم معروف میگردد پس انسان را بعلم باید نسبت دادن نہ علم را بانسان۔ و علومیکہ بارسطو و افلاطون پیوند دارد آنرا بصد جوشش و خروش می آموختند گویا کہ ارسطو و افلاطون یکی از ارکین مسلمانان بودہ اند۔ و سخنی کہ بہ نیوٹن و کلپر پیوند دارد آموختن آنرا کفر دانند و ندانند کہ پدر و مادر علم بُرہان و دلیل ست نہ ارسطو و نیوٹن۔ حق در اینجاست کہ بُرہان در اینجا باشد و گروہی کہ آن علوم و معارف را بکفر پیوند مید ہند باندیشۂ خود صیانت دیانت اسلامیہ مینمایند حالانکہ خود دشمن دیانت اسلامیہ ہستند۔ نزدیک ترین دینہا بعلوم و معارف دیانت اسلامیہ ہست و ہیچ منافاتے میانہ علوم و معارف و اساسہای دیانت اسلامیہ نیست حجۃ الاسلام امام غزالی در کتاب منقذ من الضلال میفرماید شخصے کہ میگوید کہ دیانت اسلامیہ منافی ادلہ ہندسیہ و براہین فلسفیہ و قواعد طبعیہ است آن شخص دوست جاہل اسلام ست و ضرر این دوست جاہل باسلام بیشتہ ست از گزند مخالفان اسلام چراکہ براہین ہندسیہ و ادلہ فلسفیہ و قواعد طبعیہ از جملہ بدیہیات ست پس کسی کہ بگوید کہ دین من منافی بدیہیات ست درحقیقت دین خود را باطل میگوید چون بہ نگاہ ژرف دیدہ می شود دانستہ میشود کہ این خرابی و تباہی نخستین در علما و پیشوایان قوم پیدا شدہ و ازین گروہ بزرگ این تباہ کن ہیضہ در قوم افتادہ و در تمامی اعضای اُمّت این زہر سرایت کردہ۔ برہمین اسباب مختلفہ پی بُردہ ندوہ میخواہد کہ طرح دار العلوم ریزد و تلافی مافات نماید و باز امام غزالی و امام رازی و ابن سینا و ابن رشد و ابوریحان بیرونی را زندہ کند۔

ہر قدر کہ بہ ندوہ و کارندوہ بنظر غائر می بینیم آثار سعادت و فر بزرگی از چہرۂ پر فروغش درخشان می بینیم و شکوہ بختیاری از ناصیۂ آتش فروزان مینگریم ہم فقر و فنای جنیدی و بایزیدی دارد و ہم جاہ و جلال سکندری و جمشیدی۔ ہرچہ ندوہ در کان خاطر

دارد اگر برون ریزد جیب و کنار سائلان از گهرہاے شب تاب پُر شود و قریبست کہ قوم تشنہ
چارۂ جگر تشنگے خویش ازین محیط جوید و دامن بکمر بستہ قطرہ را دریا و ذرہ را مہر بیضا گرداند
ساقی میکدۂ اتفاق دانای حقائق آگاہ مولانا شاہ سید محمد علی صاحب ناظم ندوہ راستایم
سپس ہمگی ہمخیالان و ہم مشربان آن پیر میکدہ را سپاس گویم کہ فضل و دانش را در ہا کشادند و ہر
ذرہ را ازان بادہ مہر فزای اندکے در دادند۔ دران صلای عام ساغرے کہ بمن رسید
سیہ مستم کرد و بویش ساقی پرستم۔ پیداست کہ در عالم عنصر شریفتر گوہرے از گرامے وجود
دانشمندان و پیشوایان قوم نشان ندادہ اند بہر کار سترگ کہ این طائفۂ بزرگ کمر ہمت
برمی بندد۔ دریای رحمت بجوش می آید و تائیدات آسمانی دوش بدوش این نخستین بارقہ
از تائیدات ایزدی بود کہ آفتابے از مطلع کانپور سر بر کرد و تابش بر اہرام مصر و قصر یلدیز
افتاد۔ دُردستہ کس از حق ناشناسان ناراستی پیوند و ہرزہ لایان شوریدہ سر نجیال شکستن
انجمن را درست گفتار ہا میان آوردند و اخوت اسلامی را خیر باد گفتہ چہ گفتنیہا بود کہ در حق
ندوہ نگفتند و اندیشہای تباہ را واردات آسمانی پنداشتہ خیالات حامیان را از بیم و اُمید
پُر ساختند و از تاراج آگہی و ہجوم ناعاقبت اندیشی وساوسہاے تباہ و گفتارہاے
شورش افزا را بسخنہای دلاویز آمیختہ سادہ لوحان کوتاہ نظر را از راہ راست برگردانیدند
چون تائیدات سپہری بر اصلاح قوم و استحکام بنای ندوہ در کمین نشستہ بود اختر حقیقت
بدر خشید و گوش ہوش کوران و کران کشادہ آمد۔ آن ناسزا گومی و خردہ گیری خاک پوش
ناشناسائی گردید۔ ہر چند کہ تیغ زبان بہ نکوہش و بدگوئی ندوہ تیز کردند و بکین توزے
و اہو گیری از سین خاستند اما کاری ناکردہ صدای نفرین از زمین و زمانیان شنفتند۔
ندوہ کہ ہمت بلند و فطرت ارجمند داشت از خاموشی زبان بغارہ کشایان بربست و
برای قوم سرمایۂ جاوید زندگانی فراہم آورد تا از انوار علم جہان افروز ظلمت جہل فرو نشیند و
ناظورۂ اقبال از در دولت تاختہ آید و کارہا ساختہ گرداند نخستین کسیکہ نگاہ تیز ش برین انجمن

انشا دامیر کبیر سیست که از آغاز عهد وزارت به تربیت اهل فضل و کمال و نشر علوم حقه و پرورش
علم و فن و خدمت پیشوایان قوم روزگار محمود بسر می برد و در اشاعت توحید خدا ے نامانا
و اطاعت ملت بیضا و خدمت حامیان شریعت غرا روز بشب و شب بروز می آرد اعنی وزیر
ارسطو تدبیر اسمان خورشید افسر و خورشید برجیس اختر مقبول الدولة السلطانیہ منظور الحضرة الخاقانیہ
هز هائنس نواب سر اقبال الدوله اقتدار الملک و قار الامرا بهادر وزیر اعظم
دولت نظامیہ آصفیہ که سمند اقبالش همواره زیر ران و تائیدات آسمانی پیوسته همعنانش باد
یارب تاوجود انسان و جهان اسلام دهها بنیان باشند وه از قطره دریا و از ذره بیضا گردد و قوم اشعله طرب
افروخته و زبان شوق افراخته باشد و از همین نده رنگ پریده اسلامیان برگردد آرد و آب رفته بجوی

مکاتبه

ای از تو سپهر را فروزش
آئینهٔ مهر را فروزش

خیمهٔ آسمان کشیدے
بے چوبه و ریسمان کشیدی

مهرت چو به مشتری گذر کرد
کارش به یکی نظر چو زر کرد

دست کرم تو کرد از مشت
انگشتر دولتش در انگشت

از سوز تو سنگ را به گوهر
صد لعل در آتش ست مضمر

تا بود و نمود بود از تست
پیدائی هر وجود از تست

از مهر تو سنگ کان زر شد
قطره بنوال تو گهر شد

کنهت بقلم نوشت نتوان
این ره بقدم نوشت نتوان

مهر کرمت چو نور باشد
صد برق بفرق طور باشد

گل گوهر شبچراغ گردد
آتش بخلیل باغ گردد

در راه تو نطق پا شکسته
هر گام قلم عصا شکسته

ای آنکه به لطف کام داری — ستّار و غفور نام داری
اسلام زبون هر خسان شد — حامل نوال ناکسان شد
نه عزّت و ننگ و نام باقیست — اسلام برای نام باقیست
ای عقده کشای کار دشوار — از قعر مذلّتم برون آر
تو شاهی و من گدای کویت — دریوزه گر آمدم بسویت
من گرسنه خوان تست پهنا — از خاک کشیده تا ثریا
گسترده تست خوان دوران — هم مور کشد و هم سلیمان
ای مهر تو بر بساط غبرا — قندیل فروز ریگ صحرا
تاریک شب ست و بی چراغم — ماند به نهال خشک باغم
چون ابر بهار برگ و بر بخش — این خشک نهال را ثمر بخش
از مهر بخاک ما گذر کن — خاکستر ما بگیر و زر کن
ای پایه فراز چرخ اخضر — قندیل فروز هفت منظر
ای پرده کشای لوح خوانان — گنجینه نمای رازدانان
تا هست جهان بداور آباد — بادا شه ما و حیدرآباد
باشد به نشاط جاودانه — مهمان زمانه میزبانه
تائید ازل شکار بادش — اقبال ابد بکار بادش
عالم همه باد خرم از وی — خرم همه باد عالم از وی

نگارش گدا ابو القاسم فضل رب عرشی شاعر خاص
اعلی حضرت ظل سبحانی حضور نظام دکن دام اقباله و دولته

قومی نظم

جسکو مولوی ابوالقاسم فضل صاحب عرشی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن نے اجلاس دوم ندوۃ العلما واقع میرٹھ مین پڑھا تھا

بازبرانم که فغان برکشم ، لیک ندانم که چسان برکشم
سوختم از برق اداهای گرم ، بسته ام آتش به نواهای گرم
لخت جگر را که بر آتش دهم ، شعلهٔ آتش به بر آتش دهم
همچو سمندر شوم آتش نشین ، گستردآتش نفس آتشین
سوز من ای قوم چه دانی که چیست ، در پس این پرده نهان سایۂ کیست
گوش کشا و بسخن گوش نه ، راز نهانست در آغوش نه
بسکه کشادیم در رازها ، هست پر از نغمهٔ من سازها
مدعیان راهمه آموزگار ، بود ز من تربیت روزگار
دعوی ایجاد کراهست و کیست ، چیست زکالاکه درین خانه نیست
زیر فضای فلک سبز طشت ، بود ز من رونق این هفت و هشت
از صدف طبع گهر ریختیم ، چیست ز صنعت که نینگیختیم
هندسه و فلسفه و نحو و صرف ، هست رهین قلم حرف حرف
شکل مجسطی ز من آوازه گیر ، قطر و محیط از گهرم غازه گیر
حل مسائل بکماهی ز من ، درس طبیعی و الهی ز من

بود ز من صورت قوس و وتر — علم مرایا و مناظر نیز بر

بو علی و بو الحسن و بو نصر — رازی و غزالی و ابن حجر

بو الفرج و اصمعی و نفطویه — اخفش و فرّا و دگر سیبویه

فاضل فاضل نه دو یک بوده اند — کامل هر فن دو یکه بوده اند

از نفسم بود جهان چون بهشت — بهمن و دی غیرت اُردی بهشت

طنطنهٔ سطوت و صولت مپرس — غُلغلهٔ شوکت و دولت مپرس

یافت ز من خطبهٔ ظلّ اللهی — تاج شرف بر سر شاهنشهی

فضل و هنر بادهٔ جام من اند — فتح و ظفر هر دو غلام من اند

پرچم سلجوق به چرخ کبود — کرد ز رُخِ نیّرِ بیضا چو دود

رایت دیلم بسر سروران — بود دُر تاج بلند افسران

دار خلافت که به هنگام ما — ناصیه سودند شهان صد هزار

آنکه کنون دشمن کام من اند — غاشیه بردار و غلام من اند

بود ز من زینت روی زمین — بود ز من رونق تاج و نگین

دید به ما کس به بسی دیدهٔ — راست بگو ار بکسی دیدهٔ

چغد چه باشد که بفرق همای — بر سر طوطی بزند زاغ پای

بود پر از لعل و گهر مشتِ من — خاتم جم بود در انگشتِ من

بود چو دامان فلک خوانِ ما — خوان فلک بود بدامان ما

پیش ازین انجمنی داشتیم — صد فلک و صد چمنی داشتیم

هر فلکی صد مه و صد هاله داشت — هر چمنی صد گل و صد لاله داشت

هر مه و هر هاله بتابی دگر — هر گل و هر لاله بآبی دگر

آه ازان لاله و گل های باغ — بود بهر دست فروزان چراغ

شاخ و بنِ باغ ز پا تا بفرق — سوخت همه ز آتشِ سوزانِ برق

قطرهٔ آبی ز لب جو مجوی — خشک شد از گرمیِ خورشید جوی

باد وزان بد لب سوسن مزان — دور خزان آمد و [illegible] زمان

باد خزان آمد و زد بر چراغ — جامه بکندند عروسانِ باغ

حیرتِ من می مزد انگشتِ من — هست کنون مشت من و پشت من

گشت نگون اخترِ بخت سیاه — رفت فرو تیر بمینا بچاه

کوکبهٔ بختِ تو بگرفته خراب — گشته درین ابر نهان آفتاب

اختر واژون تو چون رخ نمود — شد علمت وقفهٔ کوچ و سجود

اخترِ جاهت بزمین او فتاد — بختِ تو از خانهٔ زین او فتاد

جهل تو در چشم کشیدست میل — خشک شد آن چشمه که بودست نیل

گوی تو در پای حریفان فتاد — ریشِ تو در دست ظریفان فتاد

آه بران گله که چوپان نماند — گرگ پس و پیش نگهبان نماند

پیر مغان باده که در کوزه بیخت — کوزه ز دستِ تو بیفتاد و ریخت

میکدهٔ ساقیِ دوشین نماند — آن قدح و بادهٔ نوشین نماند

عزت قومی و گران پایگی — گشته لگدخوار فرومایگی

خیز و دگر دست بکن در کمر — دامنِ همت بکمر زن دگر

ندوهٔ ما کار تو بالا کند — خاکِ ترا نیر بیضا کند

نام ترا کار تو بالا کشد — قطرهٔ آبِ تو بدریا کشد

از نظرش خاک تو چون زر شود — وز نگهش کارِ تو بر تر شود

سایهٔ فیضش ببرد گر صبا — گوهر شهوار ببارد هوا

گر فتد آن سایه بصحرا و کشت — کشت بر آرد ثمراتِ بهشت

خیزو دگر تیشۂ ہمت بگیر — یاد ز فرہاد کن آن جوی شیر
باز چو مردان در ہمت بکوب — خار نفاق از رہ اسلام روب
تا بنہی افسر عزت بفرق — تا نشود این زورق جہل تو غرق
کار تو گر جانب ہمت کشد — آخر کار تو بعزت کشد
توسن ایام شود رام تو — طائر دولت بود دام تو
گر نرسد دست بہ میخانۂ — سرد کن این شعلہ بہ پیمانۂ
گر نبود ساغر یاقوت فام — می ز سبو کش بصفا لینہ جام
عرشی آلفتہ بدر ریزہا — گرد ہم چند خزف ریزہا
گر بپذیری دگرے ز من — بخت من و یاری چرخ کہن

گر نپذیرے سخن نا تمام
بہ کہ کنم ختم سخن والسلام

معذرت

روداد کو ہم پچھلے صفحون پر ختم کر چکے تھے مگر حقیقت یہ ہی کہ روداد اب تمام ہوئی ہی جبکہ ہم اپنے نامور شاعر مولوی ابوالقاسم فضل رب صاحب عرشی شاعر دربار حضور نظام دکن کا مضمون اور اُنکی قومی نظم بطور ضمیمہ کے درج کر چکے جسکو عرشی صاحب نے جلسۂ چہارم ندوۃ العلما مین خود پڑھا تھا مگر ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہی کہ اس مرتبہ بھی روداد کے شائع ہونے مین توقع سے زیادہ تاخیر ہوگئی اور اس الزام کو ہم نہایت خوشی سے اپنے اوپر گوارا بھی کرتے ہین مگر بطور عرض حال کے اس سچی بات کا ظاہر کرنا نامناسب نہوگا کہ بعض قدرتی اسباب ایسے پیدا ہوتے گئے جس سے روداد کے شائع ہونے مین دیر ہوئی۔

محرم کے مہینے مین بہمہ وجوہ روداد مرتب ہوچکی تھی اور جسقدر مضمون اور تقریرین آچکی تھین وہ

سب اسکے ساتھ منسلک کردیگئی تھین اور جو نہین آئی تھین اُنکے شائع کرنیکو مجبوراً ہمنے دوسرے وقت پر اُٹھا رکھا تھا۔ مگر سوء اتفاق سے مکان دفتر کے غیر محفوظ ہونیسے چوری ہوئی اور جس بکس مین روداد کے متعلق کاغذات رکھے تھے وہ تلف ہوگیا۔ سب سے زیادہ ہمکو دو تقریرون کے ضائع ہونیکا افسوس ہے ایک شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی کی وہ تقریر تھی جسکو فاضل مقرر نے اجلاس چہارم ندوۃ العلما منعقدہ میرٹھ مین بیان کیا تھا۔ اور دوسری مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی کی تقریر تھی جو اُنکے عمدہ مضمون برکات اسلام کا دوسرا حصہ تھا۔ ان تقریرون کے ضائع ہونیکے بعد ہم عرصہ تک اسکی کوشش کرتے رہے کہ وہ تقریرین پھر ہمکو دوبارہ حاصل ہون مگر افسوس ہے کہ اُسکی جو ہی کا ہمکو فراغ ملا نہ ان حضرات نے وہ تقریرین دوبارہ قلمبند کرکے عنایت فرمائین۔ بہرحال جسقدر حصہ روداد کا باقی تھا اُسکو از سر نو مرتب کرکے ہمنے اسکے چھپنے کا انتظام کیا اور اس خیال سے کہ سال گذشتہ مین زیادہ دیر ہوگئی تھی اسکے چھپنے کا خاص کانپور مین اہتمام کیا گیا۔ تاہم اہل مطابع کی بے توجہی سے اسمین بھی ہمکو کامیابی نہو سکی۔ اب ہم اسکا فیصلہ اُن حضرات کے سپرد کرتے ہین جو ہمیشہ کتابین چھپواتے رہتے ہین۔ خواہ اس معذرت کو قبول کرین یا نہ کرین۔

گزارش

اُن حضرات کی خدمتین بھی معذرت کیجاتی ہو جنکے اسمای گرامی اس روداد کی فہرستون مین سے کسی فہرست مین لکھنے چاہیے تھے مگر سہواً یا لاعلمی سے نہین لکھے گئے یا بیموقع ہوگئے یا جو لفظ مولوی منشی۔ حافظ۔ حاجی۔ شیخ۔ سید وغیرہ جس سے وہ عرفاً پکارے جاتے ہون فروگذاشت ہوگیا یا اُنکے خلاف شان لکھا گیا ہو یا کیسکے نام مین چندہ کی رقمین کم و بیش ہوگئی ہون اُمید کہ ان سب باتون کو اخوت اسلامی اور چشم پوشی کی نظر سے معاف فرمائین کہ ایسے مجمع کثیر اور ہجوم غفیر مین پوری واقفیت اور ہر ایک کے نام و مقام کی تحقیق نہین ہوسکتی بعد جلسہ کے بھی حتی الامکان ان باتون کی خوب جانچ کی پھر بھی واقعی کیفیت قابل اطمینان نہ معلوم ہوئی پس جو صاحب اسمین سے کسی قسم کی غلطی پر مطلع کرین گے تو نہایت شکر گزاری سے قبول کیجائے گی۔ المعتذر مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ

روئداد اجلاس چہارم ندوۃ العلما

سال گذشتہ کی طرح ہم چاہتے ہین کہ بعض امور ملحقات روئداد ضمیمہ مین بیان کرین منجملہ ان کے سب سے اول سپاسنامے ہین جو مختلف شہرون سے جلسے مین آئے ہین تین سال سے برابر سپاسنامے آتے ہین اور ہم مکررات کو حذف کرکے اِس مرتبہ اُنھین درج کرتے ہین صرف دو وجہ سے **اوّل** تو اُن حضرات کے جوش و ولولہ قائم رکھنے اور بددل نہونے کیلیے جنھون نے اُن سپاسنامون کو بھیجا ہے **دوسرے** اور مسلمان بھائیون کی ترغیب کی غرض سے تاکہ دیکھکر اُنھین بھی جماعت انصار اللہ مین داخل ہونے کا شوق ہو ورنہ ندوۃ العلما کو اِس زبانی مدح سرائی سے کیا مسرت ہوسکتی ہے جب تک کہ جان نثاران اِسلام دل و جان سے مستعد ہوکر اُسکے کامون کے سرانجام دینے مین سعی نہ کرین اور ہر ایک غریب سے غریب مسلمان بھی ترقی اہل اسلام کی خریداری کیلیے اُسیطرح اپنی قلیل پونجی لیکر کھڑا ہو جائے جسطرح ایک بیکس بڑھیا حضرتِ یوسف؏ سے شاہد کے خریدنے کیلیے سوت کی بھینڈی لائی تھی۔ اِن حضرات کی دلی ہمدردی لائق شکرگزاری ہے کیونکہ

ندوۃ العلما کا ایک بڑا مقصد دلی اتفاق اور رفع نزاع ہے مگر اتفاق سے دوسرے اہم کام کرنا مقصود ہین اسلیے اُن ہمدرد بھائیون سے یہ اُمید کی جاتی ہے کہ اُنکی مدد دین اور ندوۃ العلما کے مقاصد اور اُسکی تجویزون پر غور کرین کہ شوکت اسلام اور آیندہ نسل کے لیے وہ کسقدر مفید ہین اور کس کس قسم کی مدد کے محتاج ہین۔ اے قادر مطلق تو ہماری بگڑی کو بنا دے اور ہمارے بھائیون کو توفیق دے کہ وہ ایکدل ہوکر ندوۃ العلما کی اعانت پر مستعد ہو جائین سال گزشتہ مین جبلپور۔ اعظم گڑھ۔ امرتسر۔ راے بریلی فتحپور۔ سلطانپور۔ بدایون سے سپاسنامے آئے تھے۔ اِس سال بارہ شہرونسے آئے ہین اُنمین سے بعض نقل کیے جاتے ہین

سپاسنامہ ازجانب معین الندوہ عظیم آباد پٹنہ

نہ من بران گل عارض غزل سرایم وبس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

ہم لوگ اولاً خداوند عالم کا شکر بجا لاتے ہین کیونکہ جتنی نعمتین جنسے کہ ہم کامیاب ہوتے ہین اُنکا سلسلہ اُسی کیطرف نہایت پذیر ہوتا ہے اور جتنی نیکیان جنکو کہ ہم کرتے ہین اگرچہ بظاہر ہمارے قوی سے صادر ہوتی ہین مگر اصلی باعث اُنکا اوسی کا لطف واحسان ہوتا ہے ثانیاً ندوے کا شکریہ ادا کرتے ہین جو سراسر برکت اور خیر محض اور جسکا وجود خود ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکی طرف ہم لوگ بہت بھروسے کے ساتھ اپنی امید بھری نگاہین لڑائے ہوئے ہین اور گوہر مراد سے مالامال ہونے کو نہایت اشتیاق کے ساتھ دامن پھیلائے ہوئے ہین۔ بیشک وہ نوح سفینۂ اسلام (ندوہ) ہمارے جہاز کو گرداب تباہی سے نکال کے ساحل مقصود تک پہونچا سکتا ہے اور ضرور پہونچا دے گا اور وہ ابر رحمت الٰہی (ندوہ) ہمارے خزان رسیدہ باغ کو سرسبز وشاداب کرسکتا ہے اور یقیناً کرے گا ہمکو وہ خضر جادۂ حق (ندوہ) تجویز دار العلوم وافتتاح دار الافتا و دیگر تجویزات مناسبہ سے صلح واتفاق

وتکمیل و تہذیب و ترقی وصلاح وفلاح دارین کی راہ دکھلا رہا ہے کیون نہین ہم ندوے کی عظمت و سپاسگزاری کو سعادت اور باعث خوشنودی جناب باری تصور کرین جبکہ علماے عرب وعجم نے بلا خلاف ندوہ کو انصاف کے ہاتھون سے قبولیت کی آنکھون پر جگہ دی ہی اور عقلاے دہر نے اُسکے محاسن اور خوبی اور عمدگی اور ضرورت پر بالاتفاق صاد کیا ہی ہم ندوے کو افکار کا نیتجہ اور غور و تامل کا ثمرہ نہین سمجھتے بلکہ ایسا خیال کرتے ہین (اور غالباً ایسا ہی ہے) کہ رحمت آلہی نے جو کہ ہمیشہ اصلاح احوال عباد مین مصروف رہتی ہے ہماری ترقی و بہبودی و تقویت دین وملت و ترویج شریعت و اشاعت اسلام و استحکام قواعد ایمان و افشاے احکام و دفع جہالت وسفاہت و ازالۂ الحاد و زندقہ و رفع نزاع و تفرق تفرقہ کے واسطے ایسا مستحسن و احسن طریقہ القا کیا ہے اور علما جو کہ خیر العباد ہین اُنکے روشن ضمیر دلن کو اِس نور الہام کا مورد اور مہبط بنایا۔ اِس جگہ ہم اُن محترم حضرات علما و فضلا و صلحا کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جنکی کوشش اور سعی سے یہ نور الہام یا نور اسلام مدت قلیل مین تمام ہندوستان بلکہ اکثر اطراف جہان مین پھیل پڑا اور جنکے حسن انتظام اور بلیغ اہتمام سے اِس حقانی نور نے سال چہارم مین اپنا قدم نازنہ رکھا اور جنکے مساعی جمیلہ سے یہ طفل چہار سالہ اِس سال بمقام میرٹھ بصد جاہ و جلال تخت تجمل پر جلوس شاہانہ فرمائے گا۔ اِس مقام مین اگر ہماری زبان قلم سے حسرت کے ساتھ نالہ بلند ہو تو حضرات معذور رکھینگے کیونکہ یہ دولت اِس سال گو یا ہم لوگون کے نصیب ہو چکی تھی اور یہ ہماے اوج سعادت ہمارے شہر اور اہل شہر پر گویا سایہ افگن اقبال ہو چکا تھا مگر قلم قدرت نے ہم لوگون کی تقدیر مین یون لکھا تھا کہ ہم لوگون کو ایک سال تک صبر و انتظار کرنا ہوگا اور سال آیندہ کے وعدے اور مژدے سے دل کو تسلی اور تشفی دینا ہوگا اور اِس سال یہ دولت دوسرونکے حصے مین ہے دوسرے لوگون کا دامن آرزو اِس نقد سے مالا مال اور دوسرون کی نگاہ شوق اُسکے دیدار سے کامیاب ہوگی۔ خیر

ندوے کا سالانہ جلسہ جہان ہو ہم اوسکو مبارکباد ایک نہین بلکہ ہزار مبارکباد دیتے ہین
مصرع ہزار بار بگفتیم و لی کم ست ہنوز ۔ فقط ہم ہی چند اشخاص شکرگزاری اور ہمدردی
اور دلچسپی اور تحسین اور جوش کے ساتھ اظہار مسرت مین شریک نہین ہین بلکہ ہمارے شہر
کے معزز حضرات رؤسا و عمائد و علما و صلحا و فضلا و اطبا و شعرا سب ہی ندوے کے ساتھ
دلچسپی رکھتے ہین اور سپاسگزاری و ہمدردی کرتے ہین ۔ اور ندوے کے ساتھ جملہ مقاصد
مین ہمزبان اور ہمداستان ہین اِسی لحاظ سے جلسہ معین الندوہ منعقدہ ۴ شوال نے
شہر کے اکثر معزز و محترم و نامآور حضرات کو بارادۂ روانگی مقام میرٹھ و شرکت جلسہ سالانہ
ندوہ بنظر سفارت و وکالت منجانب جلسہ انتخاب کیا تھا اور اُن حضرات نے منظوری و
قبول سفارت جلسہ کو ممنون و مشکور فرمایا تھا مگر اکثر حضرات کو موانع و مشاغل اور مکارہ
زمانہ نے مجبور و معذور رکھا بدین وجہ ان حضرات منتخب شدہ سے فقط دو ہی بزرگوار
بنظر شرکت جلسہ تشریف فرما ہوئے یعنی جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
ماہر حدیث سرمایہ ناز تفقہ صاحب آثار سنن ہادی زمن کامل الفن سرمست خمخانہ
ذوق جناب مولانا ظہیر احسن صاحب شوق اور والا دودمان عالیشان صاحب
نام و نشان امیر بن الامیر رئیس بن الرئیس معین الندوہ مولوی سید علی اسلم صاحب
پھلواروی اور حقیقت مین فقط یہی دونون محترم حضرات نہین تشریف لیجاتے ہین بلکہ ہم
آرزومندون کی فوج تمنا اور ہم بلاکشان ناکامی کا لشکر حسرت اِن دونون بزرگوارون
کے ہمرکاب ہی بلکہ شوق نے اپنے تاثیر دار افسون سے ہم سب کے قلب کو اُن دو متبرک
قالبون مین رکھدیا ہے اور بحکم شوق ہم سب کی مشتاق روحین اور آرزومند جانین ساتھ
ہوگئی ہین اب کلام کو ہم دعا پر ختم کرتے ہین ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد
اے میرے اللہ بیکسون کو پناہ اور ناکسون کو آبرو اور خستہ دلون کو مرہم اور شکستہ
حالون کو مومیائی بخشنے والا ندوے کو ترقی عطا فرما اور اُسکے مقاصد کو تمام اور اُسکے

فوائد کو عام کر اُسکی ترقی سے ہماری ترقی اور اُسکے مقاصد مین ہمارے مقاصد اور
اُسکے فوائد مین ہمارے فوائد ہین۔

عبد الباری ناظم جلسہ معین الندوہ شہر پٹنہ

سپاس نامہ منجانب مجلس معین الندوہ بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

ہم ممبران جلسہ معین الندوہ اس سپاسنامے کے ذریعے سے آپ حضرات اراکین ندوۃ العلما
کے اس بزرگانہ احسان اور عنایت کا بکمال ادب و انکسار تہ دل سے شکریہ ادا کرتے
ہین کہ ہم لوگون کی درخواست کرنے پر آپ بزرگان دین وملت نے ہمارے محقر بلدے
مین مقدس علماے اُمت کے ایک وفد کو بھیجکر مواعظ حسنہ سے ہماری صلاح وفلاح
دارین کے واسطے سعی وکوشش کو مبذول فرمایا جزاکم اللہ فی الدارین خیرًا
آپ حضرات علماے کرام وشیوخ عظام جو عام مسلمانون کے دینی اور دنیاوی بہبودی
کے لیے کوشان ہین اور صرف اوقات عزیز وتکلیف سفر وانواع محنت گوارا فرماتے ہین
اور ان سب متبرک کوششون مین آپ بانیان واراکین ندوہ کو کامیابی حاصل ہونا صرف
یہی ہے کہ عامۂ اہل اسلام کو دینی اور دنیاوی بہبودی نصیب ہو تو بھلا کونسا عاقل مسلمان
ہوگا جو آپ حضرات کے مساعی جمیلہ مین کامیاب ہونے کے لیے خلوص دل سے درگاہ الٰہی
مین دعا نہ کرے اور ہاتھ اُٹھا کر بتضرع وزاری آمین نہ کہے۔ اصلاح طریقۂ تعلیم مدارس
اسلامی۔ درستی نصاب درس۔ بناے دار العلوم۔ اشاعت علوم وفنون۔ اصلاح رسم و
رواج۔ تقرر واعظین۔ دار الافتا قائم کرنا۔ طرز اداے عبادت کے فروعی مسائل مین اختلاف

کے سبب سے باہمی نزاع و نفاق کا روکنا۔ رسالہ بازی سے پرہیز۔ غلبہ آراسے امور کا فیصل پانا۔ اِن سب اُمور مین ہملوگ آپ مقدس حضرات اراکین ندوہ کے ساتھ پورے متفق الرائے اور اِن مقاصد و اغراض مین حتے الوسع ہر طرح سے شریک ہین والسّلام

نظیر الحق سکرٹری معین الندوہ۔ نثار علی۔ سید امیر الدین احمد۔ سید نصیر الدین احمد

سپاسنامہ منجانب مخدوم زادگان و عامۂ اہل اسلام رُدولی

ہم لوگ ابتک ایک گہری نیند مین بے حس پڑے سوتے تھے کہ شاہ محمد مختار احمد احمدی فاروقی الصابری کی مشکور اور بے روک کوشش نے بیدار کرکے یاقومنا اجیبوا داعی اللّٰہ کیطرف جو ندوۃ العلما کی خوش آیند پکار رہے متوجہ کردیا اور اُسکے محدود اثر کو وسعت ہی نہین دی بلکہ اِس قومی جلسے کی عظمت اور عقیدت کا سکّہ بٹھا دیا پس اگر تمام اہل اِسلام ندوۃ العلما کا شکریہ تہِ دل سے خلوص اور عقیدت کے لہجے مین نہ ادا کرین تو بیشک نہایت ناشکری اور احسان فراموشی ہوگی کیونکہ اِس باوقعت اور اِسلامی انجمن کے مفید مقاصد برکت خیز اور ترقی بخش دینی و دنیاوی امور جنکی شہادت اُسکی حیرت انگیز ترقی اور قبولیت عام خود دے رہی ہے اور اسمین شک نہین کہ عموماً اسلامی دنیا نے جس دلی توجہ سے قبولیت اور محویت کی نظرون سے دیکھا وہ کافی ثبوت عنایت ایزدی اور تائید نبوی کا ہے۔ اِسلامی دنیا خوب جان لے کہ یہی وہ متبرک اور مقدس انجمن ہے کہ دین کے ساتھ دنیا کے مشکلات اور کشمکش سے بچا کر علم اتفاق ہمدردی اور اولوالعزمی کے عروج کمال پر انشا اللہ تعالی پونہچانے والی ہوگی۔ لہذا ہم مسلمانان قصبۂ ردولی شریف سچے اور خالص دل سے جوش قلبی کے ساتھ بذریعۂ سپاسنامۂ ہذا عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً حضرات اراکین کی خدمت مین اِس محترم جلسے کی بابت جو ہمارے تمام دینی و دنیاوی امور کا کفیل ہے مبارکباد دیتے ہین اور خداے تعالی سے دُعا

کرتے ہین کہ اُنہین روزافزون ترقی اور عملی استحکام عطا فرمائے اور اُن حضرات کو جو اُنہین قدمے سخنے درمے شریک ہون اجر عظیم نصیب ہو بحق النبی وآلہ الامجاد

ہم لوگون کیطرف سے اشرف الحاج مولانا محمد سلیم صاحب انصاری وکالتاً حاضر اجلاس ندوۃ العلما ہوتے ہین فقط

حافظ عبد الغنی انصاری وکیل - محمد کرم رحمن نعمانی صفوی - محمد فرید الدین نعمانی صفوی محمد حمید احمد احمدی صابری متولی وعصا بردار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - محمد احمد احمدی صابری معافیدار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - حقیر ناصر احمد احمدی معافی دار درگاہ شیخ العالم قدس سرہ - خواجہ حلیف احمد - محمد حلیم انصاری - محمد سعید انصاری سب رجسٹرار چندوسی - محمد کریم الدین نعمانی - محمد حبیب الرحمن نعمانی صفوی تحصیلدار ریاست بلرام پور خواجہ فضل احمد - محمد غوث احمد نعمانی - محمد بشیر الدین احمد عفی عنہ - عاصی سید عبد القادر عفی عنہ - حافظ جمیل الدین - فقیر عارف احمد احمدی - فقیر صدیق احمد احمدی - مہر علی رُدولوی محمد نعمت الرحمن نعمانی - محمد الطاف الرحمن حنفی عفی عنہ بقلم خود - محمد افضال الرحمن نعمانی حنفی بقلم خود - سید محمد حسین - رحیم الدین نعمانی - محمد یوسف عفی عنہ - احسان الدین احمد نمبر دار ظہیر الدین احمد خواجہ حال نمبر دار - امین الدین ممبر - خواجہ اقبال احمد - شفقت رسول بقلم خود چودھری کرامت حسین متولی نبی خانہ - حفیظ الرحمن بقلم خود تعلقدار برئی پرگنہ رُدولی - خواجہ محمد بشیر گزارہ دار تعلقہ برئی - فیض الحسن کاندہلوی مقیم رُدولی - چودھری خواجہ محمد یونس افتخار احمد احمدی - چودھری محمد عباس قانونگو - صفدر خان بقلم خود - سید ابو الحسن قادری سید راحت حسین قادری - سید نور الحسن قادری - چودھری اعانت رسول - احمد رسول اصغر علی منیجر پرائیوٹ اسکول رُدولی - احسان الدین - عنایت احمد احمدی - معین الدین احمد احمدی شیخ عبد الحکیم - اقبال رسول - حافظ ہادی رضا امام مسجد جامع - مبارک علے ممبر سید ولایت حسین -

سپاسنامہ از جانب اہلِ اسلام ہوشیارپور

اگرچہ ہم لوگون کا آپ کے اُن عالی اور بے انتہا احسانات کے مقابلے مین جو شمس ضحی کیطرح صرف ہمپر نہین بلکہ کل اسلامی دنیا پر آپنے مبذول فرمانے کا ذمہ لیا ہے زبان قلم سے شکریہ ادا کرنا دشوار ہی مگر اس اعتراف کے ساتھ ہم اپنے قلبی یقین اور دلی خوشنودی کے اظہار کے بغیر بھی نہین رہ سکتے بلکہ اُس سے اغماض کرنا کفران نعمت سمجھتے ہین بنائرعلیہ اظہار شکریے کے ساتھ صدق دل سے دعا بھی کرتے ہین کہ حق تعالی جو منعم حقیقی ہے آپکے ہر فرد و مجموعۂ افراد کو اس مہم عظیم کے اہتمام و اختیار کا اجر عظیم عطا فرمائے اور آپکے جملہ مطالب کو حسب مرام و بخیریت تمام بر لاوے اور آپسے یہ التجا ہے کہ آپ اپنے ان دعاوی کے اجرا مین متوکلاً علی اللہ خلوص قلب سے ضابطہ رہین کسیوقت بھی کوئی کسالت نزدیک نہ آنے دین واللہ الموفق والمعین ہم مین سے بوجہ اتفاق زمانہ اس متبرک جلسے مین کوئی بھی بجز مولوی غلام محمد صاحب کے شریک ہو کر مفتخر نہین ہوسکا انشاء اللہ تعالی بشرط زیست آیندہ موقع پر یہ آرزو برآوے گی۔

الٰہی بخش وکیل عفی عنہ ۔ شیخ عمر بخش وکیل ہوشیارپور ۔ بندہ جان محمد عفی عنہ صدر قانونگو ہوشیارپور بخدمت حضرت مولوی غلام حسین صاحب ہوشیارپوری شیخ رحمت علی سوداگر ۔ محمد عمر طبیب ۔ محمد بخش شلخوان ۔ شیخ مہر علی ۔ خان محمد مینوسپل کمشنر ۔ جلال الدین خان رئیس جہان خیلان ۔ شہاب الدین دفعدار پنشنر بقلم خود ۔ بندہ خدابخش رئیس بقلم خود ۔ مانی خان جہان خیلان ۔ غلام باری وکیل ۔ بندہ محمد صدیق فضل محمد بقلم خود ۔ دین محمد بقلم خود ۔ فقیر عبد اللطیف

سپاسنامہ از جانب اہل اسلام جالندھر

نحمدہ و نستعینہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اہل اسلام جالندھر بذریعۂ انجمن حمایت اسلام کے جسکے چند اراکین کو اسوقت شرف حضوری حاصل ہے ندوۃ العلما کے مبارک و مستحسن اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی کا اظہار اور اوسکی کوششون کا جو خالصۃً للہ قوم کی بہبودی دارین کے لیے عمل مین آرہی ہین۔ نہایت گرمجوشی سے شکریہ ادا کرتے ہین۔

کچھ عرصہ ہوا کہ جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواردی نے جالندھر مین قدم رنجہ فرمایا تھا اور اُنکی زبان فیض ترجمان سے ندوے کے حالات سنکر بہت سے دل بیچین ہو رہی تھی بقول تخفیفے ع سمند ناز پہ اِک اور تازیانہ ہوا۔ یعنی مولانا و مقتدانا جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اِس شہر کو شرف بخشا اور ندوے کے اغراض و مقاصد کو بڑی شرح و بسط سے بیان کیا۔ شکر ہے کہ جو کچھ ہمنے سُنا تھا اُسکا سمان آج ہماری آنکھون کے سامنے ہے اور علمائے اسلام کی اِسقدر مقدس اور نورانی صورتین ایک جگہ نظر آتی ہین جو شاید اِس سے چند سال پہلے خیال مین بھی نہین آسکتی تھین اِس متبرک نظارے سے ہمارے دل بہت متاثر ہوئے اور ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین کہ ندوہ اپنے مقاصد اور اغراض مین کامیاب ہو اور اسکی سعی مشکور۔ آمین۔

فقیر فضل محمد عفا عنہ الاحد سکرٹری انجمن حمایت اسلام جالندھر۔ غفور اللہ شاہ عفی عنہ صدر انجمن حمایت اِسلام جالندھر۔ محمد ابراہیم عفی عنہ رُکن انجمن حمایت اِسلام۔ نذیر احمد عفی عنہ رُکن انجمن حمایت اِسلام۔ مسکین غلام محی الدین۔ محمد بخش مشلوان رُکن انجمن حمایت اِسلام خاکسار احمد بخش مالک اخبار قیصری جالندھر بقلم خود۔ قاضی شاہ محمد رئیس جالندھر۔ قاضی علی محمد رئیس جالندھر۔ سید سعید اللہ شاہ عفی عنہ۔ سید محبوب عالم قاضی صدر و رئیس جالندھر کمترین عبد الرحمن رکن انجمن حمایت اسلام۔ کمترین غلام محی الدین ہیڈ ماسٹر سکول نور محل ضلع جالندھر۔ خاکسار چراغ محمد رئیس اعظم جالندھر۔ عاجز محمد معصوم سرہندی نقشبندی

قاضی عبدالغنی - احقر الناس سید عبدالرسول حسینی - سید غلام نبی حسینی - سید ہدایت حسین معیت ممتلی ملوک علی عفی عنہ - سید سوید علی دہلوی - سید فتح شاہ - میر محمد خان - بندۂ غلام رسول - سید غلام قادر رئیس جالندھر - بندۂ سید چراغ علی - محمد اشرف داروغہ حکیم سید محمد یسین مستری قادربخش - نامہ اپیست نقل نویس - سلطان احمد - فضل الٰہی - حیدربخش - احمد بخش لوکل فنڈ کلرک محکمۂ صاحب کمشنر قسمت جالندھر - شیخ غلام احمد حافظ وزیر الدین - فیاض محمد خان - حقیر الٰہی بخش ناصر لکھنوی - عطا محمد خان میر محلہ دار - وزیر علی ولد شیخ محمد شیر بقلم خود -

سپاسنامہ از جانب اہل اسلام شملہ

بعد حمد و صلوٰۃ ہم جمیع مسلمانان شملہ ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد سے جو مسلمانوں کے لیے اِس زمانے میں نہایت ضروری و مفید ہیں اتفاق کرتی ہیں او دعا کرتی ہیں کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ندوے کو اپنی امیدوں میں کامیاب کرے آمین ثم آمین -

عبدالقادر ناظم جلسہ تائیدی ندوہ - حافظ ولی الحسن امام مسجد بوچڑان - خادم المسلمین غلام محمد بقلم خود - عبدالرحمن امام جامع مسجد شملہ - فقیر عبدالسلام امام مسجد واقع کوہ شملہ مسکین حبیب اللہ امام مسجد متصل مارکیٹ بقلم خود - بندۂ سعادت علی بقلم خود - امداد حسین جگر محمد قیام الدین - نیاز مند بے نیاز نجم الدین - رستم جیو صابر جیو - عبدالاحد بقلم خود - محمد عبداللہ احمد شاہ - سید ولایت علی شاہ - حاکم علیشاہ - مراد علی شاہ - حبیب اللہ - محی الدین - سید رحمت علی شاہ بقلم خود - لطف علی شاہ - شاہ محمد - فیاض الدین - سید مہدی حسین گیلانی - فضل محمد ہید ماسٹر - ماسٹر مولا بخش حکیم عبدالرحمن - بندۂ محمد عبداللہ بقلم خود - عبدالعزیز جمال الدین - حفیظ اللہ - نور الدین - منشی اللہ یار خان - مولا بخش - عبدالغنی - شہاب الدین - ولی اللہ سید تجمل حسین لاہوری - نعمت علیخان منیجر - شیخ محمد سعید الدین - امیر الدین - عبدالرحمن خان - حق محمد علی - کریم بخش - جان محمد - جو نام نہیں پڑھے گئے وہ نہیں لکھے گئے

سپاسنامہ از جانب انجمن انوار محمدیہ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلے علی رسولہ الکریم

سرگرم حامی دین متین ملجاء الاسلام والمسلمین حافظ شریعت غراء ناصر ملت بیضاء زبدۃ الفضلا قدوۃ الکملا صدرنشین ندوۃ العلما لازالت شموس افاداتہا طالعۃ وبدور افاضاتہا لامعۃ

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واجب الرحم مسلمانون کی قسمت کا جہاز جسپر انکی فلاح دارین کا سرمایہ اور علوم ضروریۂ دینیہ کا ذخیرہ محفوظ تھا بحر تنزل کے منجدہار مین گھر کر ڈگمگانے لگا اور ہوش اُڑا دینے والی باد مخالف کے طمانچے کھانے لگا تھا کہ یکایک مبارک جماعت اور مقدس گروہ نے دور سے دلربا اور روح افزا بشارت کے پیرایے مین آواز دی کہ ای بیدست وپا شکستہ حواس باختہ مسلمانو! غفلت بھری نیند سونے والو! ہمکو خداوند کریم نے تمہاری امداد و دستگیری کے واسطے بھیجا ہے اُس مایوسی کی حالت مین اِس صدائے غیبی نے وہ کام کیا جو جسم مُردہ کے ساتھ روح کرتی ہی بغور دیکھا تو وہ متبرک جماعت ندوۃ العلما کی تھی- بڑے وثوق کے ساتھ اُمید قوی ہی کہ فلک زدہ اور فلاکت مین مبتلا قوم کا چکر کھاتا ہوا بیڑہ پار لگے گا- ہم ناچیز ممبران مجلس انوار محمدیۂ امرتسر جملہ اراکین ندوۃ العلما کا خصوصاً آپکی اِس عنایت وحمایت کا شکریہ دل سے ادا کرکے بصدق قلب اُمید رکھتے ہین کہ مختصر سپاسنامہ مجلس انوار محمدیہ کا خلعت قبول سے افتخار حاصل کرکے تاج سرافرازی سے فخر دوبالا پاے ؎

از دست گدای بے نوا ناید ہیچ — جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

آخر سپاسنامے کا اِس دعا پر خاتمہ ہے کہ باغبان حقیقی آپکی آبیاری مساعی جمیلہ سے گلستان مقاصد ندوہ کو سیراب فرمائے اور اُسکی بہار بے خزان مطالب کو روزافزون

ترقی نصیب کرے کہ ہم آرزومند اُسکی گل چینی سے اپنے دامان تمنا کو پُر کرین۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ وسلم ولا تجعلنا منھم امین۔

سپاسنامہ منجانب اہل اسلام لشکر گوالیار

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ اجمعین سالانہ روئیداد انجمن بابت ۱۳۱۳ھ پڑھکر اور اراکین انجمن کی قلبی توجہ برادران دینی کی اصلاحی کام مین مصروف پاکر اور عام مسلمانون کا دلی خیال انجمن کی طرف رجوع دیکھ کر جو مسرت دلمین پیدا ہوئی ہی اُسکا بیان قالب الفاظ مین لانا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ ہمارا اخلاص دلی ہمکو اسکے اظہار پر مجبور کرتا ہے کہ انجمن کا بہت بڑا بار احسان اگر جملہ مسلمانان ہند اپنی گردن پر سمجھین تو بیجا نہوگا کیونکہ مسلمانون کی قومی فلاح اور دینی اور دنیاوی ترقی مناصب کے ذریعونکا حصر نظا ہراور بفعل اسی انجمن پر دکھائی دیتا ہی اللہ پاک محض اپنے فضل و احسان سے اس انجمن کو اسکے نیک ارادون اور دلی امیدون مین کامیاب کرے اور نیز اسکو روز بہ ترقی عطا فرمائے اور انجمن کے کارپردازان و اراکین کی سعی جسکے نسبت خالصتہ لوجہ اللہ کہنے مین کسی اہل اسلام کو ذرا بھی تامل نہوگا اپنی عنایت کاملہ سے جزائے خیر کا مستحق فرمائے۔

گو کہ ابھی تک اس انجمن کی عملی کارروائی کا کوئی معتد بہ نتیجہ ہم دور اُفتادگان کی نظر سے نہین گزرا ہے تاہم بملاحظہ روئیداد جو سلسلہ کارروائی نظر آتا ہے اُس سے بعنایت الٰہی امید واثق ہوتی ہے کہ انشاء اللہ تعالے جب اوسکی عملی کارروائی شروع ہوگی تو ضرور اس انجمن کو بلحاظ اسم بامسمی ہونے کے اسکے شائع کردہ مقاصد و فوائد مین کامیابی حاصل ہوگی۔ شہر ہذا کے جن لوگون کے اسما تحت مین لکھے ہین یہ تو کارروائی انجمن کو دیکھکر کمال اخلاص سے انجمن کے شکر گذار اور جان و دل سے انجمن کی روز افزون ترقی و

بہبودی کے واسطے دعاگو ہین اور چونکہ انکو سالانہ جلسۂ انجمن مین (جو بتاریخ ۱۴-۱۵-۱۶-شوال ۱۳۱۴ھ شہر میرٹھ مین ہونے والا ہے اور خدا کرے بخیر و خوبی کامیابی ہو) شرکت سی دنیاوی تعلقات حارج ومانع ہین اسواسطے ہم عدم شرکت کے بابت معذرت خواہ بھی ہین اُمید کہ یہہ سپاسنامہ سالانہ اجلاس مین پیش کر دیا جائے اور جسوقت کیفیت جلسہ طبع ہو اُسکے ملاحظہ سے یہان کے باشندون کو محروم نہ رکھا جائے۔ والسّلام مع الاکرام۔

۱۱-شوال ۱۳۱۴ ہجری

فضل احمد سررشتہ دار مجسٹریٹی لشکر۔ محمد شریف خان عفی عنہ اسسٹنٹ صدر بورڈ آف ریونیو گل حسن خان محرر پیشی محکمہ صدر بورڈ۔ عابد علی اہلمد محکمہ صدر بورڈ دفتر فارسی۔ رونق علی اہلمد محکمہ صدر بورڈ۔ محمد تراب علی پروفیسر عربی لشکر کالج۔ عبدالحمید رفیق رامپوری سررشتہ دار محکمہ صدر بورڈ۔ عبادت علی تعمیل نویس صدر عدالت۔ محمد عبدالغنی طالب علم ایف۔ اے۔ سید حکیم بشیر طالب علم ایف۔ اے۔ سید محمد حبیب عفی عنہ۔ احمد اللہ خان سر دفتر لشکر کالج محمد نصیر الدین طالب علم لشکر کالج۔ محمد عبد الرحمن صدیقی مدرس لشکر کالج۔ محمد عمر عفی عنہ ہیڈ ماسٹر صیغۂ فارسی وعربی لشکر کالج۔

خزانۂ محمدیّہ

ندوۃ العلما مین یہ بھی ایک صیغہ قائم کیا گیا ہے اور اس سے مقصد یہ ہی کہ ہر ایک مسلمان اپنی آمدنی مین سے کم سے کم مقدار جسکا دینا اُسے نہایت آسان ہو اللہ کے لیے اِس نام سی نکالی اور ندوۃ العلما مین جمع کرے اور اِسکے قیام کا باعث اور اصلی محرک کیا ہوا ہے اِسے ہم سال سوم کی رویداد مین بیان کر چکے ہین جسکے دیکھنے کے بعد کوئی عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسپر عمل کرنے سے انکار نہین کر سکتا اور اگر اِس رقم سے قطع نظر کیجائے جو اسکا اصلی سبب ہوا ہی اور صرف اُسکے نام کی طرف بہ حیثیت اسلامی نظر کیجائے تو قوت ایمانی کا

مقتضا یہ نہین ہو سکتا کہ اُس سے علیحدہ رہے اور اُسکی امداد نہ کرے اب اگر ان دونون امرون سے علیحدہ ہوکر ضرورت وقت پر نظر کی جائے اور دیکھا جائے کہ اسوقت ہمین مذہبی امور کے جاری کرنے اور اپنے پاک مذہب اسلام کے استحکام کیلیے کسقدر روپے کی ضرورت ہے تو بھی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین معلوم ہوتی کیونکہ اس زمانے مین مذہبی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے کوئی سبیل نہین ہے بجز اسکے کہ قوت متفقہ کے ساتھ مسلمان خود ہی اُسکی فکر کرین اور اسکے لیے کوئی طریقہ نکالین اور میرے خیال مین اس سے آسان کوئی طریقہ نہین معلوم ہوتا کہ ہر ایک مسلمان اپنی آمدنی مین سے ایسی قلیل مقدار اپنے پاک مذہب کیلیے علٰحدہ کرے جو اُسپر بالکل آسان ہو۔ اب مین ایسی قلیل مقدار فرض کرتا ہون کہ نہایت غریب اور مفلس سے مفلس بھی اُسے بخوشی دے سکے بشرطیکہ اُسپر مذہبی ضرورت ظاہر کیجائے۔ مثلاً ایک پائی سال بھر مین، بھلا کون مسلمان ہے جو سال بھر مین اللہ کے لیے اپنے پیارے مذہب کے واسطے سال بھر مین ایک چھدام دینا بھی گوارا نہ کرے مگر اس طریقے کے اجرا کے لیے کوشش اور فکر چاہیے اس قلیل آمدنی سے ہندوستان کے مسلمانون سے سالانہ تین لاکھ روپے سے زیادہ جمع ہو سکتا ہے اور اگر چھ کرور مسلمانون مین ایک تہائی مسلمانون سے نہ لیا جائے تو دو لاکھ اور اگر دو تہائی مسلمان چھوڑ دیے جاوین تو لاکھ روپے سالانہ جمع ہوسکتا ہے اور آپ کا خزانہ محمدیہ پورا بیت المال ہوکر تمام مذہبی ضرورتون کیلیے کافی ہو سکتا ہے

اے خدا تو ہمارے بھائیون کو توفیق دے کہ وہ اس کار عظیم کیطرف توجہ کرین۔ آمین۔

اب مین اُن حضرات کا ذکر کرتا ہون جنھون نے اس سال ثواب عظیم مین حصہ لیا مبارک ہین وہ دل جنھون نے اس نام کو سنتے ہی قبول کر لیا اور مبارک ہین وہ ہاتھ جنھون نے اوّل اوّل اپنی آمدنی سے نکال کر محمدی خزانے مین داخل کیا اور دوسرے مسلمانون کے لیے عمدہ طریقہ نکالا جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

سب سے اوّل اسکے بانی مولوی شاہ محمد سلیم الزمان خانصاحب ہین پھر اس کی طرف

منشی غلام محمد صاحب تحصیلدار و رئیس جھجھر نے توجہ کی اور اس سال ان دونون صاحبون کے
علاوہ ہمارے سرگرم رکن مولوی رحیم بخش صاحب ہیڈ مدرس مدرسۂ الموڑہ نے توجہ کی
اور بہت سے اہل اسلام کو داخل حسنات کیا اور ہمارے دوسرے مہربان مسکین عبد الرحیم
بن حاجی اسمٰعیل نے اکیاب مین جاری کیا اور منشی عبد الرحمن صاحب چشتی صدیقی نے
تین صاحبون کا روپیہ داخل خزانہ محمدیہ کیا اور منشی شیر محمد صاحب تحصیلدار اور مولوی
حسام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد نے اپنا روپیہ
خود بھیجا اللہ انکو جزاے خیر دے سب دینے والون کے نام مع مقدار چندہ رویداد کی
فہرست نمبر ۱ مین درج ہے وہان ملاحظہ ہو اگرچہ جسطرح اِسکو ترقی ہونا چاہیے تھی اُسقدر
تو نہین ہوئی مگر بحمد اللہ سال گذشتہ سے بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے اور ہمکو اطلاع
دی گئی ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب انسپکٹر ضلع جنوب ریاست بھوپال نے بھی خزانۂ محمدیہ
اپنے یہان قائم کیا ہے۔

زکاتؕ

زیادہ خوشی کی یہ بات ہی کہ اِس مرتبہ بعض صاحبون نے کچھ زکات کا روپیہ بھی بھیجا ہے
جو وقت ضرورت بعض محتاجون اور یتیمون کو دیا گیا اگر ہمارے بھائی اِس صیغے کو ترقی دین
اور ایک جگہ اِسکا بیت المال قرار دین اور وہین سے یتیمون اور بیواؤن اور محتاجون اور
خصوصاً اُن علما اور طلبا کو دیا جاے جو اِسکے مستحق ہین تو نہایت عمدہ صورت اتفاق کی ہے
اور بہت سے کام نکلین اور ہم کامل امید کرتے ہین کہ اگر مسلمان پوری پوری زکات
نکالین تو کوئی مسلمان محتاج اور تنگدست ایسا نہ رہے کہ جو نان نفقے سے پریشان ہو
اور غور سے دیکھو تو اِسکے فرض ہونے مین کمال حکمت یہ رکھی گئی ہے کہ عالم اسباب مین
حالتین یکسان نہین ہین کوئی دولتمند ہے اور کوئی محتاج اور انمین بھی مختلف طبقات کے لوگ

پائے جاتے ہین مثلاً کسی کے پاس اِسقدر دولت ہو کہ اُسکو رکھنے نہین بنتا اور کسی کے پاس صرف اِسقدر رہی کہ اُسکے حوائج ضروری پورے ہوتے جاتے ہین اور کسی کے پاس اسقدر بھی نہین ہی اِسی پر اِسکو بھی قیاس کرو کہ انسان کو قوتین بھی یکسان نہین دی گیئن اسیلیے کسب معاش مین تفاوت ہی بہرحال اِن امور پر نظر کرکے زکوٰۃ فرض کیگئی جسکا مدعا یہ ہی کہ اغنیا کی دولت سے اُن لوگون کو حصہ ملے جو کسب معاش سے عاجز ہین اِسی لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خذ ھا مِن اغنیا ئِھِم و ردھا الے فُقَرَائِھِم جب تک اِس دستور پر عملدرآمد رہا اور عاملین زکوٰۃ کل صدقات ایک جا کرتے رہے اور وہ ایک جگہ سے صرف ہوتے رہے قوم مین ہر طرح کی فارغ البالی اور اطمینان رہا مگر جب سے مسلمانون پر ادبار آیا اور اُنھون نے اپنے فرائض سے پہلوتہی شروع کی ہر طرف سے فلاکت نے اِنکو گھیر لیا ہے اور مصائب کا دروازہ اُنپر کھلگیا۔ اب اگر کوئی صورت ہو تو یہی کہ اپنی حالت کو سنبھالین اور اپنے فرائض کو سمجھ بوجھ کر ادا کرین۔ اب مین اُن دیندارون کے نام پیش کرتا ہون جنھون نے مدِ زکوٰۃ کا روپیہ بھیجا ہے۔

فہرست اُن حضرات کی جنھون نے مدِ زکوٰۃ کا روپیہ بھیجا ہے

نمبر	نام	رقم
۱	حاجی امداد علی صاحب مہتمم انجمن حمایت اِسلام مونگیر	سـہ ۵ر
۲	شیخ منصب علی صاحب رئیس ہاپوڑ معرفت آغا بہادر علی شاہ صاحب	دعـہ ۵
۳	منشی صفدر علی خانصاحب مہتمم فراشخانہ تاج محل بھوپال	عـہ ۹ آر
۴	شاہ کرم رحمن صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم صفی صاحبؒ دہلوی	عـہ ۵
۵	شاہ رکن الدین احمد صاحب رئیس کڑا و متولی درگاہ حضرت مولانا خواجگی صاحب	صر
۶	بابو محمد بخش صاحب سررشتہ دفتر سپرنٹنڈنٹ محکمہ نہر	عار
	میزان کل	دعـہ ۵/ ۱ر

مختصر کیفیت جلسۂ انجمن حمایت بیوگان

سال گذشتہ و پیوستہ کی طرح امسال بھی ہمارے پُرجوش رکن حاجی رحمۃ اللہ صاحب بن حاجی داؤد صاحب اسکے مصارف کے کفیل ہوئے اور ندوۃ العلما کے جلسے کے بعد اُسی مقام پر اسکا جلسہ ہوا جہان ندوۃ العلما کا جلسہ ہوا تھا۔ مولوی عبد الخالق صاحب اِسکے صدرنشین قرار پائے اور کارروائی شروع کی گئی بعض حضرات نے اپنی پُراثر تقریرون سے حاضرین کو مستفید کیا اُن سب مین قابل الذکر یہ امر ہے کہ مدرسۂ امدادیہ نستارسولپور ضلع دربھنگہ کے ایک طالب العلم ظہور احمد نام جنکا سن بارہ برس سے کسیطرح زیادہ نہ تھا اور مولوی شاہ منور علی صاحب سرپرست مدرسۂ امدادیہ کے ساتھ آئے تھے اُنھون نے ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ سورۂ قل ہو اللہ احد کا وعظ بیان کیا جسکے سُننے سے تمام حاضرین جلسہ دنگ ہو گئے اور مدرسۂ امدادیہ کی تعلیم و تربیت پر حیرت ظاہر کی اس جلسے مین کسیقدر چندہ جمع ہوا اور چونکہ مولوی حکیم محمد اسحاق صاحب مرحوم و مغفور منصرم انجمن حمایت بیوگان کے انتقال کے بعد سے اُنکی جگہ پر کسی صاحب کا انتخاب نہین ہوا تھا اور اِسی وجہ سے انجمن کی سلسلہ وار کارروائیون مین نقص و خلل پیدا ہو گیا تھا اسلیے باتفاق حاضرین مولوی عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ اِس انجمن کے منصرم مقرر ہوئے اور جلسہ بہت خیر و خوبی سے تمام ہوا۔

مختصر کیفیت یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور

سال گذشتہ کی روداد مین یتیم خانے کا حال مجملاً ہم لکھ چکے ہین کہ ناظم ندوہ کی تحریک سے حاجی حسینی تماکو فروش کانپور نے یتیم خانے کی غرض سے تقریبًا چار ہزار روپے کی جائداد وقف کی ہے اِس وقف شدہ جائداد کا کرایہ سے ماہوار آتا ہے اِسکے علاوہ معمولی چندہ جو ہر مہینے وصول ہو جاتا ہے کل لعہ ماہوار ہے اِس حساب سے کل آمدنی اِسکی معہ ماہانہ ہوئی ۔

اب تک ۷ لڑکے اور ۳ لڑکیان اسمین پرورش پاتے تھے۔ مگر لاوارث اور یتیم بچون کی بیکسی پر نظر کرکے یتیم خانے کے ممبرون نے سولڑکون کی درخواست دی ہی جسکو اِس ضلع کے صاحب کلکٹر نے تصدیق کرکے حکام بالا کے پاس بھیجدیا ہے غالباً وہ منظور ہو جائیگی

یتیم خانے کے ممبرون کو اپنی ذمہ داری سے بخوبی واقفیت ہوگی مگر حقیقت یہ ہے کہ قحط کے روزافزون مصائب سے جو حالت لاوارث اور یتیم بچون کی ہندوستان خاص کر ممالک متوسطہ مین ہوگئی ہے اِسکو دیکھکر خاموش بیٹھے رہنا اُنھین سنگدلون کا کام ہے جنکو انسانیت اور قومی ہمدردی کا مادہ مطلقاً نہین دیا گیا۔ سچ پوچھو تو حیف ہی اِس دنیا کی سروسامان پر کہ عیسائی اور آریہ اپنی اپنی قومون سے بھیک مانگ کر ہمارے بچون کو صرف اِس غرض سے پرورش کرین کہ اِنکو وہ اپنا ہم مذہب بناسکین گے اور ہم اپنے ہی بچون کے مذہب قائم رکھنے کی کوئی تدبیر نہ کرین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا وہ دوسرون کو اپنا بنانا چاہتے ہین اور ہم اپنون کے جُدا ہونے کی کوئی پروا نہین کرتے۔

یہی خیالات ہین جو یتیم خانے کے ممبرون کو پیدا ہوئے اور باوجود بے سروسامانی کے وہ اپنے جوش ہمدردی کو روک نہ سکے اب اِنکی اعانت کرنا اور اِس کار خیر مین شریک ہوکر ثواب اُخروی سے حصہ لینا نیک دل مسلمانون کا کام ہے جنت کے خواہشمند مسلمانو! اُٹھو اِس نقد سودے کو خریدو ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

خدا نے ایمان والون سے انکی جانین اور اُنکے مال جنت کے عوض مین خرید لیے ہین۔ دنیا مزرعۂ آخرت ہے مگر آخرت کی کھیتی معمولی کھیتی نہین ہے اِس کھیتی مین ایک کے بدلے سات سو بلکہ اِس سے بھی زیادہ ملتے ہین اگر کوئی لینے والا ہو کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء اُس دانے کے مانند جس سے سات بالیان پیدا ہوئین ہر بالی مین سو دانے اور اللہ اِس سے بھی زیادہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے یہ صلائے عام ہے اُن حضرات کے لیے جو خدا کی راہ مین صرف کرتے ہین اب خاصکر

یتیمون کی پرورش مین جو ثواب ہو وہ ملاحظہ کیجیے۔ امام بخاری نے جامع صحیح مین سہل بن سعد سے بسند متصل روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انا وکافل الیتیم فی الجنۃ ھکذا۔ یعنی مین اور وہ شخص جو یتیم کا متکفل ہے جنت مین اسطرحسے ہونگے راوی کہتا ہے کہ یہ فرماکر آپنے سبابہ اور وسطیٰ یعنی کلمے کی اُنگلی اور اِسکے قریب جو اُنگلی ہے اُسکو ملاکر اشارہ فرمایا یعنی جسطور پر یہ دونون اُنگلیان قریب قریب ہین اسیطرحسے یتیم کا متکفل جو اُسکی پرورش کرتا ہے جنت مین ہمارے حضرت کے قریب ہوگا۔

ای مسلمانو! اگر تمکو اپنی نجات کی تمنا ہے اور شفیع المذنبین سید المرسلین مولانا و سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب چاہتے ہو تو اس کار خیر مین شریک ہو اور دامے درمے ان یتیم اور لاوارث بچونکی مدد و اعانت کرو اسیطرحسے خداوند عالم قیامت کے دن تمہاری مشکلین بھی آسان فرمائے گا اور جنت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

طرقِ فراہمی سرمایہ

ندوۃ العلما نے جو اہم تجویزین اب تک منظور کی ہین اُنکے مناسب و مفید ہونے مین اب تک کسی نے گفتگو نہین کی مگر یہ کہتے مین نے اکثر سنا ہو کہ دار العلوم کی تجویز بہت مفید اور نہایت مناسب لیکن دس لاکھ کے فراہم ہونے کی کیا شکل ہے؟ بظاہر دس بارہ لاکھ روپیے بہت معلوم ہوتے ہین مگر غور کیا جائے تو کچھ بھی بہت نہین ہین بشرطیکہ خیر خواہان اِسلام اِسکی فراہمی کیطرف متوجہ ہون اور اپنے پاک مذہب اِسلام کی خیر خواہی کو کرکے دکھادین۔

ہندوستان مین تخمیناً چھ کرور مسلمان آباد ہین اِن چھ کرور مین سے صرف دو کرور مسلمانون سے فی کس ارہ صول کیا جائے تو ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہوسکتا ہے اور اگر اِس سے بھی زیادہ کی حاجت ہو تو اُسکی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ چھ کرور مین سے دو کرور کو ناداری اور

افلاس کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے اور چار کروڑ سے فی کس چار آنے وصول کیے جائین اس طریقے سے ایک کروڑ روپیہ وصول ہو سکتا ہے اگر یہ ایک مرتبہ وصول کیا جائے گا تو یہ آمدنی یکمشت ہوگی اور اگر سال مین ایک بار وصول کیا جائے تو اِسکو سالانہ آمدنی سمجھنا چاہیے اور یہ ایسی خفیف رقم ہے جو یکمشت دینے والے کو زیادہ سے زیادہ یا سال مین ایکبار دینے والے کو کیسطرح ناگوار نہین ہوسکتی۔ ہر چند کہ اِسکے وصول کرنے مین بھی محنت اور ہمت درکار ہے لیکن ہر ضلع مین اگر اِسکے وصول کرنے کے لیے ایک کمیٹی قائم ہو جائے اور اسیطرح وہ کمیٹی ہر ہر تحصیل مین ایک ایک سب کمیٹی قائم کر دے تو یہ رقم نہایت آسانی کے ساتھ وصول ہو جائیگی اور کسیکو کانون کان خبر نہو گی۔

یورپ مین فراہمی سرمایہ کی غرض سے ہزارون کمپنیان قائم ہین اور کرورون روپیہ جمع ہوتا ہے جسکے سرمایے سے ہندوستان مین صدہا مشن چرچ یتیم خانے اور مختلف کارخانجات قائم ہین اور صدہا ملازمین بیش قرار تنخواہین پاتے ہین اور بڑے بڑے اولوالعزمیون کے کام کر رہے ہین جنکو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے مگر کیا یہ چندے سلطنت کی طرف سے ہین؟ اور کرورون روپیہ کے خرچ کا بار سلاطین یوروپ پر ہے؟ یہ کچھ نہین صرف عام چندے کے ذریعے سے ہوتا ہے اور وہ چندہ ایسا ہے جو کسی پر گران نہین۔ مگر بات اتنی ہے کہ اسکو اُنھون نے اپنے فرائض کا جزو اعظم سمجھ لیا ہے اسیلیے وہ برابر وصول ہوتا جاتا ہے۔ اُنھون نے اپنے تین سو ساٹھ دن مین سے کم از کم ایک دن اِس کام کے لیے بھی مقرر کر لیا ہے اور اپنی ضروریات اکل و شرب ملبس مسکن وغیرہ مین اِسکو بھی لازمی قرار دیا ہے جسطور پر اپنے اوقات کا ایک حصہ وہ اِسمین صرف کرتے ہین اسیطرح اپنے خاص ضرورتون مین سے اِسکے واسطے بھی حصہ نکالتے ہین۔ جب وہان ہر شخص نے بلا استثنا اِس کام کو اپنا جزو زندگی سمجھ لیا تو پھر جو کچھ چندہ جمع نہو وہ تھوڑا ہے۔

اِسسے بھی جانے دو ہندوستان کی ایک چھوٹی سے گاؤ کشنی سبھا ہے جو حال مین

گاے کی حفاظت کیلیے قائم کی گئی ہے اور اِسکا سرمایہ کئی لاکھ روپے سے متجاوز ہوچکا ہے
کیا وہ کسی راجہ مہاراجہ نے دیا ہے ؟ نہین بلکہ یہی قومی چندہ ہے جسکے وصول کے ایسے
آسان رستے رکھے ہین جوکسیکو مشکل معلوم نہین ہوتے سڑکون پر اسٹیشنون پر صندوق رکھے ہین
جب کوئی ہندو سفر کرتا ہے وہ دو چار آنے اُسمین ڈالدیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ ویسے
قلندرون گداگرون کو نہ دیا جو دن بھر تحصیل کرتے پھرتے ہین گئو ماتا کے دلانے چارے
کیلیے دو چار آنے دے دیے آج پان کم کھائینگے - اسیطرح بیاہ شادی کی رسمون مین ضرور
ایک معتدبہ رقم دیتے ہین اور اسکو بھی منجملہ مصارف کے ایک ضروری مصرف سمجھتے ہین -
اسی طرح سوداگر اپنے مال کے نفع مین سے ایک قدر قلیل حصّہ اِس سبھا کے لیے جدا کرتے
جاتے ہین اور اِس قدر قلیل خرچ کو اُس مال کی قیمت مین لگاتے ہین پھر جب ایک رقم جمع
ہو جاتی ہے تو سبھا مین پونہچا دیتے ہین - اسیطرح اہل مقدمہ فتحیابی پر ایک قسم کا نذرانہ مان
لیتے ہین اور ہندو وکلا کہدیتے ہین کہ اگر کامیابی ہوگئی تو دو چار آنے اِس خیراتی صندوق مین
ڈالنے پڑینگے ایسے موقع پر انکا دینا اہل مقدمہ کو کچھ بھی شاق نہین گذرتا بلکہ جو کوئی کسی کے
لیے سفارش کرتا ہے یا کسی کام مین کوشش کرتا ہے تو وہ کہدیتا ہے کہ اِس صندوق مین
کچھ ڈالنا - اسیطرح یاران جلسہ جب کسی دوست سے جلسہ لیتے ہین تو جلسے مین نقد لیکر سبھا کو
دیتے ہین اور ناچ رنگ کو اِس کام کے مقابلے مین موقوف کر دیتے ہین یہان تک کہ مزدور
اپنے دو چار آنے کی مزدوری ہی مین سے پیسہ آدھا پیسہ جو کچھ بھی گران معلوم نہین ہوتا
گئو ماتا کے صندوقچے مین ڈالدیتا ہے اور بہت سے طریقے ہین -

پھر کیا ہمارے بھائی مسلمان اُنسے بھی گئے گذرے ہین کیا اِنکو ایسے آسان طریقون
کی پابندی مشکل ہوگئی ؟ ہرگز نہین کوئی لینے والا ہو وہ دینے کو تیار ہین -

اب ہم وہ صورتین بیان کرتے ہین جو نہایت آسان ہین اور اُن طریقون سے دینا
کسیطرح ناگوار خاطر نہین ہوسکتا بشرطیکہ دردمند اور ذی عزم اہل اسلام اسطرف متوجہ

کہ یہ آرزو انکی عالم اسباب مین اُسیوقت پوری ہوسکتی ہے جبکہ ندوۃ العلما کی تجویزین پوری ہون اور انکا پورا ہونا بغیر صرف کثیر کے دشوار ہے اسواسطے انکو خود کوشش کرنی چاہیے وہ خدا کے واسطے اس کام پر جلد آمادہ ہوجائین اور مقامی انجمن قائم کرکے اِن وسائل کا عملدرآمد شروع کرین کیونکہ دنیا مین کوئی کام بغیر توجہ اور سرگرمی کے پورا نہین ہوتا۔

مسلمانو! جب تمنے ندوۃ العلما کی تجویزون کو اہم اور ضروری تسلیم کرلیا ہے اور اپنی اخلاقی اور روحانی زندگی کے لیے اسکو مفید تصور کرچکے ہو تو آؤ ہم سب ملکر اپنے ہی دینی و دنیوی فائدے کے لیے خدا کا نام لیکر کوشش شروع کرین اگر ہماری نیتین خالص ہین تو انشاءاللہ تعالی اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہونگے۔

ندوۃ العلما کو قائم ہوئے چار سال ہوچکے اسکے مقاصد و اغراض کی اشاعت ہوچکی اور اسکی آواز مسلمانون کے کانون تک پہونچگئی نوحہ خوانی کا وقت اب باقی نہین رہا اب کام کرنے کا زمانہ آیا ہے ؎

عُرفی اگر بگریہ میسر شدی وصال — صد سال میتوان بہ تمنا گریستن

علیحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر کام کرنے کا بھی زمانہ اب نہین رہا مسلمانون کا اگر نفع ہے تو اب اسی مین ہے کہ وہ زخارف دنیا کو پس پشت ڈالین اور صیانت مذہب اور حمایت اسلام اور ترقی اہل اسلام کے لیے اپنی قوت اور کوشش کو حسبۃً للہ صرف کرین پھر دیکھین کہ آسمانی برکتین کسطور پر انکو حاصل ہوتی ہین اور اگر گفت و شنید ہی پر مدار ہے تو انجام کار بجز ندامت و افسوس کے کچھ حاصل ہونا نہین (نعوذ باللہ من ذالک)

سعدیا گرچہ سخندان و مصالح گوئی — بعمل کار برآید بسخندانی نیست

تا بجرمن نرسد دست امید یکہ تراست — چارۂ کار بجز دیدۂ بارانی نیست

